www.novelsclubb.com
فطورِ عشق
بقلم نسا سلیم

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فطورِ عشق

از نسا سلیم

وہ اپنے کمرے کے ٹیرس پر کھڑا دور آسمان پر نظر آتے آدھے چاند کو دیکھ رہا تھا۔

وجیہہ چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ رقصاں تھی۔

اس کی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلا اور اسے دیکھا جو دروازے پر کھڑی "! بھائی"

مسکراتے اسے اجازت دی اور "آجاؤ" ہاتھوں میں دو کپ کافی کے پکڑے تھی۔

اس کی طرف کپ "کسے سوچ رہے ہیں؟" دوبارہ اپنی سابقہ پوزیشن اختیار کرلی۔

"تمہاری دوست نہیں آئی اتنے دنوں سے؟" بڑھاتے وہ جاننے کے باوجود بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس نے اپنا سوال داغا۔ جانتا تھا وہ فضول میں آج کل وہ مصروف ہے اپنے آفس میں۔ اس لئے بس "اسے تنگ کر رہی ہے۔

اپنے کپ سے گھونٹ بھرتے وہ بولی "فون پر بات کر لیتے ہیں ہم دونوں۔ میں نے پرسوں چلے جانا ہے۔ صرف دو دن ہیں۔ کل اسے ! ڈیٹس ناٹ فیئر"۔

امپوسیبل بھائی ! کل آفس میں وہ کافی بزی ہے اور میری " "لنچ پر انوائٹ کر لو۔ بھی ہوسپٹل میں دوپہر کی ڈیوٹی ہے۔ اس بار تو آپ نہیں مل سکیں گے اس سے آخری فقرہ شرارت سے بولتی وہ ہنسی چھپانے کو کپ ہونٹوں سے لگا گئی۔"۔

خالی کپ اسے "مرا نہیں جا رہا میں تمہاری دوست سے ملنے کو۔ اب جاؤ اندر۔" وہ کہتی جا چکی تھی۔ مجید منزل میں مجید " ! گڈ نائٹ !اوکے "تھماتے وہ بولا۔

www.novelsclubb.com

صاحب اپنی زوجہ مومنہ بیگم اور دو بچوں کے ساتھ مقیم تھے۔ بیٹا ارحم مجید ایس پی کے عہدے پر فائز تھا اور بیٹی زرناب مجید اپنی ہاؤس جاب کمپلیٹ کر کے شہر کے

سیاہ آسمان کو دیکھتے جس پر اکا دکا "ملنا تو پڑے گا۔" مشہور ہوسپٹل میں ڈاکٹر تھی۔ ستارے چمک رہے تھے وہ بولا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔

آنکھ کھلنے پر اس نے کسلمندی سے کروٹ بدلی اور کمرے میں پھیلی نائٹ بلب کی روشنی دیکھنے لگی۔ کھڑکیوں پر بھاری دبیز پردے پڑے تھے جس سے باہر سے آنے والی سورج کی روشنی اندر داخل ہونے سے قاصر تھی۔ نائٹ بلب کی روشنی اور کمرے میں موجود سکون انسان کو مزید سونے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ سو بھی جاتی اگر آج اس نے وہ کام نہ کرنا ہوتا۔ جلدی سے کمفرٹر ہٹاتی وہ بیڈ سے نیچے اتری۔ سلیپر صغراں بی بی پندرہ منٹ" پہن کر دروازہ کھولتی وہ سیڑھیوں کے دہانے پر آرکی۔ وہ کہتی اپنے کپڑے لیتی واشروم میں بند ہو چکی تھی" بعد جوس لے آئیے گا۔

۔ دس منٹ بعد وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے ڈائی شدہ بالوں کو جو کندھے سے نیچے آتے تھے ڈرائے کر رہی تھی۔ بالوں کو یونہی چھوڑے اس نے آئینے میں

www.novelsclubb.com

اپنا عکس دیکھا۔ گوری رنگت، ہلکے براؤن رنگ کی آنکھیں، ستواں ناک اور عنابی لب۔ نظریں بھٹک کر ماتھے کے بائیں سائیڈ پر موجود چوٹ کے نشان پر آرکی ۔زخم دیکھ کر اسے زخم دینے والا یاد آیا۔ وقت کا کام تو گزرنا ہے وہ گزر ہی جاتا ہے لیکن یادیں پیچھے ہی رہ جاتی ہیں۔ اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی اسے اس شخص کا رونا یاد تھا۔ اس شخص کے یاد آتے ہی اس نے اپنی بڑی بڑی براؤن رنگ کی آنکھیں گھمائی۔ ہاتھ بڑھا کر فاؤنڈیشن اٹھائی اور چہرے پر لگانے لگی۔ نیچرل شیڈ کی لپسٹک کے بعد اس نے تھوڑا سا بلشن گالوں پر لگایا۔ اتنے میں صغراں بی بی جوس لے آئی۔ جوس کا خالی گلاس واپس کرتے اس نے اپنا کلچ اٹھایا اور دوبارہ ایک نظر شیشے میں ڈالی۔ وائٹ لمبی سکرٹ جو ٹخنوں تک آتی تھی پہنے، کانوں میں وائٹ ہی ڈائمنڈ کے ٹاپس پہنے، گلے میں سنہری چین جھول رہی تھی، بالوں کی اونچی پونی کیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہائی ہیل کی وجہ سے اس کا دراز قد مزید نمایاں ہو رہا تھا۔

فرح بیگم سے ملتی "موم میں جا رہی ہوں۔ آپ آج کے لئے دعا کیجئے گا۔"

وہ اپنی گاڑی سٹارٹ کرتی جاچکی تھی۔یہ تھی عبیرہ شاہد۔فرح بیگم اور شاہد صاحب کی اکلوتی اولاد۔شاہد صاحب کا اپنا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھااور عبیرہ شاہد فیشن ڈیزائننگ میں ڈگری لینے کے بعد اپنا بوتیک چلارہی تھی۔آج اس نے اپنا ڈیزائن کیاہوا ایک نیاڈریس لاؤنچ کرنا تھا جس کے سلسلے میں اس کی فارن پیپلز کے ساتھ میٹنگ تھی۔وہ پرجوش سی کارڈرائیو کررہی تھی۔آج کے دن کے لئے وہ پیچھلے دوہفتوں سے تیاری کررہی تھی۔گاڑی

"WAREESHA closet "

کے سامنے آرکی۔سفید پتھر سے بنی چار منزلہ عمارت خوبصورت تھی۔گراؤنڈ فلور پر کارخانہ تھا،اس سے اوپر سٹوڈیو پھر تیسری منزل پر آفس اور آوٹ لیٹ، آخر میں چھت تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے آخری نظر شیشے میں دیکھا۔ بلیک پینٹ پر بلیک ہی شرٹ پہنے، آستینیں کھونیوں تک موڑے، خوشبوں میں نہایا وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا جتنا مرضی تیار ہو جائے وہ لڑکی کبھی بھی اس سے امپریس نہیں ہو سکتی۔ اپنی سٹوڈنٹ لائف میں بلکہ اب بھی اس نے بہت سی لڑکیوں کی آنکھوں میں اپنے لئے ستائش دیکھی تھی۔ بس وہی ایک اسے عام سی نظر سے دیکھتی تھی۔ دشمن جان کو سوچتا وہ گاڑی کی چابی اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

اندر" ! یس کم ان" وہ لیپ ٹاپ پر جھکی کام کر رہی تھی جب دروازہ نوک ہوا۔ آنے والے شخص کو دیکھ ٹانگ پر ٹانگ جماتے وہ کرسی پر پیچھے ہو بیٹھی اور بولی آبرو سے سامنے رکھی کرسی کی "آیئے آیئے ایس پی صاحب۔ تشریف رکھیے۔"۔

"میم یہ ایس پی سر اپنا کارڈ دکھا کر بنا کچھ سنے اندر آگئے ہیں۔" جانب اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

اور تمہیں لگا شاید تمہاری "ارحم کے پیچھے ہی اس کی سیکرٹری گھبرائی ہوئی اندر آئی۔ بوس نے کوئی جرم کر دیا ہے جس کے باعث یہ گرفتار کرنے آئے ہیں۔اس لئے تم سیکرٹری پر میٹھا سا طنز کرتے اس نے اسے دیکھا جو سکون "نے انہیں اندر آنے دیا۔ سے کرسی پر بیٹھا ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا۔وہ آج پہلی بار اس کلوسیٹ کے اندر آیا " ! سوری میم "تھا ورنہ ہمیشہ زرناب کو باہر سے ہی چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ سیکرٹری سے کہتے وہ "نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل۔اب جاؤ اور میٹنگ کی تیاری کرو۔" مجھے ایک ڈریس چاہیے " "کہیے کیسے آنا ہوا آپ کا؟"اس کی جانب متوجہ ہوئی۔ تھوڑی "آیئے۔"یعنی وہ مکمل بہانہ سوچ کر آیا تھا ملنے کے لئے۔"زری کے لئے۔ دیر بعد وہ اس کے ساتھ ایک آوٹ لیٹ سے گھومتے دوسرے اوٹ لیٹ تک جا رہی تھی۔بلاآخر جب آخری آوٹ لیٹ پر پہونچے تو ارحم کو ایک ڈریس پسند آگیا ۔اس کا ہر ڈریس ہی کمال تھا لیکن وہ بس اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کو مختلف ڈریس ور کر کو دیتے وہ اپنے آفس کی طرف "سر کا بل بنا دو۔"ڈریس دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے امید نہیں تھی کہ تم اپنے جاننے والوں سے بھی بل لیتی ہو گی" بڑھ گئی۔
بزنس از بزنس" حلانکہ اس نے بل ادا کرنا تھا پھر بھی اسے تنگ کرنے کو بولا۔"۔
تمہارے ہاں" سنجیدگی سے بولتی وہ آفس کا دروازہ کھولتی اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔"۔
واپس اس کے سامنے بیٹھتے وہ بولا" مہمانوں کو کچھ کھانے پینے کو نہیں پوچھتے؟
میں صرف ان مہمانوں کی مہمان نوازی کرواتی ہوں جن کو میں نے انوائٹ"۔
اب آپ جایئے۔ میری میٹنگ کا وقت ہو رہا" ٹھنڈے لہجے میں کہا گیا۔"کیا ہو۔
ہاں! بیسٹ اوف لک فوریور" کلائی میں پہنی گھڑی پر نظر ڈالتے وہ بولی۔" ہے۔
اس کی بات سن کر وہ فائل میں کاغذ ترتیب سے لگانے لگی۔ صاف اشارہ" میٹنگ۔
اس کے جانے کی طرف تھا لیکن وہ بیٹھا مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔ تنگ آکر اس نے
ہاں تمہاری تو آج بر تھڈے ہے نا۔ یہ لو۔ تمہارا" ارحم کو دیکھا تو وہ مسکراتا ہوا بولا۔
پینٹ کی پاکٹ سے نکال کر ایک ڈبی اس کی ٹیبل پر رکھتا وہ جا چکا تھا۔ نہ" گفٹ۔
وریشہ نے شکریہ کہا تھا نہ ارحم اس سے شکریہ کی امید رکھتا تھا۔ اس کے جانے کے

www.novelsclubb.com

بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈبی اٹھائی۔اندر ایک خوبصورت گولڈن ڈائل والی نازک سی گھڑی موجود تھی۔ارحم ہمیشہ اس کی سالگرہ پر اسے تحفہ دیتا تھا۔اس کے پاس اس کے بہت سے تحفے موجود تھے لیکن اس نے آج تک وہ استعمال نہیں کیے تھے۔ ہاتھ میں پکڑی ڈبی دیکھ وہ استہزایہ مسکرائی۔وہ اس سے محبت کرتا تھا اور کوئی بے وقوف بھی یہ بات بتا سکتا تھا۔جبکہ وریشہ شاہد بے وقوف ہر گز نہیں تھی۔بے شک ارحم نے کبھی اس سے محبت کا اقرار نہیں کیا تھا لیکن وہ جانتی تھی وہ اسے پسند کرتا ہے۔بھلا عشق اور مشک کبھی چھپانے سے چھپے ہیں؟وہ بس اس کی خاموشی کا احترام کرتی تھی اور اسے اتنے بزدل مرد پسند نہیں تھے جو اپنے جذبات ہی بیان نا کر سکیں۔اس کا ماننا تھا جو محبت کرے وہ پھر ہمت بھی دکھائے۔بھرے مجمعے میں اپنی محبت کا اقرار کرے۔ڈبی اپنے کلچ میں ڈالتی وہ میٹنگ کے لئے اٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

آج اسے ہو سپٹل سے آتے دیر ہو گئی تھی۔آج کچھ نیو جیونیر ز ڈاکٹر ہاؤس جاب کے لئے اپاؤنٹ کیے گ ئے تھے۔ہو سپٹل میں ان کے انٹر ویوز اور کچھ اس کی مسلسل تین سر جریز کی بنا پر وہ خاصی لیٹ ہو چکی تھی۔رات کے دس بج رہے تھے ۔ایسے میں وہ اپنے گھر جانے کی بجائے سید ھا وریش کے گھر آئی۔آخر کو مخترمہ کو زینے چڑھتے وہ" ! وریش !وریش "اس کا برتھڈے گفٹ بھی تو دینا تھا۔ اسے آواز بھی دے رہی تھی۔جو نہی اس نے دروازہ کھولا ایک تکیہ اس کے منہ پر آ زمین پر گرا تکیہ اٹھاتی وہ اس تک "اچھا نا سوری !رات کو تجھے وش کر تو دیا تھا" لگا۔ آئی جو بلیک کھلے پلازو پر بلیو کرتا پہنے، بالوں کو کھولے،ٹانگیں سامنے میز پر رکھے آجا جلدی سے کیک کاٹتے ہیں۔تمہارا فیوریٹ لاوا کیک "صوفے پر نیم دراز تھی۔ "لائی ہوں۔

"جا پلیٹ لے کر آ۔"اس کی ٹانگیں میز سے نیچے پھینکتے اس نے ٹیبل پر کیک رکھا۔ نا تو یہاں پہلی دفع آئی ہے اور" وریش نے آبرو اچکا کر اس کا حکمیہ انداز دیکھا اور بولی

اپنے بال جوڑے کی شکل میں لپیٹتے وہ "ناہی میں تیری نوکر ہوں۔ جا خود لے کر آ۔
بلکل "زری نے اسے بلیک میل کرنا چاہا۔ "دوست نہیں میری۔ "اس سے بولی۔
اس سے الجھنا "میری جان۔ دوست ہوں تمہاری ملازم نہیں جو حکم چلا رہی ہو
فضول تھا لہذا زری خود ہی جا کر پلیٹ لے آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں صوفے پر
بیٹھی کھا رہی تھی۔ ساتھ میں وریش اسے آج آفس میں ہونے والی میٹنگ کا بتا رہی
جی بھائی ! میں بس نکلنے والی ہوں۔ ہوسپٹل " تھی۔ دفعتاً زرناب کا موبائل بجا۔
موبائل سے مخالف کی بات سن کر اس نے ٹھیک " سے وریشہ کی طرف آ گئی تھی۔
"بھائی کہہ رہے ہیں اکیلے مت آنا۔ میں آ رہا ہوں لینے۔ " ہے کہتے کال کاٹ دی۔
زری کی بات پر وہ بڑبڑا کے رہ "بس بہانہ چاہیے ہوتا ہے لاڈ صاحب کو آنے کا۔ "
چل مجھے باہر تک چھوڑ کے آ "گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد ہی ارحم نیچے موجود تھا۔
زری کے کہنے پر وہ اپنی شال پکڑتی اس کے ساتھ چل پڑی۔ "۔

www.novelsclubb.com

آج اس کی ڈیوٹی چلڈرن وارڈ میں لگی تھی۔اس کے ساتھ دو جونیئر ڈاکٹر بھی وہاں تھے۔ایک ڈاکٹر رامش اور دوسری ڈاکٹر حنا۔ڈاکٹر رامش ایک خوش شکل نوجوان تھا۔وہ بچوں کو منٹوں میں اپنی باتوں میں لگا کر انھیں انجکشن لگادیتا تھا جب کہ آپ "بچوں کے والدین کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر حنا اور زری دونوں حیران رہ جاتی۔

لنچ بریک "دونوں کو کافی بنادوں۔ حلانکہ آپ لوگوں نے زیادہ کام تو نہیں کیا۔ میں سٹاف روم میں بیٹھے رامش ان دونوں سے بولا۔وہ اپنے لئے وہاں موجود زری کے انکار "نہیں میں جوس لوں گی۔"الیکٹرک کیٹل سے کافی بنانے والا تھا۔ حنا اور رامش "تھینک یو رامش۔"پر وہ کندھے اچکاتا ایک کپ ڈاکٹر حنا کو پکڑا گیا۔ ایک ہی میڈیکل کالج سے ڈگری لے کر آئے تھے اور ساتھ ہی ساتھ خالہ زاد بھی تھینک یو کی کوئی ضرورت نہیں۔ کل تم کافی بناؤ گی اور پرسوں میں۔" لگے تھے۔ رامش کی تجویز پر وہ منہ بنا کر کافی پینے لگی۔ جوس کے سپ لیتی زری ان دونوں کو" وہ ان "ان دونوں کا لازمی کوئی چکر چل رہا ہونا ہے۔" دونوں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دونوں کو دیکھتی اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی۔ یہ سوچ آتے ہی اس نے پہلے سامنے کرسی پر بیٹھے رامش کا جائزہ لیا۔ گرے پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے، اس پر سفید ہی ڈاکٹر والا کوٹ پہنے تھا۔ بائیں ہاتھ میں بلیک ڈائل والی گھڑی بھی موجود تھی۔ اب زری اس کے چہرے کا جائزہ لینے لگی۔ صاف رنگت پر چھوٹی سیاہ آنکھیں جنہیں بغیر فریم کے چشمے کے پیچھے چھپایا گیا تھا، چہرے پر موجود ہلکی دھاڑی اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کرتی تھی۔ بلاشبہ وہ ایک خوبصورت مرد تھا۔ اب زری نے ذراسی گردن موڑ کر ساتھ بیٹھی حنا کا جائزہ لیا۔ ہلکے پیلے رنگ کی شلوار قمیض پر سفید دوپٹہ لئے، بالوں کو جوڑے میں باندھے سانولی رنگت والی وہ پیاری ہے لیکن اتنی نہیں کہ رامش کے "حنا زری کو اتنی خوبصورت نہ لگی۔ "ساتھ اچھی لگے۔

www.novelsclubb.com

ایک بار پھر سے رامش کو دیکھتی وہ ان دونوں کا موازنہ کرنے لگی۔ اپنی سوچوں ڈاکٹر زرناب مجھے بعد میں دیکھ" کے بھنور سے واپس وہ رامش کی آواز سے آئی۔

شرارت سے اس کی طرف دیکھتے "لیجئے گا پہلے جوس پی لیں۔ گرم ہو رہا ہے۔

۔وہ "لنچ بریک ختم ہو گئی ہے۔ !چلو" رامش نے اپنی کافی کا آخری گھونٹ لیا۔

ویسے بھی زیادہ جلدی کسی سے دوستی نہیں کرتی تھی اور مسکرانا تو شاید اس نے

سیکھا ہی نہیں تھا اس لئے سخت لہجے میں کہتی وہ جا چکی تھی۔

دن سست روی سے گزر رہے تھے۔ وریش اپنی بوتیق میں مصروف رہتی۔ ارحم کی

پوسٹنگ پنڈی ہوئے ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ اسلا آباد سے پنڈی زیادہ دور نہیں تھا

لیکن وہ اپنے گھر رہنے کی بجائے گورنمنٹ کے دیے گئے گھر میں رہتا تھا۔ زری

ہوسپٹل میں خوش اسلوبی سے کام انجام دے رہی تھی۔ اس ایک مہینے میں اس کی

تین دفع ڈیوٹی ڈاکٹر رامش کے ساتھ لگی تھی۔ اور ان تینوں دفع زری یہ سوچنے پر

مجبور ہو گئی تھی وہ شخص اتنا کیسے بول سکتا ہے۔ ایک تو وہ ڈھیٹ بلا کا تھا۔ اگر زری

اسے چپ ہونے کا کہہ دیتی تو وہ اسے چڑانے کے لئے مزید بولنے لگتا۔ ٹھیک ہے

www.novelsclubb.com

انسان بول لے لیکن وہ بے سر و پیر گفتگو کرتا تھا۔ لیکن جو بھی تھا زری یہ بات تسلیم کر گئی تھی جن دنوں اس کی ڈیوٹی ڈاکٹر رامش کے ساتھ لگتی تھی وہ سارا دن بور نہیں ہوتی تھی اور اکثر اس کے بے تاثر چہرے پر مسکراہٹ بھی جھلک دکھلا جاتی تھی۔ آج سنڈے تھا اس لئے وریش اور زری نے آج کا دن ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت وریش اور زری، زری کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

"بہت دن ہوگئے ٹی وی میں ایس پی صاحب کا کوئی کارنامہ نہیں آیا۔" "ہاں"

"آج کل بھائی نعیم لغاری کا کیس دیکھ رہے ہیں۔" "مشہور؟ نعیم لغاری کون؟"

"بسنز مین۔ جن کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بسنز ہے؟" "ہاں وہی۔" "لیکن وہ ایک نامور شخصیت ہیں۔ وہ ایسا کون سا اللیگل کام کرتے ہیں جو ایس پی صاحب ان کے

"یار وہ ہیروئن سمگل کرتا ہے۔ بھائی بہت ٹائم سے اس کے" "پیچھے پڑ گئے؟" پیچھے پڑے ہیں لیکن وہ شاطر بندہ ہر بار بچ جاتا ہے۔ جب بھی اس کے اڈے پر ریڈ ڈالنے لگتے ہیں وہ وہاں سے سب سامان پہلے ہی چھپا دیتا ہے۔ بھائی بھی بہت پریشان

www.novelsclubb.com

زری کی تفصیل پر وہ بس آنکھیں گھوما کر رہ گئی۔ نعیم لغاری کی ایک ہی بیٹی "ہیں۔ تھی تماضر لغاری۔اس کی اور وریش کی اچھی دوستی تھی۔ تماضر اپنے زیادہ تر ڈریسز وریش کی بوتیک سے لیتی تھی جس کی بناپر ان کی دوستی ہو گی۔وریش نے یہ بات زری کو نا بتائی کہ یہ اتنی اہم بات نہیں ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی مستقبل ویسے "میں اس کی یہ معمولی بات اس کے لئے کس طوفان کا بائث بننے والی ہے۔ وریش تو بہت بے حس ہے۔اچھی طرح جانتی ہے میرا بھائی تجھے پسند کرتا ہے اور تو ہے کے ایسے انجان بنتی ہے جیسے کچھ پتا ہی نہیں تجھے۔میرے بھائی کے سچے زری کی بات پر اس کے ہونٹوں پر "جذبات کی کوئی قدر ہی نہیں کرتی تو۔ کبھی" "محبت ایس پی صاحب کو ہے، مجھے نہیں۔" مسکراہٹ در آئی اور بولی۔ دل سے بھی کام لے لیا کرو۔اپنے دل سے پوچھ کر دیکھو وہ بھی میرے بھائی کے دل کی نہیں سننی چاہیے۔ایک بار دل کی سن" "خالص جذبوں کا ساتھ دے گا۔ لو تو اگلی دفع وہ سر پر چڑھ کر بولنے لگتا ہے۔دل کی بات مان کر انسان صرف خوار

ہاں ! اور دیکھ لو دماغ کی" "اسی لیے تم نے ہمیشہ دماغ کی سنی ہے ؟" "ہوتا ہے۔ لیکن محبت کے معاملے میں دماغ کا کوئی کام نہیں۔" "سن کر ہی آج خوش ہوں۔ محبت جذبات کا نام ہے اور دماغ میں جذبات نہیں ہوتے۔ دماغ میں صرف سوچیں زری کی فلوسفی پر وہ داد دینے والے انداز میں اسے دیکھنے لگی اور بولی "ہوتی ہیں۔ "واہ ! تم تو محبت کی فیلنگز کو بہت سمجھتی ہو۔ سچ سچ بتاؤ محبت تو نہیں ہو گی ؟"۔ ضروری نہیں جو شخص محبت کے بارے میں بات کرے وہ باذات خود کسی سے " اچھا یہ بتا اب آگے کا "زری کی بات پر وہ خاموش رہی تو زری بولی۔ "محبت کرتا ہو۔ کیا پلان ہے۔ ماما مجھ سے پوچھ رہی تھیں کہ اب تو ڈاکٹر بھی بن گئی ہو۔ اب شادی نہیں نا پہلے تو شادی" "ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہیں آنٹی۔ کر لے شادی۔" "کر لو۔ وریش کے "نہیں پہلے تیری ہی شادی ہو گی۔" "کر۔ پھر میں بھی کر لوں گی۔ کیوں" "تجھے اتنا یقین کیوں ہے ؟" اتنے یقین سے کہنے پر وہ حیران ہوئی اور بولی۔ اس کی بات پر "کہ مجھے آثار نظر نہیں آرہے کہ تیرا بھائی مجھ سے بات کرے گا۔

ہاں !اس بار شدت" "یعنی۔۔۔یعنی تم بھائی سے ہی شادی کرو گی۔"زری بولی۔

سے دل چاہ رہا ہے کہ دل کی ہی سنوں۔لہذا زندگی میں پہلی مرتبہ دل کی سنوں گی

ابھی اس کا"۔لیکن۔۔۔۔یار تمہارا بھائی ایس پی ہے اور تمہیں تو پتا ہے۔۔۔۔۔

میرا بھائی حلال"جملہ مکمل نہیں ہوا تھا جب زری اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

یہ بات نہیں ہے زری۔۔پولیس والوں کو شک کرنے کی عادت" "کماتا ہے۔

ہوتی ہے اور میرے نزدیک

Love is all about trust .

"اب ایسے میں میرا دماغ بار بار کہتا ہے سوچ لو۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔بھائی صرف مجرموں پر شک کرتے ہوں اور۔۔۔میرا"

زری اپنے بھائی کی" بھائی بہت اچھا ہے۔تم اس کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔۔۔

تعریفوں میں مصروف ہو گئی۔

وہ صبح سے ہر کسی کو مٹھائی کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ لنچ بریک میں جب وہ سٹاف روم میں داخل ہوئی تو رامش گود میں مٹھائی کا ڈبہ رکھے ایک ہاتھ سے مٹھائی کھا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہاں موجود ہر آنے جانے والے ڈاکٹر اور سٹاف کو مٹھائی ایک گلاب جامن "آیے! ڈاکٹر زرناب۔ آپ بھی مٹھائی کھایں۔" پکڑا رہا تھا۔

کس خوشی میں ہے یہ "اس کی طرف بڑھاتے وہ مصروف سے انداز میں بولا۔

ارے آپ کو نہیں پتا۔ڈاکٹر حنا کی "اس کے ہاتھ سے گلاب جامن لیتے پوچھا۔"؟

زری کو تو حیرت کا جھٹکا ہی لگا تھا کیوں کہ وہ "کیا؟" "شادی ہونے والی ہے۔

اوہو" سمجھتی تھی رامش حنا کو پسند کرتا ہے۔ لیکن اب حنا کی شادی ہو رہی تھی۔

جی" "ڈاکٹر۔ ڈاکٹر حنا کی دو ہفتے بعد شادی ہے اور آپ نے بھی شادی پر آنا ہے۔

ابھی زری انکار کرنے ہی والی تھی جب "آپ آئیں گی تو مجھے خوشی ہو گی۔ ! ڈاکٹر ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے زری نے حامی بڑھی "اوکے "ڈاکٹر حنا بھی بول پڑی۔

۔اس کے مثبت جواب پر ایک شخص کی آنکھوں میں چمک آئی تھی اور وہ کوئی اور نہیں رامش تھا۔

زری اپنی گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے وریش "شرافت سے اندر لے کر آ گاڑی۔" سے بولی۔ وہ دونوں ابھی زری کے لئے کل ڈاکٹر حنا کی شادی کے لئے گفٹ لے کر تیری وجہ سے میں آفس کا کام چھوڑ کر آئی تھی اور اب تو مزید میرا "آرہے تھیں۔ اس کی پسندیدہ چیز کی آفر "ماما نے کوفتے بنایں ہیں۔ !آ جا" "ٹائم ضائع کرو۔ کرتے زری گاڑی اندر بھگا لے گئی لیکن یہ بات صرف وہی جانتی تھی کوفتے تو محض بہانہ ہے اصل مقصد تو کچھ اور تھا۔ ناچار وریش بھی گاڑی پورچ میں لے آئی۔ اس یہ تم فضول "کا بلکل دل نہیں تھا اندر جانے کا لیکن اب سوال کوفتوں کا بھی تھا۔ میں ایسی حرکت کرتی ہو۔ میں بلکل بھی امپریس نہیں ہونے والی ایسی حرکتوں سے گاڑی سے اترتے اس نے زری کو کہا اور ہاتھ سے اشارہ تھوڑے فاصلے پر کھڑی"۔

ہاں تو۔اب ضروری ہے کیا ہر بار میرا بھائی ہی آئے "ارحم کی گاڑی کی طرف کیا۔

بنا شرمندہ ہوئے زری بھی ڈھٹائی سے بولی اور اندر بڑھ گئی۔"تمہارا دیدار کرنا۔

وہ اس وقت حنا کی مہندی میں جانے کے لئے بلکل تیار تھی۔سبز رنگ کا کلیوں والا فراک پہنے، بالوں کی سائیڈ بریڈ بنائے، کانوں میں سبز ہی پتھر کے ٹاپس پہن رکھے تھوڑا تنگ ہے" تھے۔اب وہ پاؤں میں کل نیا خریدا گیا کھسہ پہن رہی تھی۔

خیر ہے۔تھوڑی دیر پہنوں گی"موبائل پاؤچ میں ڈالتے اس نے خود کلامی کی۔"۔

اپنے آپ سے باتوں میں مصروف وہ زینے اترنے لگی۔"تو ٹھیک ہو جائے گا۔

---

www.novelsclubb.com

رامش اسے دیکھ کر پل بھر کو ٹھٹھکا اور اگلے ہی پل وہ چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ اس کے پاس جا کر سلام کیا جو"! السلام علیکم ڈاکٹر" سجائے اس کی جانب بڑھا۔

وعلیکم سلام" تھوڑا سا نیچے جھکی اپنا پاؤں اٹھائے کھسہ ٹھیک کر رہی تھی۔

سیدھے ہوتے اسے دیکھا جو سیاہ شلوار قمیض پر خاکی رنگ کی چادر گلے میں "!

ڈالے، بغیر فریم کا چشمہ لگائے، بال سلیقے سے بنانے کی بجائے ماتھے پر بکھرے تھے

وہ آج اسے معمول سے ہٹ کر زیادہ خوبرو لگا اور کیوں لگا اس بات سے وہ خود بھی

آیئے! آپ "انجان تھی۔ زری نے لاشعوری طور پر اپنی نگاہیں اس پر سے ہٹائی۔

اس کی تقلید میں وہ قدم اٹھانے لگی۔ وہ حنا کے کمرے "کو حنا کے پاس لے چلوں۔

میں آپو ھنچی۔ چونکہ مہندی کا فنکشن گھر کے لان میں کیا گیا تھا اس لئے ابھی

اس "ماشاءاللہ! بہت پیاری لگ رہی ہو۔ "تھوڑی دیر میں حنا کو نیچے لے جانا تھا۔

نے پیلے جوڑے میں ملبوس، پھولوں کا زیور پہنے کھڑی حنا کی تعریف کی۔ کمرے

میں حنا کے ساتھ اس کی کزنز بھی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں نیچے معاز اور اس کے

www.novelsclubb.com

گھر والے (حنا کے سسرال والے) آگ ئے۔ لڑکیاں اس کے سر پر ریشمی دوپٹے

کی چادر کی ئے اسے نیچے لے گئ۔ سٹیج پر معاذ کے ساتھ رامش باتوں میں مصروف

خود کلامی کرتے وہ اسٹیج سے تھوڑا فاصلے پر آ "ایک تو یہ لڑکا بولتا بہت ہے۔" تھا۔

میرے خیال میں آپ لوگوں نے کچھ گفتگو شنید کرنی ہوگی اور میں کباب "رکی۔ اپنی سیٹ سے اٹھتا وہ کہتا نیچے "میں ہڈی بنا بیٹھا اچھا نہیں لگوں گا اس لئے میں چلا۔ اتر گیا۔اس کی بات پر پاس کھڑے سب لوگ مسکرائے۔

غصے سے اس کا برا حال تھا۔اسے ابھی ہی معلوم ہوا تھا جس جگہ سے "!ڈیم اٹ" نعیم لغاری کا ٹرک (جس میں ہیروئن تھی) گزرنا تھا وہ عین موقع پر اپنا راستہ بدل چکا ہے۔ہوا یوں تھا کہ انھیں انفارمیشن ملی تھی کہ آج ہائی وے سے نعیم لغاری کا ٹرک گزرے گا تو اس نے ہائی وے کا راستہ بلاک کروادیا تھا لیکن ابھی موصول آخر کون ہے جو اسے ہماری پل "ہونے والی کال سے اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے بال ہاتھوں کی مٹھی میں جکڑے وہ خود سے مخاطب تھا۔"پل کی خبر دیتا ہے۔

اس نے پاس سے گزرتے وقت اس کے پاؤں کو دیکھااور چپ چاپ باہر کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے وہ سکون سے اپنے پاؤں کو کھسے کی قید سے آزاد کیے اس کا جائزہ لینے لگی۔ نیا کھسہ ہونے کی وجہ سے اس کے پاؤں کا برا حال تھا۔ پاؤں کی ایڑھی اور چھوٹی انگلی بری طرح سے متاثر تھی۔ پاؤں کا اتنا برا حال دیکھ کر اس میں بلکل ہمت نہیں تھی کہ وہ دوبارہ پاؤں میں جوتا پہنتی۔ وہ مزید کچھ دیر یوں ہی بیٹھی "! ڈاکٹر" رہتی کہ اپنے عقب سے آتی آواز پر پلٹی۔ رامش نے "یہ آپ پاؤں پر لگالیں۔" اپنے ہاتھ میں پکڑی سنی پلاسٹ اس کی جانب بڑھائی۔ تھینک یو سو مچ ڈاکٹر" "!نو نیڈ ڈاکٹر" "رامش۔ مسکرا کر کہتا وہ اس کی طرف ہاتھ بڑھائے کھڑا تھا۔ زری نے ہمیشہ کی طرح بے تاثر چہرے کے ساتھ اس کے ہاتھ سے سنی پلاسٹ پکڑی اور ایک نظر اسے دیکھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ چشمے کے پیچھے چھپی آنکھوں میں عجیب ہی چمک تھی۔ زری نے فوراً نظریں ہٹائی لیکن اس کے دماغ

نے پوری سچائی کے ساتھ کہا تھا کہ اب دیر ہو چکی ہے۔ کم بخت دل نے بھی دھڑک کر اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا۔

لان میں واک کرتے اس کی سوچیں مسلسل ارحم کے گرد گھوم رہی تھیں۔ اس کی نہیں ہوتا کچھ۔ سب" چھٹی حس اسے بار بار کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔ اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتے اس نے دل کی آواز پر لبیک کہا اور "بس میرا وہم ہے۔ ارحم کی محبت پر یقین کرنے کا فیصلہ کیا۔

آج اتوار تھا۔ سب لوگ اپنی روزمرہ کی روٹین میں مصروف تھے ایسے میں صرف ایک وہ تھی جو سکون سے دس بجے سو کر اٹھتی اب زینے اتر رہی تھی۔ لاؤنج میں بیٹھے شاہد صاحب اور فرح بیگم نے اپنی اکلوتی اولاد کو دیکھا جو گرے ڈھیلی سی شرٹ کے ساتھ بلیک کھلا پاجامہ پہنے، بلیک ہی دوپٹہ گلے میں ڈالے نیچے آ رہی تھی

www.novelsclubb.com

السلام علیکم موم ڈیڈ "۔ حلیے سے ثابت ہو رہا تھا وہ ابھی نیند سے بیدار ہوئی ہے۔

صغراں بی بی جوس لے آئیں "انھیں سلام کر کے وہ سنگل صوفے پر جا بیٹھی۔ "

ملازمہ کو کہتی وہ فرح بیگم کی طرف متوجہ ہوئی جو یقیناً اسے کچھ کہنا چاہ رہی "۔

شرم کر لو تھوڑی۔ گھر داری سیکھ لو۔ کل کو جب شادی ہو گی تو کیا کرو گی "تھیں۔

۔ چلو باقی کام تو ملازمہ کر لے گی کھانا بنانا وغیرہ تو عورت ہی کرتی اچھی لگتی ہے نا

فرح بیگم روایتی ماؤں کی طرح "۔اور تم تو بلکل ہی کچن کے کام سے نابلد ہو۔

آپ میری شادی ہی کسی ایسی جگہ کریے گا جہاں ! پلز موم "شروع ہو گئیں۔

فرح بیگم کو کہتی وہ جوس کا گلاس منہ کو لگا گئی جو ابھی" کھانا بھی خان سامہ بناتا ہو۔

اب کے فرح بیگم نے "دیکھ رہے ہیں آپ اسے۔" ملازمہ رکھ کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی بیگم بلکل دیکھ رہے "خاموش تماشائی بنے شاہد صاحب کو درمیان میں گھسیٹا۔

انہوں نے بات کو مذاق کا رنگ "ہیں بلکہ تقریباً چھبیس سال سے دیکھ رہے ہیں۔

دیا لیکن اپنی بات کے اختتام پر فرح بیگم کے تیور دیکھ کر انھیں یقین ہو گیا کہ انھیں

بیگم اب ایسا بھی کچھ غلط نہیں کہا ہماری بیٹی نے "یہ مذاق بلکل پسند نہیں آیا۔

ٹھیک ہے پھر آج سے آپ بھی کھانا صغراں بی بی "انہوں نے بیٹی کی سائیڈ لی۔"۔

وہ جانتی تھیں کہ شاہد صاحب ملازمہ کے ہاتھ کا بنا "کے ہاتھ کا بنا ہی کھائیے گا۔

اب "ارے بیگم اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے۔"نہیں کھاتے۔

شاہد صاحب فرح بیگم کو منانے میں مصروف ہو گئے اور جس کی حمایت کرنے

کی سزا میں وہ انھیں منا رہے تھے وہ مسکراہٹ ضبط کرتی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی

۔

وہ اس وقت سڑک کے اطراف میں بنے فوٹ پاتھ پر پیدل چل رہی تھی۔ تھوڑی

دیر پہلے جب وہ ہوسپٹل کے پارکنگ ایریا سے اپنی گاڑی نکالنے لگی تب اسے معلوم

ہوا کہ گاڑی کا ٹائر پنچر ہے۔ موبائل کی چارجنگ ختم ہونے کی وجہ سے وہ کیب بھی

نہیں کروا سکی اس لئے وہ اس وقت پیدل جا رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ کچھ دور جا

کر رکشہ یا ٹیکسی مل جائے گی لیکن اس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا کیوں کہ یہ ایک رہائشی علاقے کی ہائی روڈ تھی اور مین روڈ ابھی کافی دور تھی۔ وہ اپنے آپ میں مگن چل رہی تھی جب ایک سیاہ پجارو زن سے اس کے پاس سے گزری۔ اگلے ہی پل وہ گاڑی اس کے سامنے آر کی۔ گاڑی کا دروازہ کھولتے ڈرائیونگ سیٹ سے رامش اتر

ڈاکٹر! آپ پیدل جارہی ہیں۔ آیئے میں آپ کو ڈراپ کر" کر اس کے پاس آیا۔

نہیں ڈاکٹر رامش میں چلی جاؤں گی۔ اور ویسے بھی آپ کے ڈیوٹی" "دیتا ہوں۔

ڈاکٹر آپ کو" زری نے سہولت سے انکار کیا۔" آورز شروع ہونے والے ہیں۔

اس وقت کوئی بھی ٹیکسی وغیرہ نہیں ملے گی لہذا آج کے دن مجھے اپنا ڈرائیور سمجھ

زری اس کی بات پر خاموشی سے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔ دور دور تک کسی "لیں۔

آپ نہ مانی ڈاکٹر تو میں آپ کو بھگا کر لے" ٹیکسی یا رکشہ کا نام و نشان نہیں تھا۔

زری نے "کیسے ؟" اب کے رامش شرارت سے بولا۔" جاؤں گا گاڑی تک۔

مصروف سے انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ سے اس کا فون کھینچتے وہ گاڑی کی طرف دوڑ لگا گیا۔کچھ پل "!ایسے " لگے زری کو سمجھنے میں کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے اور جیسے ہی سمجھ آئی تو وہ بنا " چلیں ڈاکٹر بیٹھ جائیں۔"سوچ سمجھے اس کے پیچھے بھاگی۔

جب تک زری اس تک پہونچی تھی تب تک رامش دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا اور پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولے اس سے کہنے لگا۔زری نے اسے ایک میں اپنے ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر "زبردست گھوری سے نوازا اور بولی۔ دروازہ ٹھک سے بند کرتے وہ پیچھلی سیٹ پر آ بیٹھی۔رامش "نہیں بیٹھتی۔ کندھے اچکاتا گاڑی کا بیک ویو مرر اوپر کی طرف موڑتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا ۔پیچھے بیٹھی زری نے اس کی یہ حرکت بغور دیکھی۔اسے اچھی لگی تھی رامش کی یہ حرکت۔اپنا بیگ کندھے سے اتارتے اس نے ساتھ سیٹ پر رکھا اور شیشے سے باہر گزرتے درخت دیکھنے لگی اس بات سے انجان کہ محبت کی تتلیاں اس کے ارد گرد اڑنے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آج حنا کی شادی کو دو ہفتے ہو چکے تھے۔اس کی چھٹی بھی ختم ہو گئ تھی اس لئے وہ آج ڈیوٹی پر آئی تھی۔جب وہ سٹاف روم میں داخل ہوئی تب کچھ سینئر اور جونیئر ڈاکٹر بھی سٹاف روم میں موجود تھے۔رامش ایک طرف کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے چپ سا بیٹھا تھا۔ایک ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی۔اسے حیرت ہوئی کہ اگر ڈاکٹر حنا آپ ہی بتادیں اسے کیا" رامش بھی موجود ہے تو اتنی خاموشی کیوں ہے۔ کسی سینئر ڈاکٹر نے حنا سے پوچھا جو رامش کو مسکراتی نظروں سے دیکھ "ہوا ہے؟ رہی تھی۔کم وقت میں ہی رامش سینئر اور جونیئر ڈاکٹر ز دونوں میں ہی ہر دل عزیز حنا نے گویا اس سے اجازت لی جبکہ اس کے یوں "رامش بتادوں۔" ہو چکا تھا۔ دراصل آج صبح ہی رامش کی ممی نے اسے "اجازت لینے پر رامش نے اپنا سر جھٹکا۔ حنا کی بات پر "کہاہے کہ میں تمہارے لئے کوئی اچھی سی لڑکی دیکھنے لگی ہوں۔ سب ڈاکٹر زاور اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔بھلا شادی کی بات پر کوئی لڑکا اتنا منہ پھلا کر

www.novelsclubb.com

ارے اس میں اتنا منہ پھلانے کی بات کیا ہے۔ شکر کرو" بھی بیٹھ سکتا ہے۔

تمہارے گھر والوں کو یہ خیال آ گیا ورنہ ہمارے گھر والے تو بھول ہی گ ئے ہیں کہ

بلکل میں بھی "ایک سینئر ڈاکٹر نے اس سے کہا۔"ہم نے بھی شادی کرنی ہے۔

اوبی بی ہر" حنا کی آواز پر وہ اسے گھورنے لگا اور بولا۔ "اسے یہی سمجھا رہی ہوں۔

اس پر طنز کرتے وہ وہ "کوئی تمہاری طرح شادی کے لئے ترسا نہیں بیٹھا ہوتا۔

میں آپ" واپس اپنی جون میں لوٹا وہاں موجود سب لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔

کو بتاتا ہوں ان محترمہ کی حرکات۔ ہمارے انٹر کے پیپر ہو رہے تھے اور یہ سارا دن

پڑھنے کی بجائے سٹار پلس کے ڈرامے دیکھتی رہتی تھی۔ ایک دن تنگ آ کر خالہ

نے اس سے کہا اگر تم فیل ہوئی تو میں تمہاری شادی کر دوں گی اور جس دن

www.novelsclubb.com

رزلٹ آنا تھا اس دن یہ صبح سے تیار ہو کر خالہ کے آگے پیچھے گھومتے گانا گا رہی تھی

۔

سیاں کے گھر ہے جانا

جا کر لے آؤ پالکی

کر لو گانا بجانا

رکنے نہ پائے ڈھولکی

بلکل اس کے انداز میں نقل اتارتے وہ باقی سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا۔اس کی شادی کے موضوع سے سب کی توجہ ہٹ گئی تھی اب حنا اس کے ساتھ نئی بحث لے کر بیٹھ گئی تھی کہ اس نے یہ بات سب کو کیوں بتائی۔ پیچھے زری اپنے لئے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے اداس سی لگ رہی تھی۔ جانے کیوں اس کی شادی کی بات سن کر اس کا دل اداس ہو گیا تھا۔

تجھے پتا ہے بھائی کہہ رہے تھے تیرے حوالے سے بات کریں گے ماما پاپا سیف۔" یک "! اچھا"زری اس کے آفس میں اس کے سامنے بیٹھی بول رہی تھی۔ "۔ حرفی جواب دے کر اس نے فائل پر سائن کیے اور فائل ذرا فاصلے پر کھڑی اپنی

سیکرٹری کو پکڑائی۔ سیکرٹری کے جانے کے بعد وہ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

ہاں نااور بھائی کہہ رہے تھے اس بار وہ تمہارے ہاتھ میں اپنے نام کی انگھوٹی ڈال" کر ہی جائیں گے۔ماما پاپا کو بھیجیں گے بھائی یا زیادہ سے زیادہ منگنی کا فنکشن رکھوالیں زری کے خوش گوار لہجے میں کہنے پر اس نے بے ساختہ سر جھکا کر اپنی "گے۔ تو۔ کوئی انھوکھی بات تو نہیں ہے یہ۔آج" مسکراہٹ روکی اور سنجیدگی سے بولی۔ نہیں تو کل یہ ہونا ہی تھا۔مزہ تو تب ہے جب ایس پی صاحب مجھے خود پرپوز کریں۔ سیدھی طرح اپنے والدین کو بھیج کر انہوں نے کون سی شرافت کی مثال قائم کرنی ہے۔ایس پی صاحب کو چاہیے کسی اچھی سی جگہ پر ڈنر وغیرہ کا بندوبست کریں اور وریش کی بات پر اسے حیرت "پھر گھوٹنوں کے بل پر بیٹھ کر رنگ پہنائیں مجھے۔ یہ افسانوی باتیں تو مجھے پسند تھی۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم حقیقت "ہوئی۔ میں نے کبھی بھی ان باتوں" "پسند تھی اور ان سب باتوں کو فضول سمجھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کو فضول نہیں سمجھا۔ یہ سب اچھا لگتا ہے لیکن ایسا نا بھی ہوا تو اتنی حقیقت پسند تو

وریش کی باتیں کبھی "میں ہوں کہ مسکرا کر انکل انٹی کے درمیان بیٹھ جاؤں۔

چلو شکر ہے بھائی اور تمہاری سٹوری " کبھی اسے سمجھ نہیں آتی تھی اس لئے بولی۔

اب میں انٹی سے کہوں گی تمہارا ابھی رشتہ دیکھنا ! ہاں نا" " بھی کسی پار لگی۔

زری "خبردار اگر تم نے یہ فضول شوشہ ابھی چھوڑا تو۔" "شروع کریں۔

شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے لگی۔

ارحم اب "اس وقت وہ فریش سا لاؤنج میں سب کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔

جی پاپا" مجید صاحب نے اس سے پوچھا۔ "شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟

۔میں دراصل خود آپ سے یہ بات کرنا آج ہی کرنا چاہتا تھا۔میں وریش کو پسند کرتا

اس کی بات پر "ہوں اور چاہتا ہوں کچھ ہی دنوں میں رشتہ پکا کر دیں آپ لوگ۔

کسی کو بھی زیادہ حیرت نہیں ہوئی۔ مجید صاحب پسند کی شادی کے بلکل خلاف

نہیں تھے لہذا مومنہ بیگم اور مجید صاحب آسانی سے مان گ ئے۔ زری وریش کو سب کے مان جانے کا میسج کرنے لگی۔

وہ ابھی گاڑی کو ان لوک کر رہی تھی جب سپورٹس بائیک پر سوار ارحم اس کے سامنے آر کا۔ "ہیلو! تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے فری ہو؟" اس کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بولی۔ "آفس چلیں؟" اپنے پیچھے بوتیق کی طرف اشارہ کیا۔ "بلڈنگ نہیں مونال چلتے ہیں۔" ارحم کہتا اپنی سپورٹس بائیک سٹارٹ کرنے لگا۔ "ہونہہ۔ حکم دیکھو کیسے چلا رہا ہے۔ ایس پی ہو گا اپنے تھانے میں۔ ٹھیک کرتی ہوں ابھی اسے۔" اس کی شان میں بڑبڑاتی وہ بھی گاڑی میں آ بیٹھی۔ "اوے تیرا بھائی مجھے مونال لے کر جا رہا ہے۔ کوئی آئیڈیا ہے کس لئے لے جا رہا۔" اس کی بائیک آگے جاتے دیکھ وہ زری سے کال پر بات کرنے لگی

www.novelsclubb.com

اچھا چل میں دیکھتی ہوں۔شاید یہی کہنا ہوگا کہ انکل انٹی کو بھیجوں کا مینٹلی"۔
دوسری طرف سے منفی جواب پاتے وہ بھی گاڑی کی سپیڈ بڑھا گئی۔"پر پیپیر رہنا۔

دیکھ یار ڈر مت۔زیادہ سے زیادہ وہ تجھے دو تین تھپڑ مار دے گی اور کم سے کم وہ"
رامش اس وقت سینئر ڈاکٹر جواد کو تسلی دے "تجھے برا بھلا بول کر چلی جائے گی۔
رہا تھا بلکہ ڈرا رہا تھا کیوں کہ وہ جونیئر ڈاکٹر رشنا سے اس کے گھر کا اڈریس لینے جا رہا
سیانے کہتے ہیں بندے کا منہ اچھا "تھا تا کہ اس کے گھر اپنے پیرنٹس کو بھیج سکے۔
اور "اس کے اس طرح ڈرانے پر جواد تپ کر بولا۔ "نہ ہو تو بات اچھی کر لے۔
رامش نے کب شرمندہ ہونا سیکھا تھا "سیانے یہ بھی کہتے ہیں جیسا منہ ویسی چپیڑ۔
اچھا جا یار! کچھ نہیں ہوتا۔میں یہاں تیرا انتظار کر رہا "۔لہذا مزے سے بولا۔
اس کے ہمت بڑھانے پر جواد سامنے کھڑی رشنا کی طرف "ہوں جلدی سے آجا۔
یار وہ مان" بڑھ گیا۔کچھ دیر بعد جواد خوشی سے تمتماتا چہرہ لئے اس کی طرف آیا۔

جواد خوشی سے اس کے گلے "گئی۔اس نے کہاٹھیک ہے اپنے پیر نٹس کو بھیج دینا۔

جواد کی "کیا سین ہے؟" "اب تم بتاؤڈاکٹر زری کا کیا سین ہے؟" لگتے بولا۔

جواد کے جملے پر "تم انھیں پسند کرتے ہو۔" سر گوشی پر وہ بھی اسی انداز میں بولا۔

جھوٹ مت بول تیرے چہرے سے" " ! نہیں" وہ ایک پل کو گھبرایااور بولا۔

جواد کے کہنے پر وہ پیچھے "زیادہ تو نہیں پتا چل رہا۔ " "صاف پتا چلا رہا ہے۔

موجود دیوار پر لگے آئینے میں اپنا چہرہ دائیں سے بائیں گھماتا پوچھنے لگا۔اس کی حرکت

بیٹا" آخر رامش نے پوچھ لیا۔ "تجھے کیسے پتا چلا؟" پر جواد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

جی! ہم بھی دل والے ہیں۔آنکھیں رکھتے ہیں۔سب نظر آتا ہے ہمیں کیسے ٹیڑھی

آنکھیں کر کے اسے دیکھتے ہو۔اس کی ڈیوٹی میں آدھے سے زیادہ کام تم اس کا

اس کے وضاحت سے "نامحسوس انداز میں کر لیتے ہو۔سب دکھتا ہے ہمیں۔

بتانے پر رامش کے گال ہلکے سے سرخ ہوئے جب کے اس کے کان کی لوویں بھی

جواد پھر شریر ہوا۔رامش "اومائی گاڈ۔تم بلش کر رہے ہو۔" سرخ ہوئی تھیں۔

اب بندہ محبوب کی مدد بھی نا ! ہاں تو "اپنی جھینپ مٹانے کو جلدی سے بولا۔

بلکل اب بتاؤ محبوب کو بیوی بھی بنانا ہے یا اس کے " "کرے تو کیسا عاشق ہوا۔

جواد کے کہنے پر وہ بے ساختہ بولا تو جواد "!استغفر اللہ" "بچوں کا ماموں بننا ہے۔

کا ایک بار پھر قہقہہ گونجا۔

جب اس کی گاڑی مونال کے سامنے آکر رکی تو اس نے ارحم کو پہلے سے ہی وہاں موجود پایا۔ وہ دونوں اکھٹے اندر کی جانب بڑھے۔ ریسٹورانٹ میں بیٹھے بہت سے لوگوں نے مڑ کر انھیں دیکھا۔ وہ دونوں ایک ساتھ لگ ہی اتنے پرفیکٹ رہے تھے ۔ہمیشہ کی طرح لمبی سکرٹ پہنے وریش اور خاکی پینٹ پر بلیک جیکٹ پہنے ارحم اپنی اپنی سیٹ پر آبیٹھے۔ باہر کی سردی کے حساب سے ریسٹورانٹ کا موسم ہیٹر کی وجہ سے گرم تھا۔ وریشہ نے کرسی پر بیٹھتے وقت دیکھ لیا تھا کہ صرف ان ہی کی میز پر گلدان میں فریش لال گلاب کے پھول رکھے تھے۔ ذہن نے فوراً دو جمع دو بائیس

www.novelsclubb.com

ایک تو پتا نہیں کون سی لڑکیاں ہوتی ہیں جو پھول دینے سے مان جاتی ہیں" کیے۔

ایگ فرائیڈ "سوچتے ہوئے وہ سامنے سے آتے ویٹر کی جانب متوجہ ہوئی۔ "۔

بنا مینیو لسٹ دیکھے اپنا آرڈر لکھواتے وہ کلائی پر "! رائس اور ایک کولڈ ڈرنک

یہ نشان نہیں" بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھنے لگی۔ ارحم کے آرڈر لکھواتے ویٹر چلا گیا۔

اس سے پہلے وہ کوئی بات شروع کرتا اس کی نظر اس کی پیشانی پر موجود چوٹ "گیا۔

آئی" سنجیدگی سے جواب دیا۔ "سٹیچز کے نشان کبھی گئے ہیں۔" کے زخم پر گئی۔

چھوڑیں ایس پی صاحب۔ اب تو میں بھول" "ایم سوری! میری غلطی تھی یہ۔

مسکراتے اسے شرمندگی سے نکالا۔ ذہن کے پنوں پر "بھی گئی ہوں اس درد کو۔

ماضی کا عکس ابھرا۔ چھے سالہ بچی گلابی فراک پہنے آگے آگے بھاگ رہی تھی اور

اس کے پیچھے نو سالہ لڑکا بھاگ رہا تھا۔ لاؤنج میں ایک اور چھے سالہ بچی صوفے پر

صوفے پر "وریشہ تیز بھاگو! بھائی تمہیں پکڑ لیں گے۔" کھڑی بول رہی تھی۔

کھڑی زری مسلسل اسے تیز بھاگنے پر اکسا رہی تھی۔ پیچھے بھاگتے ارحم کے ذہن

میں ایک خیال آیا اور وہ صوفے کے پیچھے جا چھپا۔زری کی نظریں وریشہ پر تھیں جس وجہ سے ارحم کا چھپنا وہ دیکھ نہیں پائی۔وریشہ اپنے دیہان میں بھاگتی جب صوفے کے پاس سے گزری تو ارحم نے اپنی ٹانگ آگے کر دی۔اس کا مقصد صرف اسے گرانا تھا تا کہ وہ جلدی سے اسے پکڑ لے اور وہ جیت جائے لیکن اس کی سوچ کے برعکس بھاگتی ہوئی وریشہ جب اچانک ٹانگ لگنے کی وجہ سے گری تو اس کا سر سامنے رکھی لکڑی کی میز سے جا لگا۔ماتھے سے خون فوارے کی صورت نکلا۔ زری اور ارحم کو کھیل بھول چکا تھا۔وہ تیزی سے اس کی جانب لپکے۔ارحم نے روتی ہوئی وریشہ کا سر اپنی گود میں رکھا اور خون روکنے کے لئے اپنا ہاتھ زخم والی جگہ پر رکھ دیا۔

روتی "سوری۔میں نے جان بھوج کر نہیں کیا۔ماما۔ماما جلدی آئیں۔"

ہوئی وریشہ کو دیکھ وہ خود بھی رونے لگا۔کچن میں کام کرتی مومنہ بیگم ان دونوں ماما اسے دیکھیں۔میں نے جان کر نہیں" کے رونے پر جلدی سے لاؤنج میں آئیں۔ وہ روتے روتے ہی چیخا۔چوٹ وریشہ کو لگی تھی لیکن اسے لگ رہا تھا جیسے "کیا۔

www.novelsclubb.com

درد اسے ہوا ہو۔ مومنہ بیگم نے وریشہ کو گود میں اٹھایا اور ڈرائیور کو ساتھ لے کر ہوسپٹل روانہ ہوئیں۔ وریشہ کو سٹیچز لگائے گ ئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوسپٹل بیڈ پر بیٹھی سیب کھا رہی تھی جو فرح بیگم اسے کاٹ کر دیں رہی تھی۔ اس کے بیڈ پر ہی پاؤں والی سائیڈ پر زری اور ارحم بیٹھے تھے۔ ارحم کی سفید شرٹ پر ابھی بھی خون کے دھبے لگے تھے۔ چہرہ بھی رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"آئی ایم سوری آنٹی۔ وریشہ میں نے جان کر نہیں کیا تھا۔ دیکھو تمہیں کتنی چوٹ لگی ہے" اس کے ماتھے پر بندھی سفید پٹی کو دیکھتے وہ پھر روہانسے لہجے میں بولا۔ وہ بار بار فرح بیگم کو سوری کہہ رہا تھا جیسے سب اس نے اپنی مرضی سے کیا تھا۔ "تمہیں درد تو نہیں ہو رہی۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا۔ کھیلتے وقت چوٹ لگ جاتی ہے۔" فرح بیگم نے نرمی سے کہا۔

"پھر آپ وریش کو ہمارے گھر آنے سے روکا تو نہیں کریں گی نا؟" بس وہ دن اور آج کا دن۔ سب وریشہ کو وریش ہی کہنے لگے۔

"نہیں بیٹا" فرح بیگم کو ارحم کی معصومیت پر پیار آیا۔ "بھلا میں کیوں روکوں گی۔ تم اس درد

کو بھول گئی ہو گی لیکن میں آج بھی یاد رکھے ہوئے ہوں۔اپنی غلطی بھی اور تمہیں ماضی کی یادوں سے باہر وہ اس کی آواز سے آئی۔ہاتھ میں گلاب کا پھول "بھی۔ " پکڑے جو اس نے گلدان سے نکالا تھا اس کی طرف بڑھائے وہ بول رہا تھا۔

تمہیں تو میں تب سے چاہتا ہوں جب مجھے پیار محبت جیسی باتوں کا علم بھی نہیں تھا "اور اب تو خیر مکمل ہوش و حواس میں تمہیں چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہیں تم کہتی ہو تو گولی مار دیتا" آبرو اچکاتے پوچھا۔ "لائن مار رہے ہیں مجھ پر ؟" دوسرے ہاتھ سے اپنی جیب میں موجود گن نکالتا وہ ٹیبل پر رکھ گیا "ہوں۔ جواب دو۔گولی ماروں یا ماروں لائن"۔

Will you be mine ?"

www.novelsclubb.com

بہت ٹھرکی قسم کے ایس پی ہیں آپ" اس کے انداز پر اس کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ اس کے ہاتھ سے گلاب کا پھول لیتے وہ بولی۔اتنے میں ویٹر ان کا آرڈر سرو "۔ کرنے لگا۔کھانے سے انصاف کرتے ارحم اسے کل مجید صاحب اور مومنہ بیگم کے

ویٹر کو بل تھمانے کے بعد وہ "ہاتھ آگے کرو۔" آنے کے بارے میں بتانے لگا۔
"کیوں؟ رنگ پہنانی ہے؟" اس سے بولا جو ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کر رہی تھی۔
اپنی جیب سے مخملی سرخ ڈبی نکالتے اس نے " ! ہاں" ٹشو سائیڈ پر رکھتے پوچھا۔
آپ کو نہیں لگتا یہ کام آپ کے "جواب دیا۔ ڈبی میں کپل رنگ موجود تھی۔
کیوں۔ پیرنٹس کل آرہے ہیں رشتہ پکا کرنے۔ رنگ" "پیرنٹس کو کرنا چاہیے۔
اپنی بات مکمل کرتے بنا اس کی دوسری بات سنے میز "تو میں آج ہی پہناوں گا۔
کے دہانے پر رکھا اس کا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامتے وہ اس کے بائیں
ہاتھ کی تیسری انگلی میں انگھوٹی پہنا گیا۔ وہ ایک خوبصورت سلور رنگ تھی جس
"تم بھی پہناؤ۔ "کے وسط میں سفید ڈائمنڈ اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔
ڈبی اس کے سامنے کرتے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ وریش نے بھی مسکراتے اس
کی انگلی میں مردانہ سلور چھلا ڈال دیا۔ دور کسی میز پر بیٹھے شخص نے یہ منظر انتہائی
اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے وہ پارکنگ تک آیا۔ "! چلو" نفرت سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں نے بیک وقت مڑ کر دیکھا تو "بڑی خوشیاں منائی جارہی ہیں ایس پی ارحم۔" پیچھے ایک لڑکا کھڑا تھا۔وریش نے تو پہچانا نہیں لیکن ارحم اسے اچھی طرح پہچان چکا تھا۔وہ شہریار باجوہ تھا۔ مشہور سیاست دان احمد باجوہ کا بیٹا۔ایک انتہائی بگڑا ہوا رئیس زدہ۔وہ پہلے بھی چھوٹے موٹے جرائم کی بنا پر جیل جا چکا تھا لیکن ہر بار اس کا باپ اپنے ذرائع کا استعمال کر کے اسے جیل جانے سے بچا لیتا تھا۔ابھی کچھ دن پہلے ارحم نے اسے شراب کے نشے میں دھت گاڑی چلاتے دیکھ اریسٹ کیا تھا۔کیوں کہ ان دنوں الیکشن قریب تھے تو احمد باجوہ نے بھی راتوں رات اس کی بیل نہیں کروائی۔اور اب جب وہ اگلے دن باہر آچکا تھا تو اس کے دوست احباب اس سے ذرا فاصلے پر رہنے لگے تھے۔احمد صاحب نے اسے جیل سے نہیں نکلوایا۔انھیں اپنا کیریئر عزیز تھا لہذا ایک رات جیل میں گزارنے سے شہریار کی عزت کم ہو گئی۔ اسی بات کا بدلہ لینے وہ اس وقت ارحم کے سامنے موجود تھا۔بدلہ لینے کا اس نے سوچ رکھا تھا لیکن آج ارحم کو وریش کے ساتھ دیکھ کر اس کے ذہن میں نیا خیال آیا

www.novelsclubb.com

بہت "ارحم سید حامد ے کی بات پر آیا۔ "کس کام کے لئے روکا ہے یہ بتاؤ۔"۔
شوق ہے نہ تمہیں ایماندار پولیس والا بننے کا۔دیکھنا اب میں تمہارے ساتھ کیا کرتا
ہوں۔یاد رکھو گ ے تم کسی شہریار باجوہ کو تم نے اریسٹ کیا تھا اور تمہیں نہیں پتا
یوں پبلک میں اپنی لو و لائف ڈسکس نہیں کرتے خاص کر تب جب آپ کے دشمن
آگ برستا لہجہ تھا اس کا۔اس کی دھمکی سن کر ارحم "بھی ارد گرد موجود ہوں۔
مرد کے بچے بنو اور بدلہ "سپاٹ چہرے کے ساتھ آگے بڑھا اور سرد لہجے میں بولا۔
لینا ہی ہے تو مجھ سے لو۔مجھ سے جڑی کسی بھی عورت خواہ وہ میری محبت ہو،ماں ہو
یا بہن کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو دو چار جھوٹے کیس تمہارے خلاف ڈال کر تمہیں
ایک دفع پھر جیل کی ہوا لگوا کر آؤں گا اور تم جانتے ہو ایسا کرنے سے مجھے کسی کا
باپ بھی نہیں روک سکتا اور ہاں کچھ بھی کرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ تمہارا باپ
"ابھی ابھی وزیر اعظم بنا ہے اور وہ نہیں چاہے گا اس کا کوئی سکینڈل سامنے آئے۔
اپنی بات کہتا وہ وریش کا ہاتھ تھامتا آگے بڑھ گیا اور پیچھے کھڑے شہریار نے نفرت

www.novelsclubb.com

سے سر جھٹکا کیوں کہ وہ اس کے لہجے میں چھپی دھمکی سمجھ گیا تھا۔اب اس کا کچھ کرنا اپنے پیر پر کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا کیوں کہ وہ جانتا تھا ایس پی ارحم مجید صرف کہتا نہیں تھا بلکہ کر کے بھی دکھاتا تھا۔

وہ آگے بڑھ رہی تھی لیکن نرسری سے آتی رامش کی دبی دبی سی آواز پر رک گئی۔

آواز سے وہ "ممی میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہی۔" جھنجھلایا ہوا لگتا تھا۔دوسری جانب سے پتا نہیں کیا کہا گیا۔وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر میں کسی کو پسند کرتا ہوں۔اور شادی بھی اسی سے کروں گا۔اس کسی کی" کر بولا۔

اس نے کال کاٹ دی تھی اور باہر کھڑی "تفصیل میں آپ کو گھر آ کر دیتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

زری کو لگا وہ سانس نہیں لے سکے گی۔رامش کسی اور سے محبت کرتا ہے ۔یک دم خیر مجھے کیا۔جس سے بھی کرے محبت اس "اس کے ذہن میں عمروں کا فرق آیا۔

اپنے آپ سے بولتے اس نے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گئی۔لیکن شاید "کی مرضی۔

وہ یہ بات نہیں جانتی تھی جو دل میں بسنے لگ جائیں وہ محض سر جھٹکنے سے نظر انداز نہیں ہو سکتے۔ زری تو آگے بڑھ گئی تھی لیکن اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑے نرسری میں جاتے جواد نے اس کا سفید پڑتا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ وہ اندر بڑھا جہاں رامش جواد فون کال "کچھ ہوا ہے کیا۔" اپنی تیز ہوتی سانس کو پانی پی کر قابو کر رہا تھا۔

" "میں نے ممی کو بتادیا ہے کہ میں کسی سے محبت کرتا ہوں۔" سے انجان تھا۔

" باہر ابھی ڈاکٹر زری کھڑی تھیں شاید انہوں نے تمہاری باتیں سن لی تھیں۔

اس کی بات پر وہ یک حرفی جواب دیتا نرسری سے باہر " !اچھا " جواد نے بتایا۔ چلا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

چاچو! آپ آگ ئے۔ میں کب سے آپ کا ویٹ (انتظار) کر رہا تھا۔ آئیں بیٹ "

رامش جیسے ہی گھر میں داخل ہوا اس کا چار سالہ بھتیجا بھاگتا ہوا " بال کھیلتے ہیں۔

یہاں زندگی کھیل رہی ہے مجھ سے اور تجھے بیٹ بال کی ! شہزادے" سامنے آیا۔

ریان بیٹا۔چاچو کو "اس کو گود میں اٹھاتے وہ اس کی گال چومتا بولا۔ "پڑی ہے۔

پیچھے سے ریان "ابھی آرام کرنے دو اور آپ اپنا ہوم ورک کمپلیٹ کرو پھر کھیلنا۔

ارے بھابھی رہنے دیں۔میں کھیل لیتا" کی ماما اور رامش کی بھابھی نیہا چلی آئی۔

ریان کو ہوا میں اچھال کر دوبارہ پکڑتے رامش نے کہا۔ "ہوں اس کے ساتھ۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔پہلے تم ہائی کورٹ (رامش کی والدہ کا کمرہ) میں پیشی"

کی تفصیل جاننے کا انتظار کر رہی ہیں "کسی "دے کر آؤ۔ممی کب سے تمہاری اس

نیہا بھابھی کے کہنے پر وہ ریان کو گود سے اتارتا ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا "۔

" !ڈاکٹر ہے "نیہا بھابھی تجسس سے پوچھنے لگی۔ "مجھے تو بتاؤ کون ہے وہ؟"۔

بھابھی وہ ڈاکٹر" "تو ممی کو پہلے ہی بتا دیتے۔انہوں نے کون سا منع کر دینا تھا۔"

رامش کی بات پر دو منٹ تک بھابھی کچھ بول ہی نہ "مجھ سے دو سال بڑی ہے۔

کوئی بات نہیں۔ممی مان جائیں گی۔تم فریش ہو جاؤ۔میں کھانا لگواتی ہوں "سکیں۔

رہنے دیں بھابھی آپ میرے لئے کھانا ممی کے کمرے میں بھجوا دیں اور ممی" "۔

زینے "کے لئے ایک گلاس ٹھنڈا پانی بھی۔ نہیں تو ان کا بی پی ہائی ہو جائے گا۔

چڑھتے وہ شرارت سے بولا۔

کمرے میں جہانگیر صاحب اور مسز جہانگیر بیٹھے تھے۔ان کے سامنے صوفے پر

اب تم مجھے یہ بتاؤ گے کہ وہ لڑکی کون "بیٹھا ارامش مسلسل کھانا کھاتے بول رہا تھا۔

آف کورس ممی! بس یہ چائے آجائے، پھر چائے پی کر بات کرتے ہیں" "ہے؟

اب کے جہانگیر صاحب نے اپنی بیگم کے تیور دیکھتے اسے تنبیہہ " !ارامش" "۔

جی جی ممی۔ میں بتاتا ہوں آپ کو۔ وہ ڈاکٹر ہے۔اسی ہسپتال میں جہاں میں "کی۔

لو بھلا۔بس اتنی سی بات کے لئے تم اتنا انتظار کروا" "ہاؤس جاب کر رہا ہوں۔

نہیں ممی۔ بات صرف یہ نہیں ہے۔اہم بات یہ ہے کہ وہ ڈاکٹر" "رہے تھے۔

اپنی بات کہتا وہ چپ ہو "میری سینئر ہے۔ مجھ سے عمر میں دو سال بڑی بھی ہے۔

"لڑکی کو پتا ہے تم اسے۔۔۔ "کر جہانگیر صاحب اور مسز جہانگیر کا چہرہ دیکھنے لگا۔

نہیں وہ" مسز جہانگیر نے بات ادھوری چھوڑ کر اسے دیکھا جو نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔ ہم اس بارے میں صبح بات کریں" "کچھ بھی نہیں جانتی۔

ممی آپ اسے ایک دفع" جہانگیر صاحب نے اسے جانے کی اجازت دی۔ "گے۔

دیکھ لیں۔ وہ آپ کو پسند آے گی اور ویسے بھی دو سال کوئی اتنا زیادہ ایج ڈیفرینس

نہیں ہے۔ اسلام بھی ہمیں بڑی عمر کی عورت سے شادی کرنے پر منع نہیں کرتا۔

اپنی بات کہتا وہ محبت سے مسز جہانگیر کی پیشانی چومتا باہر چلا گیا۔"

دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ گنگناتے تیار ہو رہی تھی۔ بالوں کو باندھنے کی بجائے کیچر میں مقید کیا یوں کہ آدھے بال بندھے تھے اور آدھے کھل کر کندھے سے نیچے جا رہے تھے۔ اپنے پسندیدہ سفید رنگ کے لباس میں ملبوس وہ لپ گلوس لگا رہی تھی۔ کندھے پر گلابی رنگ کا دوپٹہ لئے، کانوں میں چھوٹے سائز کے سفید جھمکے ڈالے وہ تیار تھی۔ بائیں ہاتھ کی انگلی میں ارحم کی پہنائی گئی انگھوٹی بھی موجود

www.novelsclubb.com

تھی۔اس کی تیاری کو مزید خوبصورت اس کی مسکراہٹ بنا رہی تھی۔نیچے سے آوازیں آنے پر وہ خوشدلی سے نیچے کی جانب بڑھی۔کسی کو چاہنا ایک خوبصورت احساس سہی لیکن چاہے جانا دل نشین احساس ہے۔اور وہ چاہی جا رہی تھی۔دل ہواؤں میں کیسے نا اڑتا۔

وہ اپنے کیبن میں موجود کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا جب اسے کسی انجان نمبر سے کال موصول ہوئی۔آج کل ویسے ہی اسے نعیم لغاری کے کیس پر کام کرنے کی وجہ سے دھمکی بھرے میسج رسیو ہو رہے تھے۔محتاط سا ہوتے اس نے سبز بٹن سلائڈ کیا۔ ایس پی۔"فون کان سے لگاتے اس نے ہیلو کہا۔دوسری طرف نعیم لغاری تھا۔ میرے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ تمہیں جو چاہیے میں تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں۔اس دو ٹکے کی نوکری میں کیا رکھا ہے۔میری بات مانو اپنا مستقبل بناؤ۔اگر تم نے میری بات نہیں تو نقصان تمہیں ہی ہو گا۔ہاتھ

www.novelsclubb.com

آج نعیم لغاری نے واضح طور پر اپنے دو نمبر کام کا "تو میں تمہارے آنے سے رہا۔ اعتراف کیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے جتنی بھی کالز آئی تھیں اس میں یہی کہا گیا تھا نعیم میرے مستقبل کی فکر چھوڑ و اور اپنی کرو۔ "لغاری سمگلنگ میں ملوث نہیں ہے۔ کال کاٹتے ہی اس کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔ سب سے پہلے اس نے زری کو" دوسری طرف سوال کا جواب مصول ہونے پر بولا۔ "کہاں ہو؟" کال ملائی۔ آج سے تم نے جہاں بھی جانا ہو گا کریم بابا (ڈرائیور) کے ساتھ جاؤ گی۔ اور پاپا کو" بھی کہہ دینا آفس زیادہ دیر نہیں رہنا۔ ٹائم سے گھر آ جائیں۔ آج کل تھوڑا مسلہ چل رہا ہے تو میں گھر کی سیکورٹی بڑھا رہا ہوں۔ باہر کا جو بھی کام ہو وہ گارڈ کر دیا کرے گا اپنی بات اسے سمجھا تا وہ کال کاٹ گیا۔ اب "۔ بے فضول گھر سے کوئی نہ نکلے۔ صرف وریش کی حفاظت کرنی تھی۔ شہریار باجوہ کی بات کا خوف تھا کہیں وہ وریش کو کوئی نقصان نہ پوھنچائے۔

آج ویک اینڈ تھا تو وہ زری کی طرف آئی تھی۔ زری کو اس نے کہا تھا کہ وہ اس کی

بھائی نے اپنے کیس کی وجہ "طرف آئے لیکن زری نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ

کافی دیر ادھر ادھر کی باتیں "سے فضول کہیں آنے جانے سے منع کیا ہے۔

چلیں "کرنے کے بعد انھیں بھوک محسوس ہوئی تو وہ دونوں کچن میں چلی آئی۔

وریش "ہونے والی بھابھی جی! اپنے نازک ہاتھوں سے لازانیہ تو بنائیں۔

نندجی "جو کچن میں رکھی کرسی پر بیٹھنے لگی تھی زری کی بات پر اسے گھورنے لگی۔

اسی کے انداز میں کہتی وہ کرسی پر "! ہونے والی بھابھی کا خیال کریں اور خود بنائیں۔

اٹھ جا جلدی سے مل کر بناتے ہیں۔ میرا بھائی اتنا سگھڑ ہے۔" بیٹھ چکی تھی۔

زری "اپنے سارے کام خود کرتا ہے اور ایک تم ہو! ہل کر پانی بھی نہیں پیتی۔

میں سارے جہاں کی نکمی لڑکی مرشد! "اس سے بولتے فریج سے چیز نکالنے لگی۔

ایپرن باندھتے وہ مزے سے "مجھ پر پھر بھی مرتا ہے ایک کاموں کا جوں والا۔

بولی۔ کیا غرور جھلکا تھا لہجے سے۔ دس منٹ بعد وہ دونوں ایپرن پہنے مگن سی

www.novelsclubb.com

لازانیہ بنا رہی تھیں۔ ارحم جو ابھی گھر میں داخل ہوا تھا کچن سے آتی آوازوں پر اسی جانب چلا آیا۔ دروازے میں کھڑے وہ فرصت سے انھیں دیکھنے لگا۔ سب سے پہلے زری کی نظر اس پر پڑی۔ اس سے پہلے وہ اس کا نام لیتی ارحم نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اس کا اشارہ سمجھتی وہ آہستہ سے کچن سے باہر چلی گئی۔ ارحم قدم قدم چلتا فریج تک آیا اور پانی کی بوتل نکال کر بنا گلاس میں ڈالے یوں ہی پینے لگا۔ وریش اپنے دیھان پلٹی اسے فریج کے پاس کھڑا دیکھ حیران ہوئی۔ گردن گھمانے پر اس نے دیکھا وہ ابھی تک "آپ کب آئے؟" پتا چلا زری یہاں موجود نہیں ہے۔ بس "پولیس کی وردی میں ہی ملبوس تھا۔ شاید پنڈی سے سیدھا ادھر ہی آیا تھا۔ کہتا وہ چلتا اس تک آیا اور اپنی جیب سے ایک "ابھی۔ تمہیں ایک چیز دینی تھی۔ چین نکال کر اس کی جانب بڑھائی۔ چین کے وسط میں سلور موتی جھول رہا تھا۔ چین اس "اچھا" "اسے پہن کر رکھنا۔ ہر وقت۔ یہ اتری مجھے نظر نہ آئے۔" کے ہاتھ سے لیتے اس نے شیلف پر رکھی اور خود لازانیہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کتنی" کہتا وہ باہر جانے لگا۔ "ایک کپ کافی بنادو تب تک میں فریش ہو لوں۔"

وہ جو اس کی بلیک کافی پینے والی عادت "کافی پیتے ہیں آپ۔ کوئی نہیں ملنی آج۔

تمہیں پتا ہے میں" سے تنگ تھی بول اٹھی۔ وہ جو باہر جا رہا تھا دوبارہ اس تک آیا۔

بات "صرف دو چیزوں کا دیوانہ ہوں۔ پہلا کافی کا ایک کپ اور دوسرا۔۔۔

دوسرا" وریش نے پوچھا۔ "دوسرا؟" ادھوری چھوڑتا وہ ایک قدم آگے آیا۔

بات دوبارہ ادھوری چھوڑتا وہ چہرے پر مسکراہٹ لئے ایک قدم مزید "۔۔۔

اسے مسلسل آگے بڑھتا دیکھ وہ دو قدم پیچھے ہوئی "ہاں بھئی دوسرا" آگے بڑھا۔

۔اس کے پیچھے ہونے پر وہ ایک پل کو مسکرایا اور اس کی جانب جھک کر بولا۔

اور وہ جو اس جملے کی توقع نہیں کر رہی تھی "دوسرا کافی کے دوسرے کپ کا۔"

آنکھیں "بدتمیز" اسے محض گھور کر رہ گئی۔ وہ قہقہہ لگاتا اوپر کی جانب بڑھ گیا۔

گھماتے اس کی شان میں گستاخی کرتے وہ کافی بنانے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ جب فریش سا نیچے آیا تب تک وہ دونوں صوفے پر پلیٹ میں لازانیہ ڈالے ساتھ ٹھنڈی کوک کا گلاس رکھے کھانا تناول فرمارہی تھیں۔اس کا بھاپ اڑاتا کافی کا کپ بھی سامنے رکھی شیشے کی میز پر موجود تھا۔کافی کا مگ پکڑتے اس نے اسے دیکھا جس کی گردن میں اب وہ چین موجود تھی۔اس کی فرمابرداری پر وہ مسکرایااور کافی پینے لگا۔

وقت تیزی سے گزر گیا تھا۔رامش کی ہاؤس جاب کمپلیٹ ہو چکی تھی اور اب وہ اسی ہسپتال میں بطور ڈاکٹر جاب کر رہا تھا۔مسز جہانگیر نے دوبارہ اس سے زری کے بارے میں بات نہیں کی تھی۔زری حد درجہ کوشش کر رہی تھی کہ اس کا دیہان رامش کی طرف نہ جائے لیکن دل لپک لپک کر اسی کا راگ آلاپ رہا تھا۔ہسپتال میں موجود آدھے سے زیادہ اسٹاف رامش کی یک طرفہ محبت کے بارے میں جانتا تھا۔ہسپتال کا پروفیسر بھی جب ڈاکٹرز کی ڈیوٹی لگاتا تو رامش اور زری کی ڈیوٹی بھی

ایک ساتھ لگا دیتا۔وجہ یہ بھی تھی کہ دونوں ہی دل کے ڈاکٹر تھے۔لیکن اہم وجہ یہ تھی اس طرح زری بھی رامش کی محبت سے آگاہ ہو جائے گی۔ ارحم نعیم لغاری کیس کی تفتیش کر رہا تھا جس میں اسے ایک نئ بات پتا چلی تھی کہ وہ لڑکیوں کی سمگلنگ میں بھی شامل ہے۔وریش نے بوتیق میں برائیڈل ڈریس کے ساتھ گروم ڈریس پر بھی کام کرنا شروع کر دیا تھا۔اس وقت وہ اپنے آفس میں بیٹھی لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی جب پاس پڑا انٹر کام بجا۔ "میم ! تماضر لغاری آئی ہیں۔"

"بھیجدو۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ پانچ منٹ بعد ہی دروازے پر دستک ہوئی اور ساتھ ہی ہاتھ میں لال گلاب کا بکے تھامے تماضر لغاری اندر آئی۔وہ تئیس سال کی ایک خوبصورت لڑکی تھی جو وریش کی دوست ہونے کے ساتھ اس کے برینڈ کی ماڈل بھی تھی۔

"تم خود تو ملنے آتی نہیں تو میں نے سوچا میں ہی آ جاؤں۔" اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے وہ خفگی سے بولی۔

یہ بات اسے کہنا جو "تمہیں جانتا نہ ہو تماضر۔اب بتاؤ کس فنکشن کے لئے ڈریس چاہیے۔" وریش

مجھے میری کزن کے ولیمے میں پہننے کے "مزے سے بولی تو وہ شرمندہ سا مسکرائی۔

وریش کہتی لیپ ٹاپ بند کرنے لگی۔ "چلو اوپر چلتے ہیں۔" "لئے کچھ چاہیے۔

"ہاں" بائیں ہاتھ میں موجود انگھوٹی دیکھ تماضر پوچھ بیٹھی۔ "انگیجمنٹ رنگ؟"

! ایس پی ارحم مجید" "کون ہے وہ خوش نصیب؟" مسکراتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس سے پہلے تماضر کچھ پوچھتی وریش کے موبائل کی بیپ سنائی دی۔ سکرین پر "

اس سے کہتے موبائل کان کے ساتھ "لو فون بھی آگیا۔" ایس پی لکھا جگمگا رہا تھا۔

میں اور زری ریسٹورنٹ چل رہے ہیں تم بھی آجاؤ۔ لوکیشن بھیج " "جی؟" لگایا۔

جی جی آپ "سلام دعا کے بغیر سیدھا حکم جاری کیا گیا تھا۔ "دی ہے میں نے۔

"نے کہا اور میں نے مان لیا۔ اس وقت میں بوتیق میں ہوں۔ میں نہیں آسکتی۔

"ایک تو بدتمیز پلز کہہ دیتا ہے اور دل یہ سن کر پگھل جاتا ہے۔ "پلیز آجاؤ۔"

پلز سننے کے بعد اب وہ کیسے انکار کرتی اس لئے بول بیٹھی "ٹھیک ہے آرہی ہوں۔

۔ کال کاٹتے وہ تماضر کو لئے آوٹ لیٹ کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں اس وقت ریسٹورانٹ میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ وریش نوٹ کر رہی تھی کہ ساتھ والی ٹیبل پر بیٹھی دو لڑکیاں مسلسل ارحم کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک "کتنا ہینڈسم لڑکا ہے یار۔ کیا غضب کی ہائیٹ ہے۔" لڑکی شاید کچھ زیادہ ہی ارحم کی وجاہت سے متاثر نظر آ رہی تھی تبھی ہلکی آواز میں بولی۔ لیکن وریش جس کی سماعتیں ادھر ہی لگی تھی سن چکی تھی۔ کیوں تم نے "اس سے گھر کے جالے صاف کروانے ہیں جو ہائیٹ کی بات کر رہی ہو۔" وریش "مس میں آپ سے بات نہیں کر رہی۔" کے کہنے پر وہ دونوں بھی چونکے۔

"لیکن بی بی میں تم سے ہی بات کر رہی ہوں۔" سامنے والی بھی ڈھٹائی سے بولی۔ اب کے وہ اپنا رخ اس کی جانب کیے بولی۔ آس پاس میں موجود لوگ بھی ان دونوں کو بحث کرتا دیکھنے لگے۔ ارحم اسے جیلس ہوتا دیکھ مسکراہٹ چھپانے لگا اور زری معملہ مزید بگڑنے سے پہلے اس کی جانب آئی اور ہاتھ پکڑتے اسے باہر لے

باہر "چھوڑ مجھے۔میں اسے بتا کر آؤں کہ ٹھرک کیسے مارتے ہیں۔ "جانے لگی۔
کی جانب بڑھتے وہ مسلسل بول رہی تھی۔پیچھے ارحم مسکراتا ان دونوں کے ہینڈ بیگ
جو وہ ادھر ہی چھوڑ کر چلی گئی تھیں پکڑتے باہر کی طرف بھاگا۔باہر آکر اس نے
" دیکھا وریش اپنی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھی غصے سے ٹانگ جھلاتے بول رہی تھی۔
اس کی ہمت کیسے ہوئی ایسے دیکھنے کی۔اور تم مجھے لے کر کیوں آئی ابھی میں نے اس
ارحم کو آتا دیکھ وہ چپ ہوئی لیکن ٹانگ ہنوز جھلا "کی طبیعت صاف کر دینی تھی۔
زری کے لہجے سے "تمہیں نہیں لگتا تم بہت جلدی جیلس ہو جاتی ہو؟"رہی تھی۔
صاف پتا چل رہا تھا وہ اسے تنگ کر رہی ہے البتہ چہرہ ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا۔
وریش نے ایک نظر ارحم کو دیکھا اور گاڑی کے بونٹ سے اتری۔

www.novelsclubb.com

"Yes I am getting jealous instantly because what's mine is only mine . "

کہتے وہ اپنا بیگ اس کے ہاتھ سے جھپٹتی اپنی گاڑی میں بیٹھتے جا چکی تھی۔ البتہ ان کے پاس سے گزرتے اسے ارحم کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔

وہ جس وقت کمرے میں داخل ہوئی تب رامش رکوع کی حالت میں جائے نماز پر جھکا تھا۔ وہ وہی دروازے میں ہی کھڑی اسے دیکھنے لگی جس کا نیم رخ واضح تھا۔ رکوع سے سجدے میں پھر تشہد پھر درود ابراھیمی پھر رَبِّ ِ ج ِ عل ِ نِ ِ اور سلام۔ اس کے ہر عمل سے سکون جھلکتا تھا۔ بلیک پینٹ شرٹ پر سفید ٹوپی پہنے وہ ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہا تھا۔ پیچھے ساکن کھڑی زری اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا اگر وہ یونہی کھڑی اسے دیکھتی رہی تو دل پر لگائے سارے پہرے ختم ہو جائیں گے۔ کمرے میں اس وقت مریضوں والے بیڈ پر ایک بوڑھی عورت دوایوں کے زیر اثر سو رہی تھیں۔ عورت کا کچھ دیر پہلے دل کا آپریشن ہوا تھا۔ اسی کی طبیعت چیک کرنے وہ اندر آئی تھی جب اسے اندر نماز پڑھتے پایا۔ یہ بات تو

سب کو ہی پتا تھی رامش نماز باقائدگی سے پڑھتا ہے لیکن اسے نماز پڑھتے دیکھنے کا اتفاق زری کو آج ہوا تھا۔ وہ خاموشی سے چلتی مرئضہ تک آئی اور اس کی رپورٹس دیکھنے لگی۔

آج اس کی نائٹ ڈیوٹی تھی اس لئے وہ اور ریان لان میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔ اس وقت مسز جہانگیر، جہانگیر صاحب اور نیہا بھابھی اندر لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ان سب سے بے نیاز وہ ریان کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھا۔ اندر سے نیہا بھابھی کی آواز آئی اور ساتھ ہی وہ بھی باہر آئیں "۔۔۔۔رامش۔۔ بال ہوا میں "چل شہزادے دادو نے یاد کیا ہے۔" "اندر ممی بلا رہی ہیں۔"۔ ماتھے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے "! جی ممی" اچھالتے وہ اندر کی جانب بڑھا۔ تم نے کسی لڑکی کا ذکر کیا" ٹھیک کرتے وہ لاؤنج میں بچھے رگ پر ہی نیم دراز ہوا۔ "کیا نام ہے اس کا؟" "جی؟" ان کی بات سنتے وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھا۔ "تھا۔

www.novelsclubb.com

مسز "ٹھیک ہے! تم ہمیں بتادو کب جانا ہے اس کے گھر؟" " ! زرناب"

جہانگیر کی بات پر اسے خوشی کے ساتھ ساتھ حیرت ہوئی۔ایک خیال ذہن میں

ممی آپ مان کیسے گئیں۔ "آتے ہی وہ رگ سے اٹھ کر ان کے پاس صوفے پر آیا۔

میں آپ کو بتا رہا ہوں میں اسے اس گھر میں عزت کے ساتھ لانا چاہتا ہوں۔اگر

آپ نے اسے دل سے قبول نہیں کیا تو میں اس سے شادی تب تک نہیں کروں گا

جب تک آپ مان نہ جائیں لیکن میں اسے اس گھر میں یہ بات سننے کے لئے بلکل

بیٹھو نیچے "سنجیدگی سے کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "نہیں لا سکتا کہ وہ مجھ سے بڑی ہے۔

ہم "جہانگیر صاحب کے کہنے پر وہ بیٹھ گیا۔ "۔اور سکون سے ہماری بات سنو۔

دل سے مانے ہیں اس کے لئے۔وہ بڑی ہے تو کیا ہوا۔ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے وہ

جہانگیر صاحب کے شوخی سے کہنے "ہمارے بیٹے کی پسند ہے۔اب بتاؤ خوش ہو۔

مسز "اچھا اب بتا دینا کب جانا ہے اس کے گھر۔"پر اس کے کان لال ہوئے۔

ہم لوگ "اندر آتا ریان بولا۔ "کس کے گھر جانا ہے دادو؟"جہانگیر نے کہا۔

یہ آواز جہانگیر صاحب کی "رامش چاچو کے لئے ان کی دلہن لینے جارہے ہیں۔

وہ ایسے بولا جیسا دلہن نہیں "واؤ مماہم چاچو کی دلہن لینے جائیں گے۔ " تھی۔

"کوئی چیز ہو گئی جو بازار سے لینے جارہے ہیں۔

دیکھو مجھے لگتا ہے ہم میں ہی کوئی شخص موجود ہے جو نعیم لغاری کی مدد کررہا ہے۔"

سر ہم نے پیچھلے دو"ارحم اپنی کرسی پر بیٹھا انسپکٹر اسامہ سے بات کررہا تھا۔ "

یہی تو مجھے سمجھ " "کیس بھی اسی ٹیم کے ساتھ کیے ہیں اور ٹیم قابل اعتبار ہے۔

ارحم ابھی بھی اپنی "نہیں آرہا لیکن کوئی ہے جو ہماری ہر خبر اسے پہونچاتا ہے۔

دو "انسپکٹر اسامہ کی آواز آئی۔ "سر آپ اب کیا چاہتے ہیں؟ "بات پر قائم رہا۔

کونسٹیبل ن ئے بھرتی ہوئے ہیں۔مجھے ان دونوں پر شک ہے۔یہ ہمارے پیچھلے

کیس میں شامل نہیں تھے۔ چھوٹے موٹے کیس میں انہوں نے ہماری ایمانداری

" ! جی بہتر سر " "سے مدد کی ہے لیکن مجھے شک ہے ان پر۔ان پر نظر رکھو۔

www.novelsclubb.com

انسپکٹر اسامہ اسے سیلیوٹ کرتا چلا گیا لیکن ارحم کے کیبن کے پاس چھپے کونسٹیبل زین نے سن لی تھیں۔

وہ اس وقت سٹاف روم میں بیٹھی کریم بابا کا انتظار کر رہی تھی۔ جن ڈاکٹرز کی نائٹ ڈیوٹی تھی وہ تقریباً چلے گ ئے تھے اور مارننگ شفٹ والے ڈاکٹر آ رہے تھے۔ سٹاف روم میں وہ اکیلی ہی موجود تھی۔ اس نے ٹانگیں سیدھی کر کے گردن پیچھے کو گرائے لیٹنے والے انداز میں صوفے کی پشت سے سر ٹکا لیا۔ تھکاوٹ کے بائث نیند آنے لگی تھی۔ ابھی اس کی ٹھیک سے آنکھ بھی نہ لگ پائی تھی کہ سٹاف روم کا دروازہ ٹھاہ کی آواز سے کھلا۔ یک دم ہی وہ ڈر کر اٹھ بیٹھی۔ دروازے کے "آئی ایم سوری۔ مجھے نہیں پتا تھا آپ سو رہی ہیں۔" فریم میں رامش کھڑا تھا۔ ویسے تو وہ بات کرنے کا کل ارادہ رکھتا تھا لیکن اسے بیٹھے دیکھ اس " ! اٹس اوکے " اس کے سر "ڈاکٹر آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ " نے سوچا آج سہی ابھی سہی۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی "اثبات میں ہلانے پر وہ اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

(I don't know میں کیسے بات شروع کروں۔ دیکھیں ڈاکٹر آئی ڈونٹ نو کیسے، کب یہ ہوا لیکن آپ مجھے اچھی لگنے لگی۔ بغیر کسی تمہید کے مدعے کی بات) بات پر آتا ہوں۔ میں نے اپنے پیرنٹس کو آپ کے بارے میں بتادیا ہے۔ وہ آپ کے گھر آنا چاہتے ہیں۔ مجھے آپ سے محبت ہے۔ میں آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ محبت کا یقین دلانے کا سب سے موزوں طریقہ نکاح کرنا ہی ہے۔

ایک ہی سانس میں بات ختم کر کے وہ "آپ بتادیں اپنے پیرنٹس کو کب بھیجوں؟

وہ "کتنے سال کے ہو؟" اسے دیکھنے لگا جو بے تاثر چہرے کے ساتھ بیٹھی تھی۔

اور" "پچیس کا ہونے والا ہوں۔" جانتا تھا یہ ہوگا۔ گہری سانس لیتے جواب دیا۔

دو سال بڑی "اس نے ترقی با ترقی جواب دیا۔ "میں ستائیس کی ہونے والی ہوں۔

اپنی بات کہتے "ہوں تم سے۔ یہ مذاق چھوڑو اور آئندہ مجھے آپی کہہ کر گزر جانا۔

کیسی باتیں کر رہی ہو زرناب۔ میں تمہیں" وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس کو روکنے کے لئے "بیوی بنانا چاہتا ہیں اور تم مجھے بھائی بنانے پر تلی ہوئی ہو۔

اپنی " leave "اس کی کھونی پکڑتا وہ آپ سے تم کا سفر آسانی سے طے کر گیا۔

ہونٹوں کو گول کر کے کہتے اس نے "او۔۔۔۔" کھونی اس نے چھڑوانی چاہی۔

لیکن مجھے پڑتا" "زرناب مجھے عمر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" اس کی کھونی چھوڑی۔

اس کی بات سنتا وہ "ہے۔ میں اپنے سے چھوٹے لڑکے سے شادی نہیں کر سکتی۔

اب بتاؤ" دو قدم آگے آیا۔ یوں کے اب وہ دونوں دو انچ کی دوری پر کھڑے تھے۔

زرناب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ کسرتی بدن، گندمی "کون چھوٹا لگ رہا ہے؟

رنگت والے چہرے پر داڑھی، سیاہ آنکھوں پر فریم لیس چشمہ لگائے پانچ فٹ گیارہ

انچ سے نکلتا دراز قد وہ واقعی زری کو چوبیس سال کا لڑکا نہیں بلکہ ایک مضبوط مرد لگا

۔اپنے پانچ فٹ چار انچ قد کے باوجود اسے اپنا آپ رامش کے سامنے چھوٹا لگا۔

مجھے پرواہ نہیں کہ ہم میں" "چھوٹا لگنے میں اور چھوٹا ہونے میں فرق ہوتا ہے۔"

ڈاکٹر رامش میں بہت تھک گئی ہوں۔ باقی کا " "سے کون چھوٹا ہے کون بڑا۔

اپنے ازلی پر سکون انداز میں کہتے وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔ "مذاق کل کریں گیں۔ رامش کی آنکھوں میں چھپی محبت وہ دیکھ چکی تھی لیکن وہ نہیں چاہتی تھی اس کی عمر زرناب میں مذاق نہیں کر" کی وجہ سے رامش کو یا اسے کوئی طعنہ سننے پڑے۔

اس کے پیچھے آتے رامش نے دباد باسا چلا کر کہا۔ کوریڈور میں موجود "رہا۔ ہسپتال کے سٹاف نے حیرت سے رامش کو دیکھا۔ سب ہی جانتے تھے رامش کسی اپنے پیرنٹس کو بھیجنے سے " بھی فیمیل ڈاکٹر کو اس کے فرسٹ نیم سے نہیں بلاتا۔ بنا پلٹے کہتے وہ باہر چلی گئی۔ اس کا خیال تھا جب "پہلے انھیں میری عمر بھی بتا دینا۔ وہ عمر کا بتائے گا تو اس کے پیرنٹس منع کر دیں گے لیکن یہ خیال جلد ہی غلط ثابت ہونے والا تھا۔ وہ تو چلی گئی تھی لیکن پیچھے ہسپتال کا سٹاف رامش کے پیچھے پڑ گیا یہ جاننے کے لئے کہ سین کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کی نیند ارحم کی کال آنے پر کھلی۔کال اٹھاتے ساتھ "ابھی بھی ناراض ہو؟"

میں پہلے بھی ناراض نہیں تھی۔بس مجھے غصہ آگیا "ہی سیدھا سوال پوچھا گیا تھا۔

اس لڑکی کو یاد کرتے اسے "تھا۔کس طرح دیکھ رہی تھی بے شرموں کی طرح۔

ویسے بھی وہ دیکھ رہی تھی مجھے۔میں اسے نہیں دیکھ "ن ہئے سرے سے غصہ آیا۔

آپ کو بھی مجھ "مسکراتے ہوئے کہا۔"مجھے یقین ہے آپ پر ارحم۔ " "رہا تھا۔

" ! آف کورس "جانے کس خدشے کے تحت اس نے پوچھا۔ "پر یقین ہے نہ؟

"ٹھیک ہے۔اب میں سونے لگی ہوں۔گڈ نائٹ۔"بنا تردد اسے نے جواب دیا۔

ڈاکٹر "کال کاٹتا وہ نیچے چلا گیا جہاں سب لاؤنج میں موجود تھے۔ " ! گڈ نائٹ"

زری کے ساتھ ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھتے وہ اس سے "صاحبہ! کیا حال چال ہیں؟

راستے میں وہ خود کو "بلکل ٹھیک۔آپ بتایں کیا چل رہا آج کل؟"پوچھنے لگا۔

نارمل کر چکی تھی۔لاکھ چاہنے کے باوجود اس کا دل رامش کی خواھش کرنے لگا تھا

کچھ "لیکن وہ نہیں چاہتی تھی لوگ باتیں بنایں لہذا دل مار کر چپ کر گئی تھی۔

خاص نہیں بس نعیم لغاری کا کیس تقریباً حل ہونے والا ہے۔کل اس کا مال پکڑا ہے ۔پاپا،زری آپ دونوں میں سے کوئی بھی کسی کو بھی نعیم لغاری کے بارے میں کچھ نہیں بتائے گا۔کوئی ہے جو اسے ہماری ہر خبر پہونچا رہا ہے۔میں نہیں چاہتا کسی کو بھی پتا چلا میرا انیکسٹ موو کیا ہے۔آپ لوگوں کو میں بتا دیتا ہوں کیوں کہ آپ لوگ میری فیملی ہو۔ہم چاروں کے علاوہ باہر کے کسی بھی بندے کو نہیں پتا چلنا چاہیے۔" ارحم سنجیدگی سے بتاتا جا رہا تھا۔آخر میں اس نے زری کا چہرہ دیکھا جس کے چہرے پر سوچ کی لکیریں بڑی واضح تھی۔اس کی زیرک نگاہوں نے بھانپ لیا تھا۔"زری تم کسی کو بتا چکی ہو؟" آخر اس نے پوچھ لیا۔ "وہ کچھ کر چکی ہے۔جی بھائی!" "بس وریش کو ہی بتایا ہے۔وہ تو اپنی ہے نہ۔اس سے کیا چھپانا۔" "تم عورتوں کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہ سکتی کیا۔" اس کے کہنے پر لاؤنج میں موجود دونوں "عورتوں (زری اور مومنہ بیگم) نے گھورا۔ آپ کو بھائی وہ کسی کو نہیں بتائے گی۔

پولیس والوں کی عادت ہوتی ہے شک کرنا اور یہ " "اس پر یقین نہیں ہے کیا؟

"معملہ ویسے بھی بہت حساس ہے۔

Love is all about trust .

پولیس والوں کو عادت ہوتی ہے شک کرنے کی۔ زری کے ذہن میں وریش کے سب کچھ۔ "ارحم نے پوچھا۔ "کیا کیا بتایا ہے اسے؟" کہے گ ئے جملے گونجے۔

بس " "جب جب آپ نے ریڈ ڈالنی تھی۔ جب آپ نے بارڈر پر ناکہ لگوایا۔

مومنہ "کرو ارحم بچی ابھی تھکی آئی ہے اور تمہاری تفتیش ہی ختم نہیں ہو رہی۔

بیگم کے ڈانٹے پر وہ چپ کر گیا۔

www.novelsclubb.com

دو دن سکون سے گزر چکے تھے۔ رامش سے اس کا کوئی سامنا نہیں ہوا تھا۔ وجہ ان کی ڈیوٹیز مختلف وقت میں تھیں۔ آج اس نے ہسپتال سے چھٹی لی تھی اور اس وقت وہ آرام دہ انداز میں بستر پر نیم دراز کتاب پڑھ رہی تھی۔ موبائل کی بیپ پر

اس نے کتاب سے سر اٹھایا اور بیڈ پر ہی کچھ فاصلے پر پڑے فون کو ہاتھ میں لیا۔ انجان نمبر سکرین پر جگمگا رہا تھا۔ سبز بٹن سلائڈ کرتے اس نے کان سے فون لگایا۔ آواز سے وہ پہچان "ڈاکٹر رامش؟ "دوسری طرف رامش تھا۔ " ! زرناب" میرے پیرنٹس تمہارے گھر آچکے ہیں "چکی تھی لیکن پھر بھی تصدیق کو پوچھا۔ اپنی بات کہتا وہ بنا اس کی "۔ان کے پاس جاو۔اور ہاں جواب میرے حق میں دینا۔ فون بیڈ پر پھینکتے وہ بڑبڑائی۔وہ جو اتنے " ! کیا بکواس ہے" سنے کال بند کر چکا تھا۔ دنوں سے سمجھ رہی تھی عمروں کا فرق جان کر اس کے گھر والے منع کر چکے ہوں گے اب اس کی بات پر حیران رہ گئی۔ بھلا کسی کے گھر والے کیوں اپنے بیٹے کی بڑی عمر کی عورت سے شادی کروائیں گے۔اس کا نیچے جانے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن جانا تو پڑنا تھا۔ کپڑے لیتے وہ واش روم میں بند ہو گئی۔ دس منٹ بعد دھلے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔ بال جو جوڑے میں بندھے تھے ان کو کھول کر سلیقے سے چٹیا میں باندھا۔ دوپٹہ کندھوں پر برابر کرتے وہ نیچے

www.novelsclubb.com

کی جانب بڑھ گئی۔ مسز جہانگیر کو صوبر سی زری پسند آئی تھی لیکن زری کے گھر

والوں نے ابھی سوچنے لئے وقت مانگا تھا

▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ▬ ۔

▬

ان کے جاتے ہی وہ ہسپتال آئی۔ ایک وارڈ سے دوسری وارڈ جاتے وہ اسے ڈھونڈھ

اس " ! ڈاکٹر رامش" رہی تھی۔ آخر وہ اسے ڈاکٹر جواد کے ساتھ بیٹھا نظر آیا۔

اس سے کہتے وہ ساتھ بنے " come here" کی آواز پر دونوں نے سر اٹھایا۔

تم نے ہی تو کہا تھا " "یہ کیا حرکت ہے؟ "سٹاف کے کچن کے پاس چلی گئی۔

تم نے اس دن بولا تھا اپنے " "میں نے کب کہا تھا؟ " "پیرنٹس کو بھیج دینا۔

اس بات پر اس نے خود کو بامشکل "پیرنٹس کو عمر بتا دینا۔ مطلب تم راضی تھی۔

" " ! ہاں " "تو آپ نے انھیں عمر بتادی تھی؟ "کچھ غلط کہنے سے روکا۔

تو ممی کیا " "جھوٹ مت بولیں۔ انہوں نے مجھ سے عمر کی کوئی بات نہیں کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ غیر سنجیدگی سے بولا۔ "کہتیں۔بیٹا تم چھبیس کی ہو اور میرا بیٹا چوبیس کا۔ دیکھیں جو بھی ہے۔اپنے پیرنٹس کو انکار کر دیں۔مجھے آپ سے شادی کرنے میں آپ مجھ" تحمل سے پوچھا۔ "کیوں نہیں ہے؟ " "کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ "مجھے آپ نہیں پسند۔ " "اس کے علاوہ کوئی وجہ؟" "سے چھوٹے ہیں۔ کون کہہ رہا"آنکھیں چڑاتے جھوٹ بولا۔اس کا آنکھیں چڑانا اس نے دیکھ لیا تھا۔ ایک بار سمجھ نہیں آتی نہیں کرنی مجھے تم سے شادی۔بڑی " "ہے پسند کرنے کو؟ ہوں میں تم سے۔کتنے لوگوں کی باتیں سنو گے۔تنگ آکر اکتا جاؤ گے۔چار دن اپنی عادت کے برخلاف وہ تقریباً چلائی تھی۔ "میں اتر جائے گا یہ عشق میں فتور۔ کیا چھوٹا "اس کی اونچی آواز پر دو تین ڈاکٹرز اور سٹاف بھی سائیڈ پر آ کھڑا ہوا۔ چھوٹا لگا رہا ہے۔اتنا کم ظرف سمجھتی ہو مجھے جو چار دن میں تم سے اکتا جاؤں گا۔اتنا گھٹیا سمجھتی ہو مجھے کہ محض فتور عشق کی بنا پر رشتہ بھیجا ہے۔خبردار جو میری مخلص محبت کو فتور کا نام دیا۔ محبت کرتا ہوں تم سے کوئی مذاق نہیں ہے جو آسانی سے

www.novelsclubb.com

پیچھے ہٹ جاؤں۔ایک فضول سی بات ہے کہ تم بڑی ہو۔بڑی لڑکیاں کیا شادی

اس "نہیں کرتی یا تمہارے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں جو شرم آرہی ہے۔

کے قریب آتے وہ بھی غصے سے بولا۔

"You deserve better than me ! "

اس کی شرٹ کا کالر تھامتے وہ دبا دبا سا چلائی۔لیکن اب آواز میں سختی ذرا کم تھی

۔سچ تو یہ تھا کہ وہ اُس کا غصے سی ہی ڈر گئی تھی۔ارد گرد سے بے نیاز وہ آپس میں

اپنے مسلے سلجھا رہے تھے۔ڈاکٹرز کو ایک طرف جما دیکھ باقی ڈاکٹر اور سٹاف بھی

ان کے پیچھے آکھڑا ہوا۔

"I have the best one . "

تم "اس کے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتے وہ نرمی سے بولا۔اشارہ اس کی جانب تھا۔

تم " "ایک بار ٹھنڈے دماغ سے سوچو تمہیں مجھ سے بہتر لڑکی مل جائے گی۔

سمجھتی کیوں نہیں ہو من پسند شخص کا کوئی متبادل نہیں ہوتا۔نہ زمین و آسمان میں۔

اس کے " ! ہاں " "محبت کرتے ہو نہ مجھ سے؟" "نہ خواب و خیال میں۔

وہ " ! کچھ بھی" "کیا کر سکتے ہو میرے لئے؟ "پوچھنے پر وہ تیزی سے بولا۔

یہ عرض ورض آپ کی " "اچھا پھر ایک بات کہوں مانو گے؟ "ترنت بولا۔

لہجے میں محبت سموے "شایان شان نہیں۔آپ جان رامش ہیں حکم کیا کریں۔

پھر میری محبت میں "وہ بولا۔زری نے اسے اگنور کیا اور اپنی بات جاری رکھی۔

مجھے چھوڑ دو اور اپنی عمر کی لڑکی سے شادی کرو جو تمہارے ساتھ کھڑی اچھی بھی

لگے۔"

"Damn it ! "

www.novelsclubb.com

اس کی دوبارہ اسی بات پر اس نے غصے "تمہیں ایک دفع کی بات سمجھ نہیں آتی۔"

سے ہاتھ کی مٹھی زری کے پیچھے کچن کے سلیب پر موجود شیشے کے گلاس پر ماری۔

گلاس کا ٹکرا اس کے ہاتھ پر بری طرح لگا تھا۔جہاں اس کے منہ سسکاری نکلی وہیں

اس کی درد "کیا ہوا؟ دکھاؤ مجھے؟ "ڈر کے مارے زری کے منہ سے چیخ نکلی۔

بھری سسکاری پر وہ اپنا ڈر بھولے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے زخم کا جائزہ لینے لگی

خون "کس نے کہا تھا ہیرو بننے کا۔لگ گئی نہ چوٹ۔"۔ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا۔

اس کا ہاتھ یوں ہی "چلو میرے ساتھ۔ "والی جگہ پر اپنی ہتھیلی اس نے رکھ دی۔

پکڑے وہ سٹاف روم کی جانب بڑھی۔ پلر کی اوٹ میں چھپے ڈاکٹر زپر ان دونوں

نے ہی دیھان نہیں دیا۔

زری اس کے ہاتھ پر "چھوڑو میرا ہاتھ۔نہیں کروانا میں نے تم سے کوئی کام۔ "

چپ کر کے بیٹھو اور میری "پٹی باندھ رہی تھی جب کہ وہ مسلسل بول رہا تھا۔

" "تم سے محبت کرتا ہوں۔ " "بات سنو۔ مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو۔

محبت وحبت کچھ نہیں ہوتی۔ میں بڑی ہوں تم سے۔اچھا نہیں لگتا خود سے چھوٹے

یہ تمہارا مسلہ ہے " "میرا دل توڑنا اچھا لگتا ہے۔ " "لڑکے سے شادی کرنا۔

محبت ہی "تم نہ ملی تو میں مر جاؤں گا زرناب۔" سرد مہری سے کہا۔ "میرا نہیں۔

اس کی بات پر اسے "کوئی کسی کے لئے نہیں مرتا رامش۔" محبت تھی لہجے میں۔

ایک بات سمجھ ہی نہیں آرہی کب سے سمجھا رہا ہوں۔ مجھے نہیں فرق "غصہ چڑھا۔

پڑتا لیکن نہیں پھر وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ مجھے ہاں میں جواب دو ورنہ میں یہ مار

پیچھے ٹیبل پر پڑی چھری اٹھاتے وہ اس سے کہہ رہا تھا۔ وہ صرف "لوں گا خود کو۔

اسے ڈرانا چاہتا تھا تا کہ وہ مان جائے اور اپنے فضول کے حدشوں کو چھوڑ کر اُس کا

"رامش یہ فضول حرکت مت کرو۔ میں نہیں ماننے والی۔ "ہاتھ تھام لے۔

بلکہ ایک کام کرو یہ پکڑو تم اور مار دو مجھے۔ چھٹکارا "زری نے کھڑے ہوتے کہا۔

زبردستی اس کے "چاہیے نہ مجھ سے۔ صرف اسی طرح مل سکتا ہے۔ لو پکڑو۔

رامش کیا کر رہے "ہاتھ میں چھری پکڑاتے اس نے چھری اپنی گردن پر رکھی۔

ابھی نہیں ہوا لیکن تم مجھے ضرور کر دو گی۔ چلاو " "ہو پاگل تو نہیں ہو گئے۔

رامش کے چیخ کے کہنے پر باہر کھڑا اسٹاف اندر داخل ہوا۔ اندر کا منظر کچھ "اسے۔

یوں تھا کہ رامش زری کا ہاتھ پکڑے زور لگا رہا تھا اور زری کے ہاتھ میں چھری تھی "کیا کر رہے ہو یار پیچھے ہٹو۔" " جسے وہ چھیننے کی تگ و دو میں مصروف تھی۔ سینئر ڈاکٹر نے رامش کو پکڑ کر پیچھے کیا۔ سارے سٹاف کو دیکھ رامش کے کان سرخ ہوئے۔ اس کے پیچھے ہوتے زری نے جھٹکے سے چھری پھینکی۔ آنسوں آنکھوں سے بہنے لگے۔ اس صورت حال نے اسے ڈرا دیا تھا۔ ایک نظر اس نے رامش کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں جنون واضح تھا۔ اگلے ہی پل وہ مجھے جواب دے "باہر بھاگنے لگی جب رامش نے جھٹکے سے اس کی کلائی پکڑی۔ ڈاکٹرز کے کہنے پر "ہاتھ چھوڑ۔ آرام سے بات کرتے ہیں۔" "کر جاؤ زرناب۔ اس نے ہاتھ چھوڑ دیا۔ دس منٹ بعد کمرے کا منظر بدلہ تھا۔ پہلے جو فضا میں گھبراہٹ تھی اب وہ ختم ہو گئی تھی۔ زری بھی اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی اور ایک سینئر فی میل "مسلہ کیا ہے؟ "رامش کو بھی شرافت سے بٹھا دیا گیا تھا۔ یہ مجھ سے اظہار محبت کر رہا تھا۔ میں نے منع کر دیا "ڈاکٹر نے زری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس نے پھر بھی اپنے پیرنٹس کو میرے گھر رشتہ لے کر بھیج دیا۔اور اب یہ آپ منع کیوں کر رہی ہیں اسے " "چاہتا ہے میں اس کا پرپوزل اسیپٹ کر لوں۔ ؟اتنے ٹائم سے ہم ڈاکٹر رامش کو جانتے ہیں۔ایک نہایت اچھے اور شریف انسان "یہ چھوٹا ہے مجھ سے۔ "پوچھنے والا جواد تھا۔ "ہیں۔پھر منع کرنے کی کوئی وجہ؟ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی "اس کی دوبارہ اسی گردان پر رامش نے غصے سے پہلو بدلہ۔ دیکھو زری تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہیں "سارا اسٹاف بیک وقت بولا۔ "۔ ہو گی۔ تمہیں جو خدشے ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں۔میرے گھر والے تمہیں کوئی طعنہ نہیں دیں گے اور رہی سوسائٹی کی بات تو میں لوگوں کی باتوں پر کان نہیں سٹاف کی حمایت پر وہ بول پڑا "دھرتا۔مجھے تم سے محبت سے ہے یہ بات کافی ہے۔ ۔دوسری طرف زری بھی خود سے لڑتی لڑتی تھک گئی تھی۔قسمت میں موقع ٹھیک ہے میں راضی ہوں۔"دے رہی تھی تو وہ یہ موقع کھونا نہیں چاہتی تھی۔ "لیکن اگر تمہارے گھر والوں کا رویہ ٹھیک نہ ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گی۔

انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے وہ دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند کرتے جا چکی تھی۔

اس کے جاتے ہی جواد اٹھ کر رامش کے گلے لگا۔ " ! مبارکاں"

زری کے ہاں کہتے ہی مسز جہانگیر رامش کے کہنے پر شادی کی تاریخ کی بات کرنے لگیں۔ مومنہ بیگم کو بھی یہ مناسب لگا تھا کہ ابھی ارحم بھی چھٹی لے کر آیا ہے تو زری کی شادی کے ساتھ ہی خاندان میں وریش اور ارحم کی منگنی کی خبر سنا دیں۔ یوں دو ہفتے بعد رامش اور زری کی شادی کی تاریخ طے پائی گئی۔ ہسپتال میں بھی ان دونوں کی محبت کا قصہ عروج پر تھا۔ ہر آتا جاتا شخص انھیں مبارک باد دے رہا تھا جسے رامش تو بتیس دانتوں کی نمائش کرتا قبول کر رہا تھا جب کہ وہ صرف مسکرا کر سر ہلانے پر ہی اکتفا کر رہی تھی۔ ابھی وہ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر بیٹھی ہی تھی جب دو نرسز بھی اسے مبارک دینے آئی۔ اس نے سنجیدگی سے سر ہلا دیا۔ اس کے ایسے سر نہ ہلاؤ "ساتھ بیٹھی سینئر ڈاکٹر اس کا انداز دیکھ کر اس کے کان میں بولی۔

www.novelsclubb.com

اس کی بات سنتی زری ایک پل کو مسکرائی اور دوبارہ اپنے "جیسے تم خوش نہیں ہو۔
انداز میں لوٹتی بولی۔

"محبت کرتی ہو نہ رامش سے ؟" "میں نے کب کہا مجھے خوشی نہیں ہے۔ "
کہتے وہ "محبت ؟ "اس کی مسکراتی آنکھوں اور کھلا چہرے دیکھ ڈاکٹر نے پوچھا۔
پورے دل سے مسکرائی۔ کھڑے ہوتے اس نے بیگ کی سٹریپ کندھے پر ڈالی
وہ تو کہتی جا چکی تھی لیکن پیچھے ڈاکٹر کا منہ "عشق ہوا ہے اس سے۔ "اور بولی۔
اس کی بات سن کر کھل چکا تھا۔ اسے باہر نکلتا دیکھ رامش بھی اس کے پیچھے لپکا۔
جب تک وہ باہر پھونچا تب زری ہاتھ سینے پر باندھے ہسپتال کی پارکنگ میں ٹہل
بات شروع کرنے سے پہلے اس نے پوچھا "گھر نہیں گئی تم ؟"رہی تھی۔
کہتے وہ "آپ سے کچھ حساب نکلتا ہے میرا وہی پورا کرنا ہے۔ "ضروری سمجھا۔
"قدم قدم چلتی اس تک آئی جو اس کی بات سمجھنے کی کوشش میں مصروف تھا۔
اس کی بات پر شرمندہ سا مسکراتا ادھر ادھر "کل کیا حرکت کی تھی آپ نے ؟

www.novelsclubb.com

میں ڈر گئی"اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے بولا۔ "معافی چاہتا ہوں۔ "دیکھنے لگا۔ ایسے تو "دوبارہ کہا گیا۔ "معافی چاہتا ہوں۔ "روہانسی انداز اپنایا۔ "تھی۔ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرتے وہ مزید آگے آئی۔"نہیں ملے گی معافی۔ رامش کو اچانک ہی اس کے چہرے کی مسکراہٹ اور بدلتے لہجے سے خوف آیا۔وہ چار قدم پیچھے جا کھڑا ہوا اور اسے دیکھا جو عجیب سی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی میں ڈر گئی تھی رامش اب تھوڑا سا آپ بھی " "زرناب کیا کر رہی ہو۔ "تھی۔ کہتے اس نے رامش کے پیچھے آرام فرماتے کتے کو اپنے ہاتھ میں موجود "ڈر لیں۔ پتھر مارا۔اس کی حرکت پر جہاں رامش کی آنکھیں حیرت سے پھیلی وہیں کتے کی بھی سوتے سے آنکھ کھلی۔رامش کو اپنے سامنے پا کر کتا بھونکا اور پھر جو ہوا وہ پارکنگ میں موجود ہر شخص نے دیکھا۔رامش آگے آگے اور کتا اس کے پیچھے پیچھے وہ بیچارہ "زرناب یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا۔ چھوٹوں کو ایسے تنگ نہیں کرتے۔"۔ مسلسل بھاگ رہا تھا لیکن کتا اس کی جان چھوڑنے پر رضامند نہیں تھا اسی لئے وہ

www.novelsclubb.com

تو اس چھوٹے کو " بھی بھاگ رہا تھا۔ شاید اسے اپنی نیند کچھ زیادہ ہی پیاری تھی۔

دس منٹ بھاگنے کے بعد زری کو اس کی "کس نے کہا تھا بڑی کو ایسے ڈرائے۔

حالت پر رحم آیا تو وہ اپنی گاڑی میں جا بیٹھی۔ گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے پیسنجر

سیٹ کا دروازہ کھولا۔ رامش بھی فوراً بھاگتا گاڑی میں آ بیٹھا۔ اس کے بیٹھتے ہی

زری نے گاڑی آگے بڑھادی۔ پیچھے کتا بھونکتا رہا۔

وہ کارخانے میں کھڑی پتلے پر "میم ایس پی ار حم آپ کے آفس میں بیٹھے ہیں۔"

اس کے کف "لگی گولڈن شیروانی دیکھ رہی تھی جب اس کی سیکرٹری نے بتایا۔

ورکر کو ہدایت دیتے وہ اپنے آفس "لنکس اور گلے پر کچھ نیا کام کرو میں آتی ہوں۔

اس کے سامنے اپنی سیٹ پر بیٹھتے وہ بولی۔ "کیسے آنا ہوا؟ "کی جانب بڑھی۔

دل کر رہا تھا تم سے ملنے کو۔ اور تمہیں بتانا تھا کہ زری اور رامش اپنی شادی کی "

شاپنگ پر جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا ہم بھی منگنی کی ایک ساتھ شاپنگ کریں۔

ڈریس تو میں اپنا ہی پہنوں گی۔ جیولری وغیرہ دیکھ " "تم بتاؤ کیا ارادہ ہے تمہارا؟

لیں گے لیکن اس ویکینڈ میں مصروف ہوں اور ویسے بھی ان لوگوں کو اکیلے

ڈریس سے یاد آیا میں نے سنا ہے" "شوپنگ کرنے دیں ہم بعد میں کر لیں گے۔

صرف برائیڈل" "تم نے برائیڈل ڈریسز بھی ڈیزائن کرنا شروع کر دیے ہیں۔

"فخر سے بتایا۔"ڈریسز نہیں میں گروم پرنس کورٹ بھی ڈیزائن کر رہی ہوں۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ اس کی سیکرٹری دروازہ نوک کر "یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

میم تماضر لغاری کی کال آئی تھی وہ شوٹ کے حوالے سے" کے اندر داخل ہوئی۔

سیکرٹری کے جاتے ہی وہ "ٹھیک ہے۔" "کچھ بات کرنا چاہتی ہیں آپ سے۔

تمہیں زری نے بتایا تھا میں نعیم لغاری کے کیس پر کام کر رہا ہوں "اس سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اور تم اس کی بیٹی سے دوستی نبھا رہی ہو۔ جانتی ہو نہ اس کا باپ کرپٹ آدمی ہے اور

ارحم وہ میرے برینڈ کی ماڈل ہے میں ایسے کیسے اس " "تم اس کی بیٹی سے ملتی ہو۔

کے ساتھ اپنے تعلقات ختم کر لوں۔ ویسے بھی میری دوستی ایک طرف اور آپ کا

"وہ نرمی سے بولی لیکن اس کے ماتھے پر بل دیکھ وہ چونکی۔ "کیس ایک طرف۔
میں بس یہ چاہتا ہوں میری کوئی بھی خبر نعیم " "آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں؟
اس نے شک والی بات کی نہ تو تردید کی تھی نہ تصدیق اور "لغاری تک نہ پہونچے۔
ارحم پہلی "یہ بات وریش کو بری طرح محسوس ہوئی تبھی روکھے لہجے میں بولی۔
"اور آخری دفع بتا رہی ہوں مجھ پر شک نہ کیجئے گا۔میں غلطی بھولتی نہیں ہوں۔
اس سے کہنے کے بعد وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔لیپ ٹاپ پکڑتے وہ بولی۔
بے تاثر لہجے میں کہتی وہ دوبارہ نیچے چلی گئی۔ "مجھے بہت کام ہے پھر ملیں گے۔"

ہسپتال میں سارے اسے عجیب سی مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ان کے
زرناب یہ "مسکرانے کی سمجھ نہ آنے پر وہ انھیں نظرانداز کیے مریض دیکھنے لگی۔
کیا کہہ "رامش اس کے کیبن میں آتا بولا۔ "ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں سنا تم نے؟
زری جو فائل ہاتھ میں لئے کھڑکی کے پاس کھڑی تھی مصروف سے "رہے ہیں؟

www.novelsclubb.com

یہی "انداز میں بولی لیکن رامش کی بات سن کر فائل اس کے ہاتھ سے جا گری۔ اور زری کو ارحم کی بات پر یقین ہو گیا کہ "کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی تھی۔ میں نے تو ایسا نہیں سنا۔ "واقعی عورتوں کے پیٹ میں کوئی بات کیوں نہیں رہتی۔ "خیر میں نے تو یہی سنا ہے۔ "فائل زمین سے اٹھاتے وہ اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔ " شرارتی نظروں سے اسے دیکھ وہ اس کے سامنے میز پر جا بیٹھا۔زری نے اسے نظر انداز کیا کیوں کہ یہ اب اس کا روز کا تھا۔بلاوجہ بیٹھ کر اسے دیکھنے لگتا۔فائل پر اپنا سر مزید جھکاتے اس نے اپنے سرخ پڑتے گال چھپانا چاہے۔وہ اس کے سرخ گال سنتے ہیں جب پیار ہو تو دیے جل اُٹھتے ہیں "دیکھ سمجھ چکا تھا ڈاکٹرز کی باتیں سچ ہیں۔ رامش گانا گا ہی رہا تھا جب زری نے نظریں "۔۔۔۔۔تن میں من میں اور۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس "تم کتنی کیوٹ ہو۔ "اٹھا کر اُسے دیکھا اور وہ وہیں چپ ہو گیا۔ کے گالوں کو بچوں کے انداز میں کھینچتا وہ چھلانگ لگا کر باہر بھاگ گیا پیچھے زری خفگی سے اپنے گال رگڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

نعیم لغاری نے ایک بہت بڑا ٹینڈر حاصل کیا تھا جس کی خوشی میں اس نے اپنے گھر پارٹی رکھی تھی۔ ارحم نے انسپکٹر اسامہ کو پارٹی میں جانے کا کہا۔ اس وقت اسامہ ویٹر کے حلیے میں وہاں موجود تھا۔ نعیم مینشن کے لان میں تقریب کا انتظام تھا۔ باوردی ملازم یہاں سے وہاں لوگوں کو چیزیں سرو کر رہے تھے۔ سب کو مصروف دیکھ کر اسامہ نعیم مینشن میں داخل ہوا۔ باری باری اس نے ہر کمرہ چیک کیا۔ دائیں طرف بنے کمرے کا دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا۔ کمرے کا تھیم ڈارک اور ہلکا پنک تھا جسے دیکھ اسے یقین ہو گیا یہ کمرہ تماضر لغاری کا ہے۔ ابھی وہ کمرے کی تلاشی لینے کے بارے میں سوچ رہا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ ایک پل کی بھی دیر کیے بنا اسامہ واشروم کا دروازہ کھول اندر چلا گیا۔ اس کی سماعتیں باہر سے آتی تماضر کی آواز پر تھیں۔ "یہ ایس پی تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ تیز ہے۔ اس کو روکو ورنہ اس کے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ ہاتھ دھو کر پاپا کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ اور تم!

"اس کے نیکسٹ مووپر نظر رکھنا۔ابھی مجھے کام ہے۔بعد میں بات کریں گے۔

موبائل بند کرتے وہ گہرا سانس بھرتی ہونٹوں پر واپس مسکراہٹ لاتی باہر چلی گئی۔

اس کے جانے کا یقین کرتا اسامہ بھی باہر نکلا۔اسے جلد از جلد یہ خبر ارحم کو دینی

تھی۔

آج وہ دونوں اپنی شوپنگ کرنے آئے تھے۔رامش زری کا ہاتھ تھامے مسلسل

رامش آپ کو کچھ پسند "ایک سے دوسری شاپ پر جاتا کپڑے ریجیکٹ کر رہا تھا۔

انتہائی بکواس لہنگے ہیں ۔میں اپنی بیوی کو سب سے اچھے لہنگے " "آئے گا یا نہیں۔

زری کا دل تو بیوی لفظ پر ہی اٹک گیا تھا۔کتنا پیار ابولتا تھا وہ "میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

۔آخر تین گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ دونوں اپنی شوپنگ کمپلیٹ کر چکے تھے۔

اس لڑکی کی ساری ڈیٹیلز نکلواؤ۔ کہاں "اسامہ نے ساری بات ارحم کو بتادی تھی۔

پندرہ منٹ بعد اسامہ دوبارہ ارحم " ! یس سر " "جاتی ہے؟ کس سے ملتی ہے؟

سر گریجویشن کر چکی ہے۔ پیچھلے ایک سال سے گھر میں ہی "کو فون پر بتا رہا تھا۔

رہتی ہے۔ کہیں زیادہ آنا جانا نہیں ہے۔ بس کبھی کبھی ایک ڈیزائنر سے ملنے جاتی

اسامہ کسی مشینی انداز میں اسے بتا رہا تھا جب وہ ڈیزائنر کے نام پر چونکا۔ "ہے۔

اور ارحم کی آنکھوں "سر کسی وریشہ کلوسیٹ پر جاتی ہے۔ " "ڈیزائنر کا نام؟"

کے سامنے تارے گھوم گ ئے۔ اس کے شک کے سارے دھاگے وریش سے جا

جڑے۔

www.novelsclubb.com

ان کی شادی کو صرف چار دن رہ گ ئے تھے۔ زری نے ہسپتال سے چھٹیاں لے لی

تھیں جب کہ رامش جا رہا تھا۔ زری کے بغیر اس کا ہسپتال میں دل نہیں لگتا تھا اس

لئے دن میں کوئی دس دفع اسے فون کر کے اس کا حال چال پوچھنے لگتا۔ ابھی بھی وہ

رامش کیا ہو گیا ابھی آدھا گھنٹہ پہلے میں نے "کال پر موجود اس کا حال پوچھ رہا تھا۔

آپ کو بتایا تھا میں ٹھیک ہوں۔ کوئی ضروری بات ہے تو وہ کریں نہیں تو میں پارلر

پارلر جا کر کیا کرنا ہے؟ تمہیں تو سادگی میں دیکھ کر بھی میرا دل" "جا رہی ہوں۔

بس تھوڑے سے بال کٹوانے ہیں۔ زیادہ تو "لوفرسا انداز تھا۔ "پھسل جاتا ہے۔

زری نے شیشے میں اپنے کھلے بالوں کو دیکھا جو کمر سے "کچھ بھی نہیں کروا رہی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے بال کٹوانے کی اچھے بھلے بال ہیں۔ "نیچے جا رہے تھے۔

محترمہ اگر بالوں کو ایک " "میرے بال ہیں میری مرضی جو مرضی کروں۔ "

لیکن رامش دلہنیں اچھی نہیں لگتی" "انچ بھی کٹوایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

مجھے باقی دلہنوں سے کوئی غرض نہیں۔" "۔ تھوڑا سا ہیئر کٹ تو ہونا چاہیے نہ۔

"میں بس اپنی دلہن کے بال لمبے ہی چاہتا ہوں۔

"اپنے موبائل پر آتی ارحم کی کال پر اس نے موبائل کان سے لگایا۔ " ! ہیلو "

"وریش۔ تمہارا نعیم لغاری کی بیٹی کے ساتھ جو بھی چکر ہے اس کو فوراً ختم کر دو۔

ارحم میں نے آپ کو بتادیا ہے وہ صرف "ارحم کی بات پر اس کی تیوری چڑھی۔

ماڈل ہے۔اور اس حوالے سے اس کی اور میری اچھی دوستی ہے۔میں اپنی دوستی

وریش وہ اپنے باپ کے ساتھ ہر کام میں شامل ہے۔ " "ختم نہیں کر سکتی۔

اس کا اور اس کے باپ کا جو" "تمہیں میں کیسے سمجھاؤں اس سے رابطہ ختم کر دو۔

بھی اللیگل کام ہے وہ آپ دیکھیں۔میرا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں۔وہ صرف

میری دوست ہے اور مجھ سے نئے ڈیزائن بھی شئیر کرتی ہے۔لہذا میں اس سے

رابطہ رکھوں گی۔

www.novelsclubb.com

Business is business . "

غصے سے اپنی بات کہتے وہ فون ہی سوئچ اوف کر گئی تھی۔غصے کی وہ ویسے ہی تیز تھی

۔

اس دن کے بعد سے زری رامش کی فون کالز اگنور کر رہی تھی۔ لان میں بیٹھی وہ ارحم اور وریش کے ساتھ شوپنگ پر جانے کا سوچ ہی رہی تھی جب گیٹ کھلا اور رامش اندر آیا۔ رامش کو اپنے گھر میں اس وقت دیکھ کر وہ بوکھلا گئی۔ "آپ یہاں" اس کے پاس جاتے وہ تیزی سے بولی۔ "کیا کر رہے ہیں؟" "تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ موبائل پر آئی گئی کال کیسے اٹینڈ کرتے ہیں۔" وہ خفا تھا اور یہ بات لہجے سے ہی پتا چل رہی تھی۔ "نشہ تو نہیں کر لیا۔ کل ہماری شادی ہے اور آپ یہاں آ گئے ہیں۔ کوئی دیکھ لے گا۔" "نشہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو تمہیں دیکھ کر خود بہ خود چڑھ جاتا ہے۔" پل میں لہجہ بدلہ تھا اس کا۔ کتنے دن بعد اسے دیکھا تھا اس لئے اب سکون سے آنکھیں اس پر گاڑے کھڑا تھا۔ "کتنی چیپ لائن ہے۔" "چیپنیس کو چھوڑو اور یہ بتاؤ کال کیوں نہیں اٹھا رہی۔" میں اب اٹھا لوں گی۔ اس وقت چلیں جائیں۔ ماما دیکھ لے گیں۔" "انٹی گھر ہیں۔ یہ تو بہت

اسے تنگ کرنے کو وہ قدم اندر کی "اچھا ہو گیا۔آؤ ذرا اسلام دعا کر کے آئیں۔

اسے بازو سے کھینچتے مین گیٹ "رامش جائیں یہاں سے۔ "طرف بڑھانے لگا۔

باہر جاتے بھی وہ "نکال دو باہر۔کل میرے پاس ہی آنا ہے۔ "کی ررف دکھیلا۔

بولنا نہیں بھولا تھا۔

وہ اور ارحم کافی شاپ میں بیٹھے وریش کا انتظار کر رہے تھے۔اس کے آتے ہی ان

تینوں نے وریش اور ارحم کی شوپنگ کے لئے نکلنا تھا۔مختصر سے انتظار کے بعد

وریش کی گاڑی سامنے آکر رکی۔کل کی بحث کے بعد سے ان دونوں میں ابھی تک

کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ارحم نے گلاس ڈور سے باہر کا منظر دیکھا جہاں وہ گاڑی

لوک کر رہی تھی۔ تبھی اس کے موبائل پر اسامہ کا میسج آیا۔میسج پڑھ کر اس کے

غصے کا بڑھا۔دو میسج آئے تھے۔پہلے میں بتایا تھا نعیم لغاری کی جو شپ آج بندرگاہ

سے نکلنی تھی اس میں ڈرگز کی جگہ لیگل خام مال موجود ہے۔اور دوسرے میسج

میں تماضر لغاری کی فون کال ڈیٹیلز موجود تھ جس میں صاف لکھا تھا کل رات تین گھنٹے وہ وریش کے ساتھ مسلسل رابطے میں تھی۔ گلاس ڈور کھلا اور مسکراتی ہوئی ابھی وہ بیٹھی "تم نے میری بات پر عمل کیوں نہیں کیا؟" وریش اندر داخل ہوئی۔ ہی تھی کہ وہ اس پر برس پڑا۔ وریش نے بھی سرد نگاہوں سے اسے دیکھا جبکہ زری ایک ہی بات کے پیچھے کیوں پڑ گ ۓ" نا سمجھی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں جتنی سرد تھی لہجہ اتنا ہی نارمل تھا البتہ اندر آگ لگ رہی تھی اس "ہیں۔ کی بازپرس پر۔ اپنے حق میں صفائی دینا اسے پسند نہیں تھا اور ارحم کے انداز سے مجھے صاف صاف بتادو کل تم تین " صاف پتا چل رہا تھا وہ اس پر شک کر رہا ہے۔ برائیڈل ڈریسز میں کچھ ن ۓ ڈیزائن اس" "گھنٹے اس سے کیا بات کر رہی تھی۔ جھوٹ بول رہی ہو تم۔ تین گھنٹے تم لوگ یہی بات کر " "نے مجھے بتائے تھے۔ کہنا کیا چاہتے "بس یہیں تک صبر تھا اس کا۔ وہ بھی پھٹ پڑی۔ "رہے تھے کیا؟ ہیں آپ؟ میں اسے یہ بتا رہی تھی کہ بندرگاہ پر چھاپا پڑنا ہے۔ اپنے باپ کو آگاہ کردو

ہاں۔ تم نے ہی اسے یہ بتایا ہے۔ تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں" "اس بات سے۔

ارحم آپ حد سے بڑھ رہے ہیں اب۔ آپ کو کوئی حق نہیں مجھ پر" "بتا سکتا۔

میں حد سے بڑھ رہا ہوں اور تم جو کر رہی ہو وہ کیا ہے؟ تم نے" "شک کرنے کا۔

مجھے بہت دھوکہ دے دیا اب اور نہیں۔ اٹس انف۔ میں مزید تمہارے ساتھ کوئی

غصے میں اس نے ہاتھ کی تیسری انگلی میں موجود سلور چھلا "تعلق نہیں رکھنا چاہتا۔

وریش نے بھی اپنی سلور انگھوٹی میز پر رکھی "اوکے۔ اٹس انف۔"میز پر پھینکا۔

۔اس کی اس حرکت پر ارحم کا غصہ مزید بڑھا۔کچھ زیادہ غلط بولنے کے ڈر سے وہ

اپنی گاڑی کی چابی "گاڑی تم ڈرائیو کرو۔ "موبائل اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔

زری کو پکڑاتے وہ باہر کی اور چلی گئ۔ زری نے تاسف سے میز پر پڑی کپل رنگز کو

www.novelsclubb.com

دیکھا اور انھیں اپنے بیگ میں ڈالتی باہر بھاگی۔

وہ جواپنے کمرے کی طرف بڑھ رہاتھامومنہ بیگم "بیٹااتنا جلدی شوپنگ ہو گئی؟" کیا کہہ رہے "غصہ خنوز قائم تھا۔ "کوئی منگنی نہیں ہو رہی کل۔ "کی آواز پر رکا۔ ہو بیٹا۔خاندان میں سب کو پتا ہے تمہاری بھی کل منگنی ہے۔ایسے میں میں کیا جواب دوں گی سب کو۔اگر وریش سے کوئی جھگڑا ہوا ہے تو اسے ختم کرو بات کر مما مجھے اس سے اب کوئی رابطہ نہیں رکھنا۔ " "کے۔کل منگنی ہے تم دونوں کی۔ "میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ " "بیٹا بات کیا ہوئی ہے؟ " " بیٹا خاندان والوں کو بھی تو کوئی "کہتے وہ ہونے قدم زینوں کی طرف بڑھا گیا۔ ایک پل "جواب دینا ہے۔تمہاری بات عبیرہ(ارحم کی خالہ کی بیٹی)سے کروں؟ کر دیں۔ "کووہ سیڑھیاں چڑھتا رکا۔وریش پر غصہ نئے سرے سے آیا اور بولا۔

www.novelsclubb.com

"

وہ دونوں گھر پہونچ گئی تھیں۔وریش سارا راستہ خاموش تھی۔اس کے چہرے پر اتنا سرد تاثر تھا کہ زری نے کچھ بھی پوچھنے سے گریز کیا۔اب بھی وہ سپاٹ چہرہ لئے وارڈروب سے اپنے کمرے لئے باتھروم میں بند ہو گئی۔زری وہیں بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگی۔جب وہ باہر آئی تب بھی اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔بیڈ پر بیٹھی زری کی گود میں اس نے تکیہ رکھا اور اس پر سر رکھے چت لیٹ گئی۔زری حیران سی اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگی۔پانچ منٹ گزرے تھے جب وریش کی تمہارا بھائی بہت برا ہے۔" بھیگے لہجے میں کہا تھا۔" ! زری" سسکی ابھری۔ یہ کہتے وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رونے لگی۔وہ چھبیس سال کی لڑکی "بہت برا۔ جب سے محبت لفظ کے ہجے بھی نہیں" چھے سال کی بچی کی طرح رو رہی تھی۔ دو منٹ "معلوم تب سے تمہارے بھائی کے بارے میں سوچا ہے۔اور آج۔۔۔ آج تمہارا بھائی مجھ پر شک کر رہا ہے۔مجھ پر! بہت برا ہے وہ "کے وقفے سے بولی۔ ۔میرا دل شروع سے کہتا تھا وہ ایسا ضرور کرے گا اور آج اس نے ایسا کر دیا۔میں

www.novelsclubb.com

نے کبھی دل کی نہیں مانی پہلی دفعہ سنی تھی دل کی اور بہت بری طرح ٹوٹا ہے آج یہ دل۔ارے محبت ہونے لگی تھی اس سے اور وہ شخص۔۔۔وہ بدتمیز آج مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔" زارو قطار روتے وہ مسلسل بول رہی تھی۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔" اتنا رونے سے اب اس کا سر درد کرنے لگا تھا۔وہ اٹھی،سائیڈ ٹیبل سے میڈیسن باکس نکالا اور سر درد کی دوائی پانی کے ساتھ نگل لی۔

آج ادھر ہی سو جانا۔کل صبح تمہیں ڈرائیور کے ساتھ بھجوا دوں گی۔" زری سے کہتے وہ مین لائٹ بند کر چکی تھی۔اب کمرے میں صرف نائٹ بلب کی روشنی تھی۔اپنا تکیہ درست کرتے وہ لیٹ گئی البتہ زری وہیں بیٹھی تھی۔زری کو ابھی بھی اس کے سسکنے کی ہلکی آوازیں آرہی تھیں۔پہلی بار دل ٹوٹا تھا۔سنبھلنے میں وقت لگنا تھا۔

www.novelsclubb.com

رات کے کسی پہر اس کی آنکھ کھلی۔وہ کروٹ بدل کر سونے ہی لگی تھی جب اس کے کانوں میں دبی دبی سی زری کی آواز آئی۔ "ماما بھائی کو سمجھائے یہ کیا بے وقوفی

پتا نہیں دوسری طرف سے کیا کہا تھا جب زری نے یکدم درشتی سے بات "ہے۔

جب سب کچھ آپ طے کر چکی ہیں تو مجھے اس وقت کیوں بتا رہی ہیں "کاٹ دی۔

مین "کیا ہوا زری؟ "اتنا کہہ کر وہ کال بند کر چکی تھی۔ "کل ہی بتا دیتیں۔

وریش! کل تم مت آنا۔ بھائی نے بہت غلط "لائٹ اون کرتے وریش نے پوچھا۔

"ہوا کیا ہے؟ " "کیا ہے۔ کل جو حال میں ہو گا وہ تمہیں دیکھ کر بہت دکھ ہو گا۔

ماما نے سب کو کل تم "ایک پل کو زری ہچکچائی اور بولی۔ "بھائی نے۔۔۔ "

لوگوں کی ہونے والی منگنی کا بتا دیا تھا۔ اب بھائی نے اچانک رنگ پھینک دی اور

سب ختم کر دیا تو ماما نے عبیرہ سے بات کر لی۔ اب کل تمہاری جگہ بھائی عبیرہ کو

انگھوٹی پہنا دیں گے۔ میں نے ماما کو کہا ہے لیکن وہ کہہ رہی ہیں خاندان والوں کو کیا

www.novelsclubb.com

زری نے بولتے ہوئے ساکت کھڑی وریش کے ہاتھ پکڑے "جواب دیں گے۔

پلزیار! میں نے کبھی نہیں سوچا تھا سب ایسا ہو گا۔ میری شادی پر "اور مزید بولی۔

میری بیسٹ فرینڈ ہی نہیں ہو گی۔ تم مت آنا۔ بھائی نے بہت غلط کیا ہے۔ کل تم

تم فکر مت کرو زری۔میں آؤں گی۔تمہارا بھائی " "کیسے سب برداشت کرو گی۔ تم "وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ "جو بھی کرے میں تو تمہاری شادی پر آؤں گی نا۔ اسے دوبارہ بولنے کے لئے منہ کھولتا دیکھ وہ "سو جاؤ۔مجھے بھی نیند آرہی ہے۔ تیزی سے بولی۔کچھ دیر بعد اندھیرے کمرے میں وریش کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔اسے یوں روتا دیکھ زری کی آنکھ سے بھی ایک خاموش آنسو نکل کر گال پر بہہ گیا۔

پنڈی کی سڑک پر گاڑی دوڑاتے وہ"شٹ یار! مجھے اس پر یقین کرنا چاہیے تھا۔ " اب پشیمانی سے سوچ رہا تھا۔بار بار وریش کی یاد آرہی تھی۔اپنے رویے پر اب غصہ خود سے کہتے وہ "پہلے تھانے چکر لگاوں پھر اسے کال کرتا ہوں۔"آنے لگا تھا۔ گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا۔

---

www.novelsclubb.com

صبح جب وہ کمرے سے باہر آئی تب اس کا چہرہ رتجگے کی چغلی کھا رہا تھا۔آنکھیں اور ناک رات بھر رونے سے لال ہو رہے تھے۔زری ابھی سو رہی تھی اس لئے وہ ابھی کچھ دیر لاؤنج میں بیٹھنے کے ارادے سے آگے بڑھی۔فرح بیگم پہلے سے ہی وہاں براجمان تھیں۔اس کی سرخ آنکھیں دیکھ وہ چونکی۔ "کیاہوا ہے آنکھوں کو

کچھ نہیں موم۔" "طبیعت ٹھیک ہے؟آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں؟

"بس وہ منہ دھوتے ناک میں پانی چلا گیا تھا تو آنکھوں سے بھی نکلنے لگ گیا۔

"دیہان سے کیا کرو بیٹا۔" جھوٹ کا سہارا لیتے وہ سر صوفے کی پشت سے ٹکا گئی۔

ان کی بات سنتی وہ سر اثبات میں ہلا گئی جب کہ چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی ۔کوئی کیسے سمجھے کہ آنکھوں میں جانے والے پانی کی سرخی اور آنکھوں سے نکلنے والے پانی کی سرخی الگ الگ ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

صبح اس کی ارحم سے بات ہو گئی تھی۔اس نے یقین دلایا تھا وہ سب ٹھیک کر دے گا اسی لیے اب وہ مطمئن تھی۔وہ اس وقت پارلر جا رہی تھی جب راستے میں رامش کی کال آئی۔ "جی؟" "ایک سوال کا جواب تو دے دو۔کچھ گھنٹے بعد شادی ہے محبت کا اظہار" "کس بات کا؟" وہی محبت چھلکاتا ہوا لہجہ تھا اس کا۔ "ہماری۔ وہ ایسے بولی جیسے یہ" "جب محبت ہو گی۔" بیتابی سے پوچھا تھا۔ "کب کرو گی؟ جواب نوک زبان پر ہی موجود تھا۔

"I am serious . "

"I am damn serious . "

یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔" ! نہیں" "تمہیں واقعی مجھ سے محبت نہیں ہے؟ " جب تم مجھے اپنا محرم بنا کر میرے "کال کاٹنے کے بعد وہ زیر لب مسکرائی اور بولی۔ ساتھ تہجد ادا کرو گے رب تمہارے سامنے بیٹھ کر بتاؤں گی تم سے کتنی محبت ہے۔ "بلکہ عشق ہے۔

وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی تکیے میں منہ دیے مسلسل رو رہی تھی۔زری اسے صبح کہہ گئی تھی کہ اب فیصلہ لے لیا ہے تو ہمت کرے لیکن کہنے میں اور کرنے میں فرق ہوتا ہے۔گھڑی پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ چھے بج چکے ہیں اور اسے سات بجے تک ہال پہونچنا تھا۔ارحم کی حرکت کے بعد اس کا جانے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن وہ دیکھنا چاہتی تھی ارحم اب کس حد تک جا سکتا ہے۔بے زار دل کے ساتھ اٹھتے وہ فریش ہونے چلی گئی۔آج کے دن کے لئے اس نے ساڑھی تیار کر رکھی تھی لیکن اب اس نے سیاہ رنگ کی پیروں کو چھوتی فراک پہن لی تھی جس کے گلے اور دامن پر نفیس سا سلور کام تھا۔ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا جویلری باکس کھولا۔آج کے دن کے لئے جو جویلری اس نے لی تھی وہ سامنے ہی رکھی تھی۔آنسو ایک بار پھر بہہ نکلے۔غم وغصے سے اس نے باکس بند کیا اور یوں ہی بالوں میں برش کرنے لگی۔گردن کے گرد لپٹی چین پر نظر پڑی تو ایک پل کو خیال آیا اس بے وفا کی دی گئی یہ چین بھی

www.novelsclubb.com

اتار دے لیکن کچھ سوچ کر وہ نہیں اتاری۔ بالوں کو یوں ہی کھلے چھوڑے اس نے اپنا کلچ پکڑا اور نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

"اسٹیج پر بیٹھا ریان بار بار رامش سے پوچھ رہا تھا۔ "چاچو چاچی کب آئیں گی؟ " رامش نے برائیڈل روم کی طرف اشارہ "شہزادے وہ سامنے جو کمرہ ہے۔۔۔۔ وہاں چاچی ہیں۔ جا مل لے ان سے۔اور ہاں ایک فوٹو بھی لیتا آئی۔ مولوی "کیا۔ ریان کہتا " ! اوکے "اپنا موبائل اُسے پکڑاتے وہ بولا۔ "پتا نہیں کب آئے گا۔ ڈور لگا گیا پیچھے رامش انٹرنس ڈور کو دیکھنے لگا کہ کب مولوی صاحب آئیں گے اور نکاح پڑھائیں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ باہر سے ابھی اندر آئی تھی۔ مومنہ بیگم اس سے نظریں چرای تھیں۔ وہ جانتی تھی ان کی غلطی نہیں ہے اس لئے ان سے نارمل تھی۔ ایک طرف صوفے پر بیٹھے اس

نے ایک لڑکی کو ارحم کے ساتھ باتیں کرتا دیکھا۔وہ جانتی تھی یہ عبیرہ ہے۔ عبیرہ مسکرا رہی تھی البتہ ارحم خاموش تھا۔مزید انھیں نہ دیکھا گیا تو وہ برائیڈل روم کی جانب بڑھ گئی ۔وہ زری کے پاس بیٹھی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا اور ارحم اندر داخل ہوا۔ "وریش! میری بات سنو پلز۔" وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ "وریش دوسری طرف سے باہر جانے" لگی۔ "باقی رہ گیا ہے ارحم۔کچھ نہیں سننا مجھے۔ "میری بات سنو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔مجھے تم پر یقین ہے۔بس اس وقت غصے میں بول گیا سب۔معاف کر دو۔" دروازے کے سامنے اس کا راستہ روک کر کھڑا وہ کہہ رہا تھا۔ "غلطی ہو گئی تھی نہ تو اب ساری عمر اسی پچھتاوے کے ساتھ گزارنا کیوں کہ میں معاف نہیں کرنے والی۔ روتے ہوئے بولی۔اسے سامنے دیکھ کر رونا آنے لگا تھا۔کچھ اسے عبیرہ کے ساتھ دیکھ کر بھی رونا آرہا تھا

"وریش ایسے مت کرو۔دیکھو ایک موقع دو۔میں دوبارہ ایسے نہیں کروں گا۔"۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی کمرے کا دوازہ ایک بار پھر کھلا اور مومنہ بیگم اور مجید

www.novelsclubb.com

موم ڈیڈ۔۔ "صاحب کے ساتھ فرح بیگم اور شاہد صاحب بھی داخل ہوئے۔

"آج ہمارا نکاح ہے۔" بولنے والا ارحم تھا۔ "میں نے بلایا ہے انہیں۔" "آپ؟

وہ چیخی تھی۔ بڑوں کے "کیا! ہر گز نہیں۔ میں تم سے نکاح نہیں کروں گی۔ "

چہرے سے صاف پتا چل رہا تھا جیسے یہ بات ان کے علم میں تھی۔ وہ دونوں

"برائیڈل روم کے بیچ و بیچ کھڑے تھے اور باقی سب ان کے ارد گرد کھڑے تھے۔

وریش میرا یقین کرو۔ میں دوبارہ تم پر شک کرنے کی غلطی نہیں کروں گا۔ میں

سب کی مجودگی میں بھی وہ اظہار محبت کر رہا تھا۔ اس "محبت کرتا ہوں تم سے۔

محبت میں دوسرے فریق پر "وقت بس اگر کوئی خوف تھا تو وہ اسے کھونے کا تھا۔

یقین کرنا آپشن نہیں فرض ہوتا ہے اور فرض میں بے ایمانی کی کوئی معافی نہیں

بس کرد وریش۔ غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ "وہ اب بھی بے رخی سے بولی۔ "ہوتی۔

میں "اب بولنے والی فرح بیگم تھی۔ "بھول جاؤ سب اور چپ چاپ نکاح کرو۔

بھائی صاحب آپ مولوی کو" "نے اس سے نکاح نہیں کرنا۔ چاہے جو ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

مجید صاحب مولوی کو بلانے "بلائیں۔میں دیکھتی ہوں یہ کیسے نکاح نہیں کرتی۔

چلے گ ئے اور وریش کے لکھ منع کرنے پر بھی فرح بیگم نے اسے اس کے سیاہ دوپٹے کا ہی گھونگھٹ اوڑھادیا۔کمرے میں اب زری کی کزنز اور رامش کے گھر والے بھی آگ ئے تھے۔لہذا مزید تماشے سے بچنے کے لئے اس نے خاموشی سے نکاح کر لیا۔یوں چند ہی لمحوں میں وہ وریشہ شاہد سے وریشہ ارحم بن گئی۔زری کا نکاح ہوتے ہی وہ اسے اللہ حافظ کہتی اپنے گھر چلی گئی کیوں کہ اب مزید وہ ارحم کی شکل نہیں دیکھ سکتی تھی۔ارحم نے بھی اسے جاتا دیکھ لیا تھا لیکن اسے روکا نہیں تھا۔

بھائی "رامش سے ایجاب و قبول کے بعد وہ اسے لینے آیا۔ "آؤ زری باہر چلیں۔" تم فکر مت کرو۔میں " "ایسے کون نکاح کرتا ہے۔وہ مزید ناراض ہو جائے گی۔

ہنستے وہ "ہاں ہاں آؤ۔" "اچھا ٹھیک ہے۔اب باہر چلیں؟" "منالوں گا۔

دونوں بہن بھائی باہر کی جانب بڑھ گ ئے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے کمرے میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ مہرون کلر کا لہنگا پہنے، سولہ سنگھار کیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔ دس منٹ کے مختصر سے انتظار کے بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔ زری نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ گولڈن شیر وانی میں اس کی گندمی رنگت خوشی کے بائث دمک رہی تھی۔ فریم لیس گلاسز لگائے وہ زری روایتی دلہنوں کی طرح شرما ہی لو۔ کب سے بلا جھجک دیکھ رہی "کو آج وجیہہ لگا۔ میں بھلا کیوں شرمانے لگی؟ "اس کے سامنے کھونی کے بل لیٹتے وہ کہنے لگا۔ "ہو۔ پوچھنے والے لہجے میں بے یقینی نمایاں تھی۔ "تمہیں شرم نہیں آتی؟ " " اس کے کہتے ہی بنا "سوچ لیا۔ " "سوچ لو۔ "فخر سے بتایا۔ "نہیں آتی۔" اسے سمجھنے کا موقع دیے وہ اس کی گود میں دھرا مہندی سے بھرا ہاتھ تھام کر لبوں اتنی سی" سے لگا گیا۔ اس کی اس حرکت پر اس کے گال بے ساختہ سرخ ہوئے۔ کب سے "اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے وہ ہنستے ہوئے بولا۔ "بات تھی بس۔

"خفت ختم کرنے کو بولی۔ "ایسے بیٹھے ہیں۔میری منہ دکھائی نہیں دیں گے؟

اونہہ رامش" "ارے پورے کا پورا رامش جہانگیر تمہیں مل گیا ہے کم ہے کیا؟

ہوا میں سر جھٹکتے وہ بڑبڑائی۔وہ مسکراتا اُسے دیکھنے لگا۔ "جہانگیر۔۔

وہ سوتی ہوئی زری کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ "زرناب۔۔۔زرناب اٹھو۔"

آخر اس کی نیند ٹوٹی۔آنکھ کھولنے پر رامش کو سامنے پایا لیکن وہ "کیا ہوا؟ "

حیران اس کا حلیہ دیکھ کر ہوئی۔خاکی رنگ کی شلوار قمیض پر سیاہ ٹوپی پہنے وہ کھڑا تھا

اتنی رات کو کیا ہوا ہے "۔کھڑکی کے باہر اندھیرہ تھا مطلب ابھی دن نہیں چڑھا۔

اس کے بولنے پر وہ ہلکا سا "کچھ نہیں.. تم جاؤ وضو کر آؤ۔تہجد پڑھتے ہیں۔ " "؟

www.novelsclubb.com

مسکرائی۔اس نے کب سوچا تھا یہ سب اتنی جلدی ہو گا۔اسے اپنی بات یاد آئی۔

خود سے "دیکھی جائے گی۔"یعنی تہجد پڑھنے لگے ہیں اب بس اظہار محبت رہ گیا۔

بڑبڑاتے وہ وضو کرنے چلی گئی۔

ان لوگوں کا ولیمہ بھی ہو چکا تھا۔زری کے دل میں رامش کے گھر والوں کو لے کر جو خدشے تھے وہ سب ختم ہو گئے تھے۔اس کے گھر والے محبت اور ہنسی خوشی اس کے ساتھ رہتے تھے۔عمروں کے فرق کی کوئی بھی بات کسی کے منہ سے نہیں نکلتی تھی۔رامش بھی اس کے واری صدقے جاتا تھا۔وہ مطمئن تھی۔البتہ اس کے ولیمے پر وریش نے شرکت نہیں کی تھی۔وریش اور ارحم کی نکاح والے روز کے بعد سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔اُس نے اپنا نمبر چینج کر لیا تھا اور یہ نمبر گھر والوں میں سے کسی کے پاس نہیں تھا جس کی وجہ سے ارحم اُس سے رابطہ نہ کر سکا اور اُس کے گھر آنے پر وہ کمرے میں خود کو بند کر لیتی تھی۔آج ایک ماہ بعد وہ بوتیک آئی تھی۔ گاڑی لوک کرتے وہ لفٹ کی جانب بڑھی۔اس سے پہلے وہ بٹن پر انگلی رکھتی کوئی تیزی سے لفٹ میں داخل ہوا۔اس نے سر گھما کر دیکھا تو وہ ارحم تھا۔وہ لفٹ سے نکلنے لگی جب ارحم نے اس کا بازو تھامے اسے روکا اور بٹن دباتے لفٹ بند

www.novelsclubb.com

وریش معاف کر دو مجھے۔ بھول جاؤ سب" کر دی۔ لفٹ اوپر کی طرف بڑھنے لگی۔
وہ اس سے بات کر رہا تھا جبکہ وہ آنکھوں میں آنسو لئے سامنے دیکھ رہی تھی۔ "۔
"اس کا رخ اپنی طرف کرتے وہ بے بسی سے بولا۔ "میری طرف دیکھو وریش۔"
آزمائے ہوئے کو آزمانا بے وقوفی ہوتی ہے اور میں یہ بے " "پلز ایک موقع؟
وقوفی ہر گز نہیں کرنا چاہتی۔ لہذا یہی سے واپس چلے جانا، میرے آفس آئے تو
لفٹ اپنی "مجھے گارڈز کی مدد سے باہر نکلواتے ہوئے کوئی افسوس نہیں ہو گا۔
منزل پر آکے رک چکی تھی۔اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔ لفٹ کا
دروازہ کھلا تو اپنی کرسی پر بیٹھی سیکرٹری نے ہیل کی ٹک ٹک کے ساتھ سیدھا چلتی
آتی اپنی بوس کو دیکھا اور اس کے پیچھے لفٹ میں آنکھوں میں نمی لئے ایس پی ارحم
کو۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ محبوب کی بے اعتباری اور اپنی بے بسی اسے رولا
رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت زری کے روم میں بیٹھے تھے۔ یہ تو معمول بن چکا تھا۔ رامش اس کے روم میں ہی پایا جاتا۔ زری نے ابھی تک اظہار محبت نہیں کیا تھا۔ رامش اسی انتظار میں بات بے بات اسے چھیڑتا تھا۔ ابھی بھی اس کی شرارتی رگ پھڑکی تو زرناب تم مجھے آج کل کے کپلز کی طرح بھی بلا سکتی ہو۔ میرا نام لے لے "بولا۔ اس کے چپ ہونے پر زری نے "کر تھکتی نہیں؟ کبھی کبھی اچھا لگتا ہے کہنا۔۔ میلے بابو نے "سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ اس کے دیکھنے پر وہ منہ بنا کر بولا۔ اس کے انداز پر زری سر جھکاے مسکرائی اور پھر چہرہ اٹھایا۔ اب کے "تھانا تھایا۔ چہرہ بے تاثر تھا۔ وہ اپنی کرسی سے اٹھتی اس کی کرسی تک آئی۔ سپاٹ چہرہ لئے وہ اس کے کان کے پاس جھکی۔ اس کے جھکنے پر وہ سیدھا ہوتا کرسی کے ساتھ چپک گیا۔ اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ وہ سانس تک روک گیا۔ زری نے کرسی کے ہتھے پر دونوں بابو شونا ہم نہیں بلاتے۔ ہم تو بلائیں گے روح من، عزیز من "ہاتھ رکھے اور بولی۔

www.novelsclubb.com

اور پھر تیزی سے سیدھی ہوتی اپنی کرسی پر آ بیٹھی۔ پیچھے رامش اس "، جان من۔ کے لفظ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

وہ پولیس سٹیشن جا رہا تھا جب اس کا موبائل بجا۔ کال اٹینڈ کرنے پر معلوم ہوا دوسری طرف نعیم لغاری ہے۔ یہ دوسری دفع تھا کہ اس نے اسے خود فون کیا تھا۔ دیکھو ایس پی۔ تم ابھی جوان ہو۔ اپنے ماں باپ کا سہارا بنو۔ بڑھاپے میں تمہارا " بنا لگی لپٹی رکھے وہ شروع ہو "باپ تمہارے جنازے کو سہارا دیتا اچھا نہیں لگے گا۔ تمہیں کیسے چھوڑ دوں ؟ اب تو تمہارا کیس مزید مشکل ہو گیا ہے۔ ہمیں " چکا تھا۔ تمہیں غلط خبر ملی ہے ایس " "پتا چلا ہے تم لڑکیوں کی سمگلنگ میں بھی شامل ہو۔ پی۔ میں صرف ہیرے اور درگز سمگل کرتا ہوں۔ لڑکیوں کی سمگلنگ سے میرا کوئی لینا دینا نہیں۔ میری خود کی بھی ایک بیٹی ہے اور میں اچھی طرح جانتا ہوں چلو مان لیا تم لڑکیاں سمگل نہیں کرتے " "بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں۔

لیکن در گزاور ہیرے کی سمگلنگ بھی کوئی چھوٹا جرم نہیں ہے۔اب دوبارہ مجھ سے رابطہ نہ کرنا۔بہت جلد جیل میں ملاقات ہو گی۔"

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔رامش نے اپنی گود میں بیٹھے ریان کو دیکھا اور پھر اس کی طرف دیکھا جو مسز جہانگیر اور نیہا بھابھی کی کوئی بات مسکرا کر سن رہی تھی۔رامش نے سیٹی بجانا شروع کی تاکہ وہ اسے دیکھ لے لیکن وہ کمال مہارت سے اگنور کر رہی تھی۔دیکھنے میں پتا چلتا تھا جیسے رامش ریان کو سیٹی بجانا سکھا رہا ہے۔"میری طرف دیکھ" آخر تنگ آکر اس نے اسے میسج کیا۔

جواب میں اس نے میسج ٹائپ کیا۔ "کیوں نہیں رہی؟" "میری مرضی !"

رامش نے وہ میسج پڑھنے کے بعد اسے دل والے ایموجیز سینڈ کیے۔وہ موبائل اوف کرتی مسز جہانگیر کی طرف متوجہ ہوئی اور بولی۔"ممی میں ماما کی طرف جانا چاہ رہی تھی۔آپ کی اجازت ہو تو کل ہو آؤں؟"

رامش ریان گود سے اتارتا اسے خفگی

ہاں بیٹا۔ ہو آؤ۔ اجازت "سے دیکھنے لگا لیکن وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھی۔

رامش نے اس کی حرکت پر دوبارہ "ٹھیک ہے ممی۔ " "والی کون سی بات ہے۔

کمرے "اس نے میسج سین کر کے اگنور کیا۔ "میں نے منع کیا تھا نا؟ "میسج کیا۔

میسج کر کے وہ "پانچ منٹ میں کمرے میں آ جانا۔ "دوبارہ اگنور کیا۔ "میں آؤ۔

کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ پانچ کیا دس منٹ بھی گزر گ ئے لیکن وہ نہ آئی۔ مجبوراً

"ذرناب مجھے ایک فائل نہیں مل رہی۔ آ کر دیکھنا۔ "وہ زینوں تک آیا اور بولا۔

کیا حرکت تھی یہ؟ "زری اس کے بلاوے پر ہلکا سا مسکراتی اوپر کی جانب بڑھی۔

کون سی "جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی وہ کھونی سے اسے تھامتا پوچھنے لگا۔ "

میں نے کہا تھا نہ میں لے جاؤں گا۔ پھر ممی کو کہنے کی کیا" وہ انجان بنی۔ "؟

کھونی اس سے چھڑوا "ضرورت یہ تھی ڈیڑ یسٹ ہبی۔۔۔ " "ضرورت تھی؟

آپ مجھے "کر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں اُس کی گردن کے گرد لپیٹے اور بولی۔

وہاں رہنے سے منع کر رہے تھے۔ ویسے پر بھی نہیں رکنے دیا تھا اور اب بھی آپ

کہاتو ہے صبح چلی جاؤ لیکن رات کو آجانا۔میں جانے " "نہیں رہنے دے رہے۔

اس کا معصوم چہرہ دیکھ اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ "سے منع تو نہیں کر رہا۔

"بیگم اتنے سال ادھر ہی رہی ہو۔اب مجھ غریب کے ساتھ رہ لو۔ "مزید بولا۔

ابھی وہ مزید بولتا جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔زری زرا دور ہو کر کھڑی ہوئی

شہزادے"۔آنے والا ریان تھا۔اسے دیکھ رامش کو تپ چڑھی تبھی بولا۔

نیچے نگٹس بنے !چاچی " "دروازے کو نوک کرنا کسی نے سکھایا ہے یا نہیں؟

اس کا ہاتھ پکڑتا وہ نیچے جانے لگا پیچھے رامش کا منہ "ہیں آئیں مل کر کھاتے ہیں۔

اپنے اگنور ہونے پر کھل گیا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں داخل ہوئی جب اسے صوفے پر بیٹھے پایا۔اسے نظر انداز کرتے وہ

واشروم کی طرف بڑھ گئی۔دس منٹ بعد وہ گیلے چہرے کے ساتھ باہر آئی۔

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے ٹشو باکس سے ٹشو نکالا اور چہرہ صاف کرنے لگی۔اس دوران

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ جانتی تھی صغراں بی بی ہوں گی۔ دروازہ کھولا تو وہ ہاتھ میں ٹرے لئے کھڑی تھیں۔ ٹرے میں دو بندوں کے لئے کھانا ڈالا گیا تھا۔ یعنی سب گھر والے اس کی موجودگی سے واقف تھے۔

خاموشی سے ٹرے لئے وہ بیڈ پر آ بیٹھی۔ سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر ایل سی ڈی پر ڈرامہ لگا لیا۔ مکمل اسے نظر انداز کئے وہ کھانے میں مگن تھی لیکن اسے نظر انداز کرنا بہت مشکل تھا۔ کھانا کھانے کے بعد ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی، کمفرٹر اوڑھا اور کروٹ لیتے لیٹ گئی۔ پانچ منٹ بعد ہی اسے محسوس ہوا وہ چلتے ہوئے بیڈ تک آیا ہے۔ اس سے پہلے وہ سیدھی ہو کر اسے دیکھتی، اس نے کمفرٹر کھینچا۔

"What the hell ! "

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے کوئی بات "بیڈ پر بیٹھتے وہ بولا۔ "اٹھو مجھے بات کرنی ہے۔" وہ چیخی۔

ایمبیسی "وہ بھی ڈھیٹ بنی لیٹی رہی البتہ کمفرٹر دوبارہ لے لیا تھا۔ "نہیں کرنی۔

تم ایسے کیسے جاسکتی ہو۔ تم " تلخی سے بولی۔ "ڈانس کرنے۔" "کیوں گئی تھی؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹرسٹ میٹر کرتا ہے۔ محبت "وہ غم سے بولا۔ "۔۔۔تم محبت کرتی ہو مجھ سے۔
وریش کیا تم سب بھول "وہ ابھی بھی بے اعتنائی برت رہی تھی۔ "گئی بھاڑ میں۔
کر آگے نہیں بڑھ سکتی۔ایک مہینہ ہو گیا ہے۔آخر تم سمجھتی کیوں نہیں ہو ہماری
ہمیشہ قسمت ہی سب کچھ نہیں کرتی بعض چیزیں " "قسمت ایسے ہی لکھی تھی۔
کمفرٹر خود سے دور ہٹاتی وہ چلائی۔آنسو دوبارہ بہنے "ہماری غلطی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔
اسے "وریش رونا بند کرو۔" لگے جنہیں وہ بار بار ہاتھ سے صاف کر رہی تھی۔
میں مانتا ہوں میری غلطی ہے۔مجھے شک "اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھاتے وہ بولنے لگا۔
نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس وقت میں غصے میں تھا تو شک کے سارے دھاگے تم
سے جڑ گئے۔ایک موقع دے کر تو دیکھو میں مر کر بھی تم پر دوبارہ شک نہیں
نہیں دینے مجھے تمہیں کوئی مواقع۔جو ایک دفع حرکت کر سکتا ہو وہ" "کروں گا۔
دوبارہ بھی کر سکتا ہے۔اور میں تو ویسے بھی باتیں نہیں بھولتی۔جو جذبات میرے
دل میں پہلے تھے وہ تمہاری اس حرکت کے بعد ختم ہو گئے ہیں۔بہت مشکل

www.novelsclubb.com

ایسا مت کرو وریش۔ " "ہے تم پر دوبارہ اعتبار کرنا لہذا ابھی یہاں سے چلے جاؤ۔ چلے جاؤ "سر ہاتھوں میں گرائے وہ بے بسی سے بولا۔ "میں پاگل ہو جاؤں گا۔ اب کی بار وہ نرمی سے بولی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں "ارحم یہاں سے۔ میں تڑپ اور لہجے میں سچائی وہ دیکھ چکی تھی لیکن دوبارہ یقین کرنا مشکل تھا۔

ابھی پہلی محبت کے بہت سے قرض باقی ہیں ابھی پہلی مسافت کی تھکن سے چور ہیں پاؤں

ابھی پہلی رفاقت کا ہر ایک گھاؤ سلامت ہے

ابھی مقتول خوابوں کو بھی دفنایا نہیں ہم نے

ابھی آنکھیں ہیں عدت میں

ابھی یہ سوگ کے دن ہیں

ابھی اس کرب کی کیفیت سے باہر کیسے آجائیں

ابھی اس زخم کو بھرنے دو

ابھی کچھ دن گزرنے دو

یہ غم کے نیلگوں دریا

اتر جائیں تو سوچیں گے

ابھی یہ زخم رستے ہیں

یہ بھر جائیں تو سوچیں گے

دوبارہ کب اجڑنا ہے

www.novelsclubb.com

"میں کچھ دنوں کے لئے پنڈی جارہی ہوں۔اپنا خیال رکھنا۔اور ایمبیسی جو کرنے
محبت ونرمی سے کہتے اس نے اس "گئی تھی اس کے بارے میں سوچنا بھی مت۔

شکر کرو تمہیں پتا چل جاتا ہے میں کہاں گئی ہوں۔ حکم" کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

اپنی گردن کے گرد "چلانے کی کوشش کی تو اس سے بھی محروم ہو جاؤگ ئے۔

لپٹی چین (جو ارحم نے اسے دی تھی) کو ہاتھوں میں تھامتے وہ بولی۔ ارحم مسکرایا۔

ایسا سوچنا بھی مت "یعنی وہ جان چکی تھی اس چین میں جی پی ایس ٹریکر موجود ہے۔

۔ورنہ تمہاری ناراضگی کو بھول کر تمہیں رخصت کروالوں گا پھر میرے ساتھ رہ

اسے وارن کرتے وہ باہر چلا گیا جب کہ اس "کر جتنی مرضی ناراضگی ظاہر کرنا۔

کے اس انداز پر پیچھے بیٹھی وریش نے سر جھٹکا۔ وہ ایمبیسی ویزہ لگوانے ہی گئی تھی

لیکن لندن وہ اپنی کزن کی شادی کے لئے جانے والی تھی جب کہ ارحم سمجھ رہا تھا وہ

ناراضگی کے اظہار کے لئے لندن جا رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

رات کا ایک بج رہا تھا اور وہ بیڈ پر کروٹ بدل بدل کر تھک گئی تھی۔ ایک مہینے بعد

وہ رہنے آئی تھی لیکن اب اس کا دل گھر جانے کو کر رہا تھا۔ جب مزید برداشت نہ

ہوا تو اٹھ کر فون اٹھایا۔ رامش کا نمبر ڈائل کیا۔ مگر کچھ سوچ کر موبائل رکھ دیا۔

خود سے بولتی پانی پینے لگی۔ پانی کا گلاس پینے کے بعد بھی "کیا سوچیں گے وہ۔"

تسلی نہ ہوئی تو دوبارہ نمبر ڈائل کیا۔ گہری سانس بھرنے کے بعد موبائل کان سے

دوسری "رامش لینے آجائیں۔" کال اٹینڈ ہوتے ہی وہ بولی۔ " ! ہیلو" لگایا۔

میری فکر مت کروزرناب۔ اب چلی ہی "طرف وہ حیران ہوا پھر نرمی سے بولا۔

کچھ " "گئی ہو تو رہ لو۔ صبح صبح لینے آجاؤں گا۔ اس وقت گھر والوں کو کیا کہو گی۔

اپنی بات کہتے کال بند کر دی تھی۔ " بھی کہہ دوں گی۔ آپ بس لینے آجائیں۔

عجیب ہی بات تھی کل وہ خود ضد کر کے رہنے آئی تھی اور اب اسے گھر جانا تھا بنا

رکے۔ چادر لیتے وہ ارحم کے کمرے کی طرف بڑھی تا کہ اسے گھر جانے کا بتا سکے۔

www.novelsclubb.com

بیگم کیا بات ہے؟ دل "گاڑی میں چلتے میوزک پلیئر کو اس نے آہستہ کیا اور بولا۔

وہ جو ونڈ سکرین کے پار دیکھ رہی "نہیں لگتا میرے بنا اب۔ محبت تو نہیں ہو گئی؟

تھی رامش کی شوخ آواز پر گردن موڑے اسے دیکھنے لگی۔ وہ دوبارہ سڑک پر دیکھ ڈرائیونگ کرنے لگا۔ وہ اس کے سوال پر مسکرائی پھر دو انگلیاں اس کی تھوڑی کے نیچے رکھ اس کا چہرہ اپنی جانب کیا ۔ گاڑی میں مدھم آواز میں گانا چل رہا تھا۔ اپنی سیٹ پر تھوڑا آگے کھسک کے اس کے چہرے پر دھیرے سے پھونک ماری اور اس کے سرخ ہوتے کانوں کو اگنور کیئے بولی۔

" I love you Ramish . I really do ! "

محبت کے ساتھ عادت بھی ہو گئی ہے آپ کی۔ اس لئے نیند نہیں آرہی تھی تو" اس کی تھوڑی چھوڑ کر وہ واپس سیدھی ہو بیٹھی۔ دو منٹ "آپ کو کال کر دی۔ شادی کے ایک مہینہ اور دس "گاڑی میں خاموشی چھائی رہی پھر رامش بولا۔ ناراضگی سے بولا لیکن اچانک ہی اپنی ٹون بدلی "دن بعد یاد آگیا اظہار محبت کرنا۔ شکر ہے آ ہی گیا۔ ورنہ مجھے لگا تھا شاید میں محروم ہی رہ جاؤں گا ان لفظوں کو "۔ سنسان سڑک پر گاڑی کو سائیڈ "سننے سے۔ آؤ اسی خوشی میں ڈانس کرتے ہیں۔

رامش کیا کر رہے ہیں۔اتنی رات کو وہ بھی "میں لگا تا وہ اپنی سیٹ سے اترا۔

اس کی بات ان سنی کرتے رامش نے اسے ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا اور "سڑک پر۔

میوزک پلیئر کی آواز اونچی کی۔رامش نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر رکھا تو زری بھی

ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر ڈانس سٹیپ لینے لگی۔

اسے ابھی شہر یار باجوہ کی کال رسیو ہوئی تھی جس میں اس نے صاف صاف لفظوں

میں اسے نعیم لغاری کے کیس سے باز رہنے کا کہا تھا اور یہ بھی کہا تھا ورنہ انجام کے

ذمہ دار تم خود ہو گے۔ارحم نے بنا اس کی بات پر ری ایکٹ کیے کال بند کر دی

تھی۔یہ تو اب معمول تھا۔نعیم لغاری کا کیس مشکل ثابت ہوا تھا۔یوں تو سب

صاف تھا لیکن جب بھی اس پر ریڈ ڈالنے لگتے وہ مال وہاں سے غائب کر دیتا۔بنا

ثبوت کے اسے اریسٹ نہیں کر سکتے تھے۔اب تو اس کے ساتھ شہر یار باجوہ بھی

شامل تھا۔وزیرِ اعظم باپ کا بیٹا۔جب تک ثبوت پکا نہ ہوتا وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

اب بس یہ سمجھ آجاتا کہ کون مخبری کر رہا ہے تو کیس آسانی سے حل ہو جاتا۔

سب سے پہلے اس شہریار باجوہ کے حلاف ثبوت ڈھونڈھو۔پھر نعیم لغاری کو پکڑنا"

انسپکٹر اسامہ کو حکم جاری کرتے وہ تھانے سے بھر چلا گیا۔ "۔

اس ایس پی کو راستے سے ہٹادو۔کچھ دنوں کے لئے۔ایکسیڈنٹ کروادو۔میرا یہ "

اپنے کمرے میں ٹہلتا نعیم "والا مال باہر چلا جائے پھر اس مسلے کو دیکھتے ہیں۔

لغاری صوفے پر بیٹھے شہریار باجوہ سے بولا۔نعیم لغاری ایک پچاس سالہ خوش شکل

آدمی تھا۔تھری پیس میں ملبوس،سر پر کالے بالوں کے ساتھ سفید بال اس کی

انکل ایکسیڈنٹ سے فائدہ نہیں ہو گا۔ٹھیک "شخصیت کو مزید نکھارتے تھے۔

ہونے کے بعد وہ دوبارہ یہ حرکت کرے گا یا اُس کی ٹیم کو کوئی اور شخص۔کیوں نہ

ہم اسے اس کی گھر کی عورتوں کے حوالے سے دھمکی دیں۔عورت تو پھر ہر مرد کی

شہر یار باجوہ تو وہ رات ہی نہیں بھول پا رہا تھا جو اس نے جیل "کمزوری ہوتی ہے۔
میں گزاری تھی۔ نعیم لغاری کا کام ایک جگہ لیکن ارحم سے بدلہ لے کر وہ اپنے اندر
نہیں ! میرا کام کرنے کا ایک "جلتی بدلے کی آگ کو بھی ٹھنڈا کرنا چاہتا تھا۔
اصول ہے۔ عورتوں کو کسی بھی معاملے میں، میں شامل نہیں کرتا۔ اور بدلہ لینے
کے لئے عورت کا استعمال کرنا بزدلوں کی حرکت ہے۔ جو کرنا ہے اس ایس پی کے
ابھی مزید شہر یار کچھ کہتا دروازہ نوک ہوا اور تماضر اندر آئی۔ "ساتھ کرنا ہے۔
غالباً وہ ابھی شوٹ سے لوٹی تھی۔ صوفے پر بیٹھے شہر یار کو دیکھ اس کے ہونٹوں کو
ٹھیک "مسکراہٹ چھو گئی۔ دھیمی چال چلتے وہ نعیم لغاری کے پاس آ کھڑی ہوئی ۔
نعیم لغاری سے گلے ملتے اس نے اس کے پیچھے کھڑی "ہے انکل چلتا ہوں میں۔
تماضر کے بال کی لٹ کان کے پیچھے اڑسی اور مسکراتا باہر چلا گیا۔ نعیم لغاری کی بات
وہ سن چکا تھا لیکن اس کا پلان کچھ اور تھا۔ وہ ارحم کو راستے سے ہٹانا چاہتا تھا لیکن
اپنے طریقے سے۔

www.novelsclubb.com

کل اس کی فلائٹ تھی اس لئے آج وہ مومنہ بیگم کے کہنے پر ان کے ساتھ ڈنر کرنے آئی تھی۔زری اور رامش بھی ادھر ہی موجود تھے۔ارحم اس کی ساتھ والی کرسی پر براجمان کھانا کم کھا رہا تھا اور اس کی پلیٹ میں زیادہ ڈال رہا تھا۔اس کو ارحم پر جتنا مرضی غصہ سہی لیکن اس کی اس قدر توجہ اور بار بار معافی مانگنے پر دل پگھل رہا تھا۔آخر کو اس شخص سے محبت کی تھی۔دل چاہ کر بھی نفرت نہیں کر پا رہا تھا لیکن وہ انا پسند تھی۔ غلطی نہ معاف کرنے والوں میں سے۔اور ارحم نے تو اس پر شک کیا تھا۔کسی بھی ریلیشن شپ کی بنیاد ٹرسٹ پر ہوتی ہے۔وہ کیسے بھول جاتی ارحم کی حرکت۔

www.novelsclubb.com

باظاہر وہ سب کے ساتھ خوشی سے بول رہی تھی لیکن دل اور دماغ میں ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی۔اس بار تو دماغ بھی دل کے ساتھ تھا۔کہتا تھا ایک بار اور یقین کر لو۔سب بھول کر آگے بڑھو لیکن اندر کی انا پسند لڑکی کو یہ گوارا نہیں تھا۔

سربراہی کرسی پر بیٹھے نعیم لغاری نے شہریار سے پوچھا۔ "کیا پلان کیا ہے پھر؟ "

مطمئن انداز "پلان بلکل ٹھیک ہے۔اس کی گاڑی کی بریکس فیل کروادی ہیں۔"

میں جھوٹ بولا۔ تھا تو یہ سچ ہی لیکن بریکس اس نے ارحم کی گاڑی کی نہیں بلکہ

وریش کی گاڑی کی فیل کروائی تھیں۔

پرسکون ماحول میں ڈنر کے بعد اس نے جانے کی اجازت چاہی۔ مومنہ بیگم نے

اسے ایک دفع پھر ارحم کی طرف سے دل بڑا کرنے کا کہا تھا۔زری بھی اسے سمجھا

رہی تھی۔ارحم بھی معافی طلب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا لیکن وہ ان دیکھا کر

گیراج میں کھڑی اپنی گاڑی کو دیکھ وہ "یہ ٹائر کیسے پنچر ہو گیا؟ "رہی تھی۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔یہ لے جاؤ۔ڈرائیور صبح آپ کی گاڑی "پریشانی سے بولی۔

مجید صاحب نے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے "ٹھیک کروا کر بھیج دے گا۔

ہوئے کہا۔ مومنہ بیگم اور مجید صاحب سے دعائیں لیتے وہ گاڑی گھر سے باہر لے آئی

۔

کیا کہہ رہے ہو؟ اس پر نظر رکھو اور موقع "آفس میں بیٹھے شہریار باجوہ کا فون بجا۔ اس نے وریش پر نظر رکھنے کے لئے ایک بندہ ہائر کیا تھا۔ اس " ملتے گولی چلا دینا۔ کے بتانے پر کہ وہ اپنی گاڑی میں نہیں آرہی مجبوراً اسے گولی مارنے کا کہنا پڑا۔ اب وہ "سر مجھے کچھ بتانا تھا۔۔۔ "نعیم لغاری کو سچ بتانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ ہاں بولو۔ تم کس کو گولی مارنے کا کہہ رہے "بول ہی رہا تھا جب تماضر اندر آئی۔ نعیم لغاری کے ڈر سے "سر وہ۔۔۔ ایس پی کی۔۔۔ "نعیم لغاری بولا۔ " تھے۔ ہاں ٹھیک ہے مروا دو گولی لیکن اپنے بندے کو کہو گولی "بات ادھوری چھوڑی۔ سر گولی ایس پی کو نہیں " "مارنے کے بعد فرار ہو جائے۔ کہیں پکڑا نہ جائے۔ ہمت کر کے ایک ہی سانس میں بات کہہ ڈالی۔ "اس کی منگیتر کو مارنی ہے۔

وہ مین سڑک پر تیزی سے گاڑی چلارہی تھی۔وہ فرح بیگم کے بار بار سمجھانے اور مومنہ بیگم کے معافی مانگنے پر آگے بڑھنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ارحم کی اُس حرکت کی وجہ سے دل میں گرہ تو پڑ گی تھی لیکن پھر محبت کا جذبہ اُس پر غالب آجاتا تھا۔ دل بڑا کر لیا تھا لیکن ابھی اپنے ارادے کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اس کا موبائل اور پرس ڈیش بورڈ پر پڑا تھا۔دور کسی درخت کے پیچھے چھپے آدمی نے گن کا نشانہ اس کی کنپٹی کا باندھا۔

اپنی کرسی "تمہیں میں نے منع کیا تھا لیکن ذلیل انسان تم نے مجھے دھوکہ دیا۔ " انکل آپ بات سمجھنے کی "سے اٹھ کر نعیم لغاری نے شہریار کی گردن دبوچی۔ کوشش کریں۔یہ زیادہ بہتر ہے کہ گولی اس لڑکی کو ماری جائے۔دوبارہ ایس پی ہم اپنی گردن اس کے ہاتھ سے چھڑوا کر وہ "پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہیں کرے گا۔

www.novelsclubb.com

ابھی اپنے بندے کو فون کرو اور اسے منع کرو۔ لڑکی کو ایک خراش بھی آئی" بولا۔ غصے سے غراتے اس نے دوبارہ اس کی گردن "تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔ تیسری بار بھی جب اس شخص نے کال نہ "انکل وہ فون نہیں اٹھا رہا۔ "دبوچی۔ تماضر نے ہڑبڑا کر اپنا موبائل "میں کال کرتی ہوں وریشہ کو۔ "اٹھائی تو وہ بولا۔ پکڑا۔

ڈیش بورڈ پر رکھا اس کا موبائل وائبریٹ ہوا۔ گاڑی کی سپیڈ آہستہ کرتے اس نے موبائل ہاتھ میں لیا۔ تماضر کی کال تھی۔ درخت کے پیچھے چھپے آدمی نے گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اس نے سبز بٹن سلائڈ کیا اور موبائل سپیکر پر ڈالتے ڈیش بورڈ پر رکھنے آگے جھکی۔ گاڑی کا شیشہ چھناکے سے ٹوٹا اور وریش کی دل خراش چیخ گونجی۔ چونکہ گن پر سائلنسر لگا تھا تو آواز نہیں آئی۔ گولی چلانے والے شخص بھاگ گیا لیکن اس نے بھاگنے سے پہلے یہ دیکھ لیا تھا کہ اس کا نشانہ چوک گیا ہے۔ گولی اس کی

www.novelsclubb.com

کنپٹی میں لگنے کی بجائے کندھے پر لگی ہے۔جب وہ موبائل رکھنے آگے کو جھکی تھی تب نشانہ چوک گیا تھا۔درد کی شدت سے آنکھیں بند ہو رہی تھیں لیکن اس نے بامشکل آنکھوں کو جھپکتے بند ہونے سے روکا۔آنکھوں کے پردے پر ارحم کا عکس آیا۔ارحم مسکرا کر اُس کی اُنگلی میں رنگ پہنا رہا تھا۔کبھی وہ اُسے موبائل پر منا رہا تھا۔

"ار۔۔حم !" تو کبھی وہ اس کی جیلسی پر مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کے ساتھ اس کی آنکھیں بند ہو گئی۔اس کی چیخ سن کر تماضر کے ہاتھ سے موبائل نیچے گرا۔شیشہ ٹوٹنے کی آواز بھی اس نے سنی تھی۔

"ڈیڈی۔۔۔وریشہ"

نعیم لغاری سے کہنے کے بعد وہ وہیں زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔وریشہ اس کی واحد دوست تھی جس کے ساتھ وہ مخلص تھی۔باقی سب تو بس مطلب کی حد تک تھے۔

"۔۔۔شہریار کیا کر دیا تم نے۔دوست تھی وہ میری۔تم اسے کیسے مار سکتے ہو"

روتے روتے ہی شہریار کو کوسا۔

"۔میں ابھی ارحم کو فون کرتی ہوں۔جو ہوگا بعد میں دیکھی جائے گی۔وریشہ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے"

تیزی سے اٹھتے اس

شہریار "کس جگہ پر اسے گولی لگی ہے جلدی بولو۔ "نے ارحم کا نمبر ڈائل کیا۔

لا کھ "ایس پی ارحم۔۔۔"سے پوچھا۔جگہ کا نام بتاتے ہی اس نے کال ملادی۔

وریشہ کو گولی لگی "چاہنے کے باوجود وہ اپنے آنسوؤں پر قابو پا نہیں سکی اور بولی۔

میں کون ہوں۔کہاں" "ہے۔آپ جلدی ہسپتال پہونچیں۔وہ ادھر ہی ہے۔

تماضراب "سے بات کر رہی ہوں۔یہ ضروری نہیں۔پہلے ہسپتال پہونچیں۔

اسے بچا کر تم غلطی کروگی۔جو ہونا تھا ہو گیا۔وہ ایس پی ہمارے خلاف کیس دائر کر

ڈیڈی اگر اسے کچھ ہوا تو میں "نعیم لغاری کی آواز پر وہ باہر جاتے رکی۔ "دے گا۔

اپنی بات "سرنڈر کردوں گی۔اس بوجھ کے ساتھ میں مزید زندہ نہیں رہ سکو گی۔

کہتے وہ باہر بھاگ گئی۔پیچھے نعیم لغاری غصے سے شہر یار کو گھورتے اس مسلے سے نکلنے

کا حل سوچنے لگے۔تماضر کی بات کو انہوں نے سیریس نہیں لیا۔وہ غم میں تھی۔

بغیر سوچے سمجھے بول رہی تھی۔انہیں یقین تھا اُن کی بیٹی اُن کے خلاف نہیں جائے

گی۔

www.novelsclubb.com

خون میں لت پت پڑی وریشہ کو وہ آس پاس کے لوگوں کی مدد سے ہسپتال لے آئی
نظر "۔ڈاکٹرز کہہ رہے تھے پہلے پولیس کو انفارم کیا جائے پھر وہ علاج کریں گے۔
ابھی وہ "نہیں آرہا اس کا خون بہہ رہا ہے اور آپ لوگوں کو پولیس کی پڑی ہے۔
"وریش۔۔۔ "بول ہی رہی تھی کہ ارحم، زری اور رامش بھاگتے ہوئے آئے۔
"آپریشن شروع کرو۔ "زری سٹریچر پر بیہوش لیٹی وریش کی جانب بڑھی۔
ڈاکٹرز کو آرڈر جاری کرتے وہ وریش کی طرف لپکا۔ڈاکٹرز ارحم کو ایس پی کی
حیثیت سے جانتے تھے۔فوراً ہی وریش کو آپریشن تھیٹر لے جایا گیا۔زری بھی
ساتھ ہی گئی تھی۔باہر کھڑے ارحم، رامش اور تماضر کے لب اس کی خیریت کے
لئے دعا گو تھے۔ارحم نے فلحال تماضر سے کچھ نہیں کہا تھا۔وہ اس حالت میں نہیں
دیکھیں "تھا کہ کوئی سوال کرتا۔ایک گھنٹے کی سرجری کے بعد ڈاکٹرز باہر آئے۔
ہم نے گولی نکال دی ہے لیکن بلڈ بہت لوس ہو گیا ہے۔پیشنٹ کو ابھی تک ہوش

نہیں آیا۔ کب تک آئے گا ہم کچھ کہہ نہیں سکتے لیکن اگلے پندرہ گھنٹے میں ہوش نہ

ڈاکٹرز تو پیشہ ورانہ طریقے سے بول کر چلے "آیا تو وہ کومہ میں بھی جا سکتی ہیں۔

گ ئے لیکن پیچھے کھڑے تینوں نفوس ہکا بکا تھے۔ ارحم غصے سے آگے بڑھا اور

دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑی تماضر کو بازو سے کھینچتا باہر کی جانب بڑھا۔ اس کے

"سچ سچ بتاؤ اس پلان میں کون کون شامل ہے۔ "تیور دیکھ رامش بھی پیچھے بھاگا۔

دیکھو" اس کی سرخ انگارہ بنی آنکھوں کو دیکھ وہ ڈر کر بولی۔ "مجھے نہیں پتا۔ "

لڑکی میں تم سے بلکل بھی سختی نہیں کرنا چاہتا لہذا شرافت سے مجھے سچ بتا دو ورنہ

رامش نے بے یقینی سے اُسے دیکھا جو تماضر کی غیر "میں بہت برا پیش آؤں گا۔

ہوتی حالات کی پرواہ کئے بغیر اس کی بازو دبوچے غصے سے جھٹک رہا تھا۔ اب اگر یہ

ترس آ رہا تمہاری حالت پر اس لیے ابھی "نرمی تھی تو اس کی سختی کیسی ہو گی۔

چھوڑ دیا ہے۔ خود سچ بتا دو ورنہ لیڈی کانسٹیبل کے حوالے کر دوں گا اور وہ بلکل بھی

تماضر کی رونے کی شدت سے سرخ ہوئی آنکھیں، "ترس نہیں کھائے گی۔

www.novelsclubb.com

"آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اور کپڑوں پر جا بجا لگا خون دیکھ وہ اُسے فلحال چھوڑ گیا تھا۔

مجھے نہیں پتہ اُسے۔۔۔ گولی کیسے لگی۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں وہاں سے گزر رہی

وہ اپنی "ہمت کر کے اس نے پھر جھوٹ بولا۔ " تھی جب اس کی گاڑی دیکھی۔

اُسے وہیں چھوڑے وہ اندر بڑھ "گاڑی میں نہیں تھی تو پھر تم نے کیسے پہچان لیا۔

گیا۔

باری باری سب ہی اُسے دیکھ کر جا چکے تھے۔وہ بے ہوشی کی حالت میں لیٹی تھی۔

بائیں ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی۔اس کی سانس بھی مدھم سی چل رہی تھی۔ارحم اس

کے پاس موجود تھا۔بھیگی آنکھیں لیے وہ اُسے دیکھ رہا تھا۔ہونٹ اس کے لیے

دعا گو تھے۔وہ اس کی محبت تھی جو اس کی وجہ سے اس حال میں پہونچی تھی۔اُسے

ایک پل بھی چین نہیں آرہا تھا۔وہ چاہتا تھا ایک دفعہ وریش آنکھیں کھول لے پھر

وہ نعیم لغاری اور شہریار باجوہ کا کھیل ختم کرے لیکن وہ آنکھیں نہیں کھول رہی تھی

۔دس گھنٹے ہو گئے تھے اُسے بیہوش ہوئے۔

وہ مسلسل آتی نعیم لغاری کی کال کو نظر انداز کر رہی تھی لیکن اب کال کرنے والا شہریار باجوہ تھا۔وہ جانتی تھی اُسے کال کرنے کو نعیم لغاری نے ہی کہا ہو گا۔بددلی دیکھو بیٹا۔واپس آجاؤ۔وہ غلطی سے ہو گیا تھا۔تم اتنی پریشان نہ "سے کال اٹینڈ کی۔ نہیں "کال پر دوسری طرف نعیم لغاری تھا۔ "ہو میں سب سمنبھال لوں گا۔ ڈیڈی۔آپ نے اس کی حالت نہیں دیکھی۔وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس وقت زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی ہے۔اگر اُسے کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی لیکن اس "بولنے کے دوران وہ مسلسل رو رہی تھی۔ "معاف نہیں کر پاؤں گی۔ وہ باپ تھا۔ "میں تمہاری تو کوئی غلطی نہیں ہے۔تم خود کو قصوروار مت سمجھو۔ "اپنی بیٹی کی حساس طبیعت کے متعلق جانتا تھا اس لیے سمجھاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

میری ہی تو غلطی ہے ڈیڈی۔میں آپ کو سمجھاتی تھی یہ سب غلط ہے چھوڑ دیں لیکن آپ نے نہیں سنی۔آپ کی جان بچانے کے لئے میں نے آپ کی سچائی کسی کو نہیں بتائی۔روز میرا ضمیر مجھ سے سوال کرتا تھا کہ اپنے باپ کو بچانے کے لئے میں اس دلدل میں کیوں گر رہی ہوں۔کاش میں نے بہت پہلے آپ کی سچائی بتا دی ہوتی پولیس کو تو اب کم از کم میرا ضمیر تو مطمئن ہوتا۔لیکن کوئی بات نہیں ابھی اتنی دیر نہیں ہوئی۔میں ارحم کو سب بتا دوں گی۔ "بیٹا کیا اب تم اپنے باپ کو پھانسی دلواؤ گی؟" "میں نے آپ کو پہلے بھی نتائج سے آگاہ کیا تھا۔" نعیم لغاری نے اُسے اموشنل بلیک میل کرنا چاہا۔ کال کاٹتی وہ وریشہ کو دیکھنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔پیچھے نعیم لغاری کرسی پر ڈھے سا گیا۔وہ بیٹی جس نے ہر حال میں اس کا ساتھ دیا تھا آج وہ ضمیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کا ساتھ دینے سے منع کر چکی تھی۔اب وہ کیا کرے گا۔بچنے کی اُسے کوئی راہ نہیں دکھائی دے رہی تھی کیوں کہ اس بار گواہی اس کی بیٹی دے گی جس کے بعد کسی شک کی گنجائش نہیں رہے گی۔

بھائی اس کی حالت کافی خراب ہے۔ گولی آر پار نہیں ہوئی۔ وہ آپریشن کے "
زریعے نکلی ہے۔ کافی خون بہہ گیا ہے۔ ویکنس کی وجہ سے اُسے ہوش نہیں آ رہی
زری نے باہر آ کر سب کو اس "اور۔۔۔اور اس کی ہارٹ بیٹ بھی کافی سلو ہے۔
کی حالت کے بارے میں بتایا۔ ارحم نے ضبط سے آنکھیں بند کی جبکہ تماضر نے
ہونٹوں پر ہاتھ رکھ اپنی سسکی روکی۔ فرح بیگم اور مومنہ بیگم بھی تسبیح کے دانے
"زری اس لڑکی کو لے کر باہر آؤ۔ " گراتے اس کی خیریت کی دعا کر رہی تھیں۔
شعلہ بار نظروں سے تماضر کو گھورتے وہ باہر کی جانب بڑھا۔ پانچ منٹ بعد باہر بنے
بینچ کے ایک سرے پر تماضر بیٹھی تھی اور دوسرے سرے پر زری جبکہ ارحم اُن

www.novelsclubb.com

اب لڑکی بنا رکے ایک ایک لفظ بتا دو۔" کے سامنے جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔
تمہارا باپ کیا کرتا ہے؟ کون کون اس کے ساتھ شامل ہے؟ اگر یہ کہیں بھی رکی تو
میں "بیکوقت تماضر اور زری سے مخاطب ہوا۔ "بلا جھجک ہاتھ کا استعمال کر لینا۔

نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ڈیڈی کو یہی سب کچھ کرتے دیکھا ہے۔ وہ ڈر گز اور ہیرے کی سمگلنگ کرتے ہیں۔ میں اُنہیں منع کرنا چاہتی تھی لیکن نہیں کر پائی۔ جیسے جیسے وقت گزرتا رہا میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا رہا۔ بہت دفع دل میں آیا کہ پولیس کو انفارم کر دوں لیکن وہ میرے باپ تھے۔ میں سات سال کی تھی جب میری موم کی دیتھ ہو گئی تھی۔ ڈیڈی نے صرف میرے خیال کے لئے دوسری شادی نہیں کی کہ دوسری عورت مجھے برداشت نہیں کرے گی۔ میں کیسے اُنہیں پولیس کے حوالے کر دیتی۔ اُنہوں نے ساری عمر مجھے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا ہے۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیسے پولیس کو سب بتا دیتی۔ اُن کی زندگی کے لیے میں نے ڈیڈی کا ساتھ دینا شروع کیا۔ میں اُن کی ہر بات سے واقف تھی۔ کب مال آنا ہے۔ کب جانا ہے۔ میں ہر چیز کے بارے میں جانتی تھی۔ پھر آپ ڈیڈی کے کیس کے پیچھے پڑ گئے۔ آپ کے انڈر کام کرنے والا کونسٹبل زین۔ وہ میرا جاننے والا ہے۔ وہ آپ کی ہر خبر مجھ تک پہنچاتا تھا۔ اس طرح میں ڈیڈی کو آگاہ کر دیتی تھی تو ڈیڈی

www.novelsclubb.com

وہ سچ بتانے کے بعد "آپ لوگوں کے پہونچنے سے پہلے مال غائب کر دیتے تھے۔ میں" "شہریار باجوہ کا تمہارے باپ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟" پھر رونے لگی۔ اُسے پسند کرتی ہوں۔ ہماری شادی ہونے والی ہے۔ اس لیے ڈیڈی چاہتے تھے وہ اُن کا پارٹنر بنے۔ یعنی اُن کے بعد۔۔اُن کے بعد وہ کام سنبھال لے۔ شہریار بھی اس "ٹھیک ہے جاؤ اندر۔" "یہی چاہتا تھا۔اس لیے وہ ڈیڈی کا رائٹ ہینڈ ہے۔ کے کہتے ہی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔ سب کچھ بتا کر ضمیر تو مطمئن ہو گیا تھا لیکن روح پر ایک بے نام سی اُداسی چھا گئی تھی۔

پندرہ نہیں سترہ گھنٹے گزر جانے کے بعد اُسے ہوش آئی تھی۔ سب نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ اس وقت وہ زرد چہرہ لیے نڈھال سی نیم دراز تھی۔ سب ہی اس کے پاس موجود تھے۔ اس کے ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے تماضر اس سے ملی تھی۔ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھ کر وہ گھر چلی گئی۔ نعیم لغاری اور شہریار باجوہ کو

www.novelsclubb.com

پولیس نے گرفتار کر کیا تھا۔ارحم شاہد صاحب اور مجید صاحب کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا۔ نظر مسلسل بیڈ پر لیٹے اس وجود پر تھی جس نے ایک نظر بھی اس پر ڈالنا گوارا نہیں کیا تھا۔وہ بلا کی انا پرست تھی۔ بیہوش ہونے سے پہلے اُسے ارحم یاد آیا تھا۔ارحم کے ساتھ گزارنے والی زندگی کے خواب یاد آئے تھے لیکن ہوش میں آنے کے بعد وہ اُسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔دل کو بار بار ڈپٹ کے خاموش کروا رہی تھی۔

وہ بیڈ پر لیٹی غصے سے سر جھٹک رہی تھی۔دو دن ہو گئے تھے اُسے گھر آئے ہوئے لیکن ارحم کے سواء ہر کوئی اس سے ملنے آچکا تھا۔تماضر بھی آئی تھی اور اس نے نعیم لغاری اور شہریار کی طرف سے معافی بھی مانگی تھی کہ انہی کی وجہ سے وہ اس حالت میں تھی۔ نہیں آیا تھا تو بس ارحم ہی نہیں آیا تھا۔اب بھی وہ ارحم کو سوچ سوچ کر اپنا خون جلا رہی تھی۔وہ مزید خون جلاتی کہ کمرے کا دروازہ نوک ہوا اور اجازت

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ملنے کا انتظار کیے بنا ہی دروازہ کھول دیا گیا۔اس نے سر گھما کر دیکھا تو دروازے میں ارحم کھڑا تھا۔ اُسے دیکھ اس نے دوبارہ ہوا میں سر جھٹکا۔وہ اسے ایک نظر دیکھ واشروم چلا گیا۔ پیچھے وہ واشروم کے بند دروازے کو گھورنے لگی۔پانچ منٹ بعد وہ گیلے چہرے کے ساتھ باہر آیا۔آستینیں چڑھی ہوئی تھی۔ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوتے بالوں میں برش پھیرا۔پھر سامنے رکھے پرفیومز کا باری باری جائزہ لینے لگا۔وہ ضبط سے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی۔آخر ایک پرفیوم اُسے پسند آیا تو اس کا رخ کمرے کی چھت کے طرف کرتے اُس نے نوزل پر اسپرے کیا۔کمرے میں یکدم ہی خوشبو پھیل گئی۔دوبارہ ایک طرف بیڈ پر بیٹھے اُس وجود کو دیکھا جو غصے سے اُسے گھور رہی تھی لیکن بول نہیں رہی تھی۔پھر بھاری قدم اٹھاتا اُس تک آیا اور اس پر بھی پرفیوم اسپرے کیا۔پھر کمرے کے کونوں میں اسپرے کرنے لگا۔

آخر جب مزید پرفیوم کا ضیاع برداشت نہ ہوا "یہ روم فریشنر نہیں ہے ایس پی۔" تو وہ بول پڑی۔اُس کی آواز پر وہ اپنی حرکت پر مسکراتا پرفیوم کا ڈھکن بند کرتا اُسے

www.novelsclubb.com

اپنے بازو کو پکڑتے وہ "آرام سے۔" وہیں صوفے پر پھینکتا اُچھل کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"کیسی ہو؟" پھر بولی کے زخم ابھی تازہ تھا اور وہ بندروں کی طرح اچھل رہا تھا۔

سیدھا دل کو لگ رہی" پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ "کیسی لگ رہی ہوں؟"

وہ "اب بھی نہ آتے۔ "اُس کے ترنت جواب دینے پر وہ مسکرائی۔ "ہو۔

محبتوں کی عادی لڑکی اب بھی محبت کرنے والے سے محبت ملنے پر پگھل رہی تھی۔

"بس نعیم لغاری کا کیس ختم کرنے گیا تھا۔اب زندگی میں سکون ہی سکون ہو گا۔ "

اُس کے تکیے کے ساتھ تکیہ رکھتے وہ بھی لیٹ گیا۔دل تو اس کا بہت کر رہا تھا اُس

سے باتیں کرے لیکن انا گوارہ نہیں کر رہی تھی اس لئے آنکھوں پر بازو رکھ سونے

"وریش اٹھو۔ "کی کوشش کرنے لگی۔جانتی تھی وہ تھوڑی دیر میں چلا جائے گا۔

www.novelsclubb.com

پلز بات سمجھنے کی کوشش کرو۔میں "اُس کا بازو آنکھوں سے ہٹاتے وہ بولا۔

دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔میں مانتا ہوں میں نے غلطی کی ہے۔لیکن اس

وقت میں غصے میں تھا۔اسی لئے غصہ حرام ہے۔یہ غلط فیصلے کروا دیتا ہے۔تم ایک

بار کوشش کرو سب بھولنے کی۔ محبت کرتے ہیں ہم دونوں۔ بیوی ہو تم میری۔

ایک ہیپی لائف ہم گزار سکتے ہیں اگر تم وہ دن بھول کر مجھ پر ایک بار پھر یقین کر لو

اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں "۔ وعدہ کرتا ہوں دوبارہ ایسی حرکت نہیں کروں گا۔

تھامے، دوسرے ہاتھ سے نرمی سے اُس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ بول رہا

اُس "کچھ بولو بھی۔" تھا۔ وہ پر سکون سی آنکھیں موندے اُسے سن رہی تھی۔

اُس کی طرف کروٹ "تم نے مجھ پر شک کیا تھا۔ " کے چُپ رہنے پر وہ گیا ہوا۔

"!سوری" "رنگ بھی پھینک دی۔" "!سوری" لیتے اُس نے بات شروع کی۔

"! سوری" ایک اور قصور گنوایا۔ "عبیرہ سے منگنی بھی کرنے والے تھے۔"

اس کے بار بار سوری کرنے "!سوری" "مجھ سے دو دن ملنے بھی نہیں آئے۔"

پر وہ خاموش ہوتی اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ اُس کی محویت تکتا وہ مسکرایا اور

تم جلدی سے اب سارے شکوے ختم کر دو اور میرے پاس آ جاؤ۔ تم "بولا۔

اُس کی بات ابھی مکمل "جانتی تو ہو مجھ پر کتنی لڑکیاں مرتی ہیں اور میں۔۔۔۔

نہیں ہوئی تھی جب وہ تیزی سے اٹھی۔اس طرح اٹھنے سے زخم میں درد کی ٹیس اُس کا کندھا دباتے وہ " ! آرام سے"لب بھینچے سسکی دبائی۔ " !آہ " اٹھی۔ اس کو چھوڑو اور تم بتاؤ تم کس پر مرتے ہو ایس " بھی اُس کی تکلیف پر بیچین ہوا۔ اس کی شرٹ کا کالر دبوچتے وہ دبا دبا چیخی۔اُسے خود بھی اندازہ نہیں تھا ایک "پی۔ مہینے سے جو ارحم تھا اب اچانک سے ایس پی ہو گیا تھا۔ارحم مسکرایا۔وہ ایس پی اُسے "محبت میں بولتی تھی اور ناراضگی کے اظہار کے لیے ایس پی، ارحم بن جاتا تھا۔ اُس کے جواب پر بھی وہ شاکی نظروں سے اُسے گھور رہی تھی۔ "صرف تم پر۔ اُس کے اس "بھری دنیا میں ارحم مجید صرف اور صرف وریشہ ارحم پر مرتا ہے۔" ایک اعتراف تم نے کیا تھا ایس پی سب کر "طرح کہنے پر وہ کھلکھلائی اور بولی۔ سامنے اپنی غلطی مان کر۔ایک اعتراف آج میں کرتی ہوں اپنی انا مار کر۔مجھے تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے مرنے تک۔اپنی آخری سانس تک۔بہت محبت کرتی ہوں میں تم سے۔اتنی زیادہ کہ چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر پائی۔بھلا جس دل

www.novelsclubb.com

سے محبت کی ہو اسی دل سے نفرت کیسے کی جاسکتی ہے۔میں تمہارے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔"

"I love you . "

ارحم نے کہا تو وہ مسکرائی۔

:- ایک ماہ بعد

وہ اُس کے کمرے میں دلہن بنی بیٹھی تھی اور وہ استحاق سے اُس کے سامنے براجمان اُسے دیکھ رہا تھا۔دونوں ہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے بنا پلکیں جھپکے۔بہت دیر جب یونہی چلتا رہا تو وریش بولی۔" بہت ہو گیا ایس پی۔اب زرا "ایک کام کرو۔" "بولو مسز۔" " میں نے اپنے ہاتھ پر مہندی سے تمہارا نام لکھوایا ہے۔زرا ڈھونڈھ کر بتاؤ۔" اُس نے جھٹ اپنے مہندی سے لگے ہاتھ آگے کیے۔وہ بھی سیدھا ہوتا اُس کے حنائی ہاتھ تھام گیا۔دس منٹ کے مشقت کے بعد

تھک کر اُس نے ہاتھ "نہیں مل رہا مجھے۔" بھی وہ نام ڈھونڈھنے میں ناکام رہا۔

تف ہے تم پر ایس پی! ویسے تو تم بڑے سے "دوبارہ پلٹ کر دیکھنے شروع کئے۔

"بڑا مجرم ڈھونڈھ لیتے ہو اور آج میری ہتھیلی پر لکھا اپنا نام نہیں ڈھونڈھ پا رہے۔

خفگی سے کہتے اُس نے اپنے ہاتھ پر مہندی سے بنے ایک ڈیزائن پر اُنگلی رکھی۔ ارحم نے غور کیا تو معلوم ہوا اس ڈیزائن میں ارحم بہت چھوٹا سا کر کے لکھا ہے۔ وہ

حجالت سے سر کھجاتا وہی ہاتھ اپنے دل کر مقام پر رکھ گیا۔

ختم شد!

www.novelsclubb.com